Title - MUAYYADUL ISLAM.

Creator - John. Devin Port; Mutarjuma Mirza Yusuf Ali Khan.

Publisher - Matba ul Daji (Delhi).

Date - 1870

Pages - 200

Subjects - Quraan - Tareekh; Islam - Tareekh; Seerat; Tareekh - Islam.

مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ

ہزار شکر بدرگاہ کریم کارساز کہ نسخہ غریب و رسالہ عجیب موسوم بہ

مؤید الاسلام

واقع دہلی کوچہ نٹوان گذر چاندنی چوک متصل عجائب خانہ

در مطبع بدر الدجی باہتمام خواجہ قمر الدین خان طبع شد

مؤلف

مؤلف اف جون ڈیون پورٹ صاحب مصنف کتب مفصلہ ذیل

وقائع عمری علی پاشا دالی جنانہ —— رسالہ برائے اہل اودہ ——

رسالہ دربیان ملک گورک وراجہائے گورک مویدسوانح تاریخ ہند ——

مجموعہ تواریخ وتصانیف مختلفہ مفید طلبا ——

فہرست مضامین کتاب ہذا ——

مین اقرار کرتا ہون کہ اس زمانہ کی عیب اون لوگونکی بات ہرگز میری سمجھہ مین نہین آتی جو کہتی ہین کہ آنحضرت معاذ اللہ جعلساز تہی اور اونہون نی حصہ ۱۰ قرآن بنایا تہا اور قرآن ایسا لکھا ہی جیسی کوئی جعلساز لکھی میری رای مین جو مصنف مزاج آدمی قرآن کو پڑہیگا اوس کا یقین اس قول سی بالکل مختلف ہوگا ــ از کتاب کارلائل صاحب جلد ۲ صفحہ ۲۱۴ مطبوعہ لندن

مؤلف ڈبی ڈلوی وغیرہ تجار کی فایدہ کیلئے طبع ہوئی مقام لونگ لونگمن ۱۸۷

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سزاوار پرستش اوس وحدہ لاشریک کی ذات ہی جسکی ایک لفظ کن سی یہ
ساری کائنات ہی اوس کی دریای کمال مین آسمان سی ہزاروں حباب
اوس کی پرتو نور اجلالی سی مہر و ماہ ہین لاکھون کہ ایک ضیا یاب قطرہ آب اوسکی
فیض عمیم سی درنایاب بن جاتا ہی تیغ اوس کی عنایت صمیم سی یاقوت ناب
ہو جاتا ہی وہ دانہ خشک سی سبزہ تر نکالتا ہی اوسکے حکم سی خاک سی آب پاک
جاری ہو جاتا ہی کبھی شام سی کبھی صبح ہی کبھی دن ہی کبھی شب ہی غرض اوس
صانع مطلق کا جو کام ہی وہ عجب ہی جب اوس کا دریائی غضب جوش مین
آتا ہی فرعون ہو انا ربکم الاعلی کہنی والا غرقہ طوفان فنا ہو جاتا ہی جب وہ
اپنا نور جبروت دکھاتا ہی تب پشہ سی نمرود کا مغز نکلوا تا ہی اوس کی بزرگی
کی ایوان کی سائی مین مرغ خیال شکستہ بال ہی اور اوس کی قصر عظمت
تک کمند اوہام پہنچنے کی کیا مجال اوس کی افراط رحمت کا حصر گر

نہان

زبان ہو اگرچہ بصر ہوئی تن بزبان ہو اوسنی آدمیکو اشرف المخلوقات بنایا جوہر
قابلیت عطا فرمایا دیدۂ بینا دیا تا اوس کی صنایع و بدایع کو نظر تامل سے
دیکھین اور عبرت پذیر ہون اور گوش شنوا عنایت کیا تا اوس کا کلام
ہدایت فرجام سنین اور صراط مستقیم پر رنگیہ ہون اوسنی پیغمبر و
رسول بھجوائے اونہین معجزات باہرہ عنایت فرمای تا رہروان وادی ضلالت
کو راہ پر لائین اور گم گشتگان طریق گمراہی کو رستہ بتائین ہرچند اون
خاصان خدا نے ابلاغ رسالت مین سعی تمام فرمائی ہر ایک کو راہ رستگاری
دکہائی مگر شیطان نے انسانون کو ایسا بہکایا تہا کہ طریق نجات کی طرف کو
پانون نہ بڑہاتا تہا حضرت نوح علیہ السلام کی ہزار برس کی پند و نصایح کی یہہ
نتیجہ دکہایا تہا کہ ایک گروہ قلیل ساٹ ستر آدمیون کا ایمان لایا تہا پہر
حضرت خلیل اللہ علی نبینا و علیہ السلام نے تشییع ملت حنفی مین سعی کی پایان اور
کوشش فراوان کی مگر ضلالت و گمرہی بالکل نہ گئی بعد اوسکی حضرت موسی
علیہ السلام نے زبان تیغ و تیغ زبان سے کام لیا مگر مشرکین نے نمانا اور اوس
برگزیدہ خدا کا سمجہانا افسانا جانا با وجود تمام عمر اعلان کلمۂ حق مین بسر کی مگر
بت پرستی کی موقوفی کی کوئی صورت نہ بنی اون کی بعد حضرت عیسی علیہ السلام
خدا کی دستور اور ہدایت خلق کیلئے مامور ہوئی اون حضرت نے کمال رفق و
مدارا سے ہر ایک کو سمجہایا خدائی یکتا کی بندگی کا شیوہ بتایا مگر سوای چند

اشخاص کی کہ جنہی اوس وحد احد مطلق کو یکتائی نمانا اور طریق سراستی کو نجانا لیکن
جبکہ کار تبلیغ رسالت ہر نبی مرسل کے وقت مین ناتمام رہا اس واسطے غیرت
ایزدی مقتضی اس امر کے ہوئی کہ اب جہان کو اوس کی وجود باوجود سے رونق
بخشے کہ وہ سالکان مسالک گمرہی کو شاہراہ ہدایت پر لائے اور وا ماندگان قافلہ
تیہ جہالت کو منزل مقصود دکہائے اور بموجب آیۂ وافی ہدایۂ الیوم اکملت
لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی اتمام نعمت و استکمال دین کا باعث ہو
نعت وہ وہ جس کے سبب جہان کی نمایش و آدم کی پیدایش ہوئی
لراقمہ ہو ثابت ہے پیدایش سے اوس کی خداوند یہ اپنی مہربان ہے
وہ جس کی نعلین تاج سر عرش برین وہ جس کی ادنا خدمتگارون مین روح الامین
وہ جسکی خاک آستان پر سر عجز آسمان وہ جسکا محکوم زمین و زمان وہ کہ اگر اوسکا
قدم مبارک زمین پر نہ آتا کار رسالت یونہین ناتمام رہجاتا وہ اوج رسالت کا
ماہ دو ہفتہ وہ سپہر کرامت کا مہر رخشندہ وہ جسکا زمین سے بالائے عرش
اکرم مین گزر ہوا وہ جسکا براق برق رفتار راہوار ہوا وہ خدا جس کا خود
طالب دیدار ہے وہ باعث نازش پروردگار ہے وہ جسکی تحت لوا پیغمبران
مسکین وہ کون یعنی حضرت ابوالقاسم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خاتم النبیین **مصرع موزون ہ** محمد عربی بادشاہ عرش حریم ٭ کرے ہے روح
قدس جسکی در کی دربانی ٭ اوسے خدا تو نہیں کہہ سکون پہ کہتا ہون ٭ کہ اوس کے

محرم تبہ دانی ہین ہاتے خدا دانی ٭ بودہ لباس بشر مین نور خدا تہا واللہ اعلم کیا ماجرا تہا
بندہ ہو کر خدا کا حبیب ہو یہ رتبہ کس کو نصیب ہو ٭ غالب تمنائی دیدہ بینہ
کردگار ٭ توی ایزد از خویش امیدوار ٭ ز راز نہان پردہ برزدہ ٭ ز ذات خدا
معجزی مہر زدہ ٭ وہ خاتم نگین رسالت وہ گوہر دریای جلالت قصر اسلام کو اوسکے
معمار شرع نے قوی اساس بنایا ظلمت جہل کو اوسکی نور جمال نے مٹایا اوس ذات
مقدس کا اگر دنیا مین ظہور نہوتا تو قیامت تک حبس اصنام بیت الحرام سے نہ
دور ہوتا وہ نور پاک تہا و اگر اس جہان ظلمت بنیاد کی رونق نہ بڑہاتا اور جو وہ
قدم مسعود زمین کو آسمان نہ بناتا تو گم کردہ راہون کو راہ نجات کون دکہاتا
باغ نعیم یوہین خالی رہجاتا بہشت اوس کی محبونکی فرش راہ ہی چشمہ کوثر کو اوسکی
خادمونکی چاہ ہی جب وہ اپنا رتبہ شفاعت دکہائیگا طاعت کو گناہ پر رشک
آئیگا حشر و سپید رہ کش امت شوریدہ کار ٭ ضامن آمرزش پروردگار
عذر ز عاصی بود اندر گناہ ٭ طرفہ کہ من عاصی او عذر خواہ ٭ اگر موسی کے ید بیضا تہا تو ہم
آیا مگر ویسا دست قمر شگاف کسیکی نہ پایا رسالت نے اوسکی نسبت ذات سے زینت
پائی نبوت نے اوسکی سبب سے بیحد عزت دکہائی مہر انور کو اسی بات کی جلن ہی کہ
اوسکی روضہ اقدس مین مین نہین اور شمع روشن ہی آسمان کو زمین سے اسلئے اسکا
غبار ہی کہ اسپر کیون حضرت کا مزار ہی اوسکی حکم سے رجعت آفتاب کا کیا تعجب
اگر وہ اپنی لب معجز نما سے فرمائی تو زمین آسمان و آسمان زمین ہو جائی شجر و حجر

وانسان وحیوان اوس کی اثبات رسالت کی گواہی مین ہمہ تن زبان ہوئے ہر ایک
عہد مین اوس خلاصہ کردگار کی دین کی بہتری کی سامان ہوئی سچ ہی محبت حق اسی
کہتی ہین اور اثبات دعوی راستی کی یہی معنی ہین حضرت کی علویت مرتبہ کو منکران
نبوت بھی مانجاتی ہین اور اہل استحقاق کی زبان سی بھی کلمات حق نکلجاتی ہین چنانچہ
سنہ ہذا میں دار السلطنت لندن مین صاحبان انگلشیہ مین سی ایک صاحب کہ جنکا نام
نامی جون ڈیون پورٹ صاحب ہی اور نہایت اپنی علم مین قوی استعداد و مورخ بی
بدل مع انصاف دوست و راستی آشنا ہین اونہون نی کچھہ ہماری حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقایع عمری تحریر کیا ہی اور بعض بعض الزامات کا
جو غیر مذہبون نی بسبب تعصب مذہبی کی آنحضرت کی نسبت لگائی ہین اون کا
جواب لکھکر اونکو دفع کیا ہی جب وہ کتاب چھپکر ہندوستان مین آئی تو اوسکی پڑہنی کو
ہر ایک دوستدار نبوی کی طبیعت لہرائی جو کہ زبان انگریزی ہر ایک نہین جانتا اسوسطی
مشفقی خواجہ فخر الدین خان صاحب عرف خواجہ مرزا صاحب خلف الصدق خواجہ بدر الدین خان صاحب
عرف خواجہ امان صاحب مترجم بوستان خیال کہ جوان سنجیدہ و فہمیدہ ہین اونہون نی بھی
چاہا یہہ کتاب زبان انگریزیسی اردو زبان مین ترجمہ ہوجائی تا ہر ایک مشتاق اوسکی پڑہنی سی حظ
اوٹھاوی اور اس کار خیر کی انصرام مین ثواب بھی عائد حال ہوجائی یہہ خیال کرکی خواجہ صاحب
موصوف نے اسکی درستی کی کمر ہمت چست باندہی اور مجہہ عنایت الرحمن خان صاحب کہ وہ فن
ترجمہ نگاری مین یگانگی تمام رکہتی ہین کتاب مذکور کا ترجمہ کروایا جب ترجمہ ہوچکا تو موید الاسلام نام

اور کہا اور بقصد انطباع کیا اور اس خاکسار سید احمد ابن مہدی محمد جس سے دیباچہ لکھنے کو فرمایا
بندہ خواجہ صاحب کا حکم بسر و چشم بجا لایا اسواسطے کہ رضا جوئی احباب و کار ثواب ہے
اب آگے اصل مطلب کتاب کا ہے فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس کتاب کے تصنیف سے میری غرض یہ ہے کہ آنحضرت کی وقائع عمری پر جو جھوٹے
الزامات اور بے انصافانہ بہتان ہوئے ہیں ان کو رفع کروں اور یہ ثابت کروں
کہ آپ فی الحقیقت خلق اللہ کے بڑے مربی اور نفع رسان تھے وہ مصنف جنہوں نے
تعصب مذہبی کے سبب سے اس سچے عبادت واحد مطلق کی شہرہ پر داغ لگایا ہے انہوں نے
یہی نہیں ظاہر کیا کہ ہم نامنصف اور اوس عدل سے خالی ہیں جسکی اتباع کے واسطے
حضرت عیسیٰ نے اسقدر شد و مد سے تاکید فرمائی ہے بلکہ انہوں نے اپنی رائیں بھی غلطی سے
بھی کہیں بلکہ ان کے فکر میں انکو یقین ہو جاتا کہ یہ عیسائیوں اور اس زمانہ کے عقلا کا
طریقہ نہیں ہے کہ بے ادب اور سخت مقولات پر نکتہ چینی کریں بلکہ مشرقی لوگوں کا طریقہ ہے
— یا بہ تبدیل الفاظ اس مطلب کو اسطرح بیان کر سکتے ہیں کہ آنحضرت کو بانی
شارع مذہب اور منتقل سلسلہ خیال کرنا چاہیے — آپ عرب میں عیسوی سنہ کے

ساتوین صدی عیسوی اگر ہم یہہ کہین کہ آپ ایسی صفین نبی کہ دنیا مین آپکا نظیر پیدا نہین ہوا تو اس مین بہی شک نہین کہ آنحضرت ملک ایشیا کی سب مین بڑی نامی اور گرامی آدمی تہی جب ہم اس بات کا خیال کرین کہ آپکی پیدایش سی پہلی اہل عرب کا کیا حال تہا اور وہ آپکی بعد کیسی ہوگئی اور علاوہ اسکے اس بات پر بہی غور کرین کہ آپکی سلوک سے کرڑہا آدمیونکی دلین کیسی گرمی پیدا کی اور قایم رکہی تو اس صورت مین ایسی بڑی آدمیکی صفت اور ثنا نکرنا بہت بڑی بی انصافی ہوگی اور آپکی ولادت کو اتفاق پر محمول کرنا خدای عزوجل کی قدرت اور حکومت پر شبہ کرنا ہی — القصہ مؤلف کو یہہ بہی اقرار کرنا چاہیی کہ چند جگہہ اوسنی چونکہ اوسکو اپنی رای اور الفاظ پر اعتماد کامل نہ تہا اور مصنفین کی باتی اور خیالات کا استعمال کیا ہی اور اس مقام پر اسکا اقرار کرتا ہی اور شکر گذار ہی

بیان وقایع عمری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسمین کچہہ شبہہ نہین کہ تمام متقنن اور فتح کرنیوالون مین ایک کا بہی نام اسطرح نہین لیا جا سکتا جسکی وقایع عمری آنحضرت کی وقایع عمری سی زیادہ تر مفصل اور صداقت سی لکہی گئی ہون فی الحقیقت اگر ہم آپکی سوانح عمری کو اون معجزات اور تعجبات سی مبرا کردین جو اکثر مؤرخون نی آپکی طرف منسوب کیے ہین تو باقی اچہی طرح سی یقین ہو سکتا ہی آپکی ولادت کے زمانہ مین اکثر عرب کی حصی غیر قومونکی زیر حکومت تہی کوہستانی عرب کی تمام شمالی حصی اور ملک شام و فلسطین و مصر بادشاہان قسطنطینہ کی عملداری مین تہی اور خلیج فارس کی کنارہ اور وہ ملک جسمین دریای دجلہ و فرات بہتی ہین اور ملک جزیرہ نمای عرب کی جنوبی حصی سروان فارس کی قلمرو مین شامل تہی بحر قلزم کی ساحل کا

ملک عرب کو جزیرہ نما اسواسطی کہتی ہین کہ اوسکی تین طرف پانی ہی اور ایک طرف خشکی
مرحم ۱۲

ایک حصہ معظم کی جنوب تک عیسائی بادشاہان قسطنطنیہ کا ماتحت تہا صرف عرب اور وسط کی دشوار
گذار ملک ان دنون میں اکثر اہل عرب کا مذہب انہیں کی حکام کی موافق تہا چنانچہ جہان اہل یونان اور اہل قسطنطنیہ کی عملداری
تہی وہان عیسائی مذہب کا غلبہ تہا اور جہان فارس والونکی عملداری تہی وہان مذہب مجوس پایا جاتا
تہا حالانکہ یہود و نصاری مذہب عقائد مین بالکل مختلف ہین باقی سب مقامون مین بت پرستی کا نہایت زور تہا
سلف مین اہل عرب ایک خدا یعنی خالق آسمان و زمین کے پرستش کرتی تہی مگر آخرکار اونہون نے وہ پرستش چہوڑ دی
اور شیاطین کو اسلیے جنہین خدا کی بیٹی کہتی تہی سند رب بنا اور یقین کرنی لگی کہ یہہ شیاطین سیارون اور
ستارون مین بستی ہین اور زمین پر حکمرانی کرتی ہین سب جگہ ایک ایک دیوتا نہین پایا جاتی تہی ہر ایک قوم اور
ایک خاندان کے خاص خاص دیوتا اور اوتار تہی اور اونکو انسانکی قربانیان چڑہائی جاتی تہین اہل عرب کو نہ عقبی
کا اور نہ دنیا کی مخلوق ہونیکا یقین تہا وہ عالم کی خلقت کو زمانہ کی گردش سے اور اپنی معدوم ہونیکو
انجام قسمت سے منسوب کرتی تہی عیاشی اور قزاقی کا ہر جا رواج تہا چونکہ ہستی کا انجام محض خیال کرتی
تہی لہذا نیکی کی جزا مانتی تہی نہ بدی کی سزا اسیطرح کی سوئے اعتقادی اور بد مذہبی اون یہود اور عیسائیون
مین بہی پائی جاتی تہی جنہون نی یہان پہلی سکونت اختیار کی تہی اور زور پکڑا تہا یہودیون نے اہل
روم کے ظلم سے اس سرزمین مین جہان ہر ایک کو آزادی حاصل تہی پناہ پکڑی تہی عیسائی لوگ بہی ـــ
یونانیون اور ایرانیون کے مذہبی ظلمون اور تکرار سے بچنی کو یہان آچہپتی تہی مذہب عیسائی سے
زیادہ اس زمانہ مین کوئی چیز بالتصریح خراب نہ تہی وہ دونون شاخین مذہب عیسائی کی
جو ملک ایشیا اور افریقہ مین پہیل گئین تہین اونہون نی طرح طرح کی بدعتین اور بے
اعتقادیان اختیار کین تہین وہ ہمیشہ باہم مباحثون اور مناقشون مین مصروف

نصف سی چھٹی صدی عیسوی تک تحقیق معلوم نہ تھا کہ آپ کونسی سنہ مین پیدا ہوئی جبکہ ڈیونی سیس
اگزیگس رومی پادری نی شہنشاہ جسٹینین کی عہد حکومت مین آپکی ولادت کا سنہ تحقیق کیا اور
یعنی لی اس او وُٹر ہلین وغیرہ مورخون نی بہت مباحثون و تکرارون کی بعد یہہ بات معلوم
کی کہ حضرت عیسی علیہ السلام دنیا کی خلقت کی ۹۹۹۳ برس بعد پیدا ہوئی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت کی آبا
اور اجداد اور آل اطہار بلحاظ امور ملکی اور معاملات غیر اقوام کی شاہانہ بسر کرتی تھی اور یہہ رفعت
اونہون نی بسبب دانشمندی اور دیانت کے حاصل کی تھی بعد ازان حکومت خاندان قریش
حاکم کی چھوٹی بیٹی کی اولاد مین منتقل ہوگئی یہہ خاندان تمام اہل عرب مین سب سے زیادہ معزز تھا
اور حضرت اسمعیل ابن ابراہیم علیہ السلام کی نسل مین ہونیکا دعوی کرتا تھا اور فی الواقع اونہین کے
نسل سی تھا واقع مین مورخون کو اس مین اختلاف ہی کہ حضرت اسمعیل کی آنحضرت تک کی
نسلین گذرین بعض تیس لکھتی ہین اور بعض ساٹھہ مگر اسمین سبکو اتفاق ہی کہ حضرت عدنان سی جو
حضرت اسمعیل کی نسل سی تھی آنحضرت تک اکیس پشتین گذری ہین اور ان مورخون مین صرف یہہ
اختلاف ہی کہ عدنان سی حضرت اسمعیل تک کتنی پشتین گذرین —— یہہ خاندان آل قریش کا
ہی تھا کہ جسمین سی پانچ پشتون تک شہر مذکورہ الصدر کی حکام اور درگاہ کعبہ کی متولی مقرر
ہوتی گئی —— آنحضرت کی وقت سی پہلی یہہ درگاہ بت پرست اہل عرب کی زیارت گاہ اور تیرتھ
کا مقام تھی اور اس مین تین سو ساٹھہ بت سال عرب کے شمار کی موافق تھی —— کعبہ اسواسطی اور
بھی متبرک ہی کہ اوسکی تعمیر کو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل سی منسوب کرتی ہین اور یہہ اون تمام
عمارتون مین جو انسانون نی خدا تعالی کی عبادت کیواسطہ بنائی ہین سب سے پہلی تعمیر ہوئی تھی ——

— یہہ درگاہ — بلاتشبیہ — اہل یونان کی بتکدہ کی طرح تمام قوم کی زیارت گاہ خیال کیجاتی ہی یہان تمام وہ آدمی جو فن شعر اور فصاحت مین کامل ہوا کرتی تہی آیا کرتی تہی اور درگاہ کی جدرونکی نذر اپنی اون تصنیفات کو جو یاد کرنی کی قابل خیال کیجاتی تہین آویزان کر جایا کرتی تہی — اوس زمانہ مین اہل عرب کو تمام اور علوم مین انہین وقتونکی قدر تہی اس عمارت کی قدامت نی اسنی یادہ تر معظم کر دیا تہا کیونکہ تواریخ سی ثابت ہی کہ یہہ زیارت گاہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے معبد سی نوسی تراسی سال پیشتر اور عیسوی سنہ سی دو ہزار برس پیشتر تعمیر ہوئی تہی — اس درگاہ کی جنوبی مشرقی گوشہ مین ایک چہوٹا سا پتہر چاندیمین جڑا ہوا ہے اور زمین سے چار فٹ کی قریب اونچا ہی اہل اسلام اسکی بڑی عظمت کرتی ہین اور یقین کرتی ہین کہ یہہ جنت کے پتہرون مین کا ایک پتہر ہی جو حضرت آدم علیہ السلام کی ساتہہ بہشت سے زمین پر گرا تہا اور بعد ازان ایکا کہنا ہی کہتی ہین کہ وہ ابتدا سی سپید تہا مگر اوسپرسی ایک ناپاک عورتکی مس ہو جانیکی گناہون یا ہزارون زایرونکی بوسہ لینی سیسیاہ ہو گیا ہی عرب کے تمام مورخ آنحضرتکی وقت پیدایش کے بیان معجزات مین ایک دوسرے پر سبقت لیجانیکا قصد کرتی ہین چنانچہ منجملہ ہزارون معجزات کی وہ بیان کرتی ہین کہ تمام آسمانون پر آنحضرت کے ولادت کے وقت ایک عجب طرح کی روشنی تہی اور سماجیل کا پانی اوسی لمحہ خشک ہو گیا اور آتش پرستونکی تہمی آگ جو ہزار برس سے برابر روشن تہی یکایک بغیر کسی سبب کی بجہہ گئی آنحضرت کے والد کا نام عبد اللہ اور والدہ کا نام آمنہ تہا جب حضرت پیدا ہوئے تو آپکی مونے جو بڑی منجم تہی آپکا زایچہ طالع کہینچا اور حکم لگایا کہ آپ بڑی شان و شوکت حاصل کرینگی اور ایک بڑی سلطنت قایم کرینگی آپکی ولادت کی ساتوین روز آپکی دادا صاحب عبد المطلب نے تمام قوم کی بڑی دہوم دہام سے دعوت کی اور اس

بتقریب یہ آپکو سب کی علمنی پیش کرنی آپکا نام محمد ﷺ تعریف کیا گیا یعنی نہایت شان والا
رکھا — آپکی عمر ابھی پوری دو برس کی بھی نہوئی تہی کہ آپکی والد نی انتقال فرمایا اور اونکی
وراثت سی دو اونٹ اور چند بھیڑین اور ایک لونڈی مسماۃ برکت ہاتھ آئی اسوقت تک آپکو
آپکی والدہ ہی نی دودہ پلایا تہا مگر اب افکار اور غمون کے سبب سے ان کا دودہ خشک ہوگیا
اونہون نے بدوی قوم کی دائی ڈہونڈنی شروع کی ایسی حالتمین دائی ملنی بہت مشکل تہی
کیونکہ دائیان بہت تنخواہ مانگا کرتی ہین اکثر دائیان حضرت کی مفلسی دیکھکر ناک چڑہاکر چلی جایا کرتی
تہین آخر کار ایک سادات قوم سعدیہ کی بی بی رحم کہاکر حضرت کو اپنی گہر لیگئی اوسکا گہر طایف پہاڑ
کی قریب ایک گانوں مین تہا یہہ گانو مکہ سی مشرق کیطرف واقع ہی آپکو اپنی دایا کی گہر پانچ برس
دور نگذری تھے کہ اوس کو حضرت کی شانون کی وسط مین ایک تل دیکھکر
اوہام پیدا ہونی لگی اوس نی اور اوس کی خاوند نی اوس تل کی ہونیکو جنون کیطرف
منسوب کیا اور وہ حضرت کو آپکی والدہ کی پاس واپس پہنچا گئی — جب
حضرت چھہ برس کی ہوئی تب آپ کی والدہ نی انتقال فرمایا آپ کی والدہ اور آپ
ان دنون مین یثرب سی واپس آلئی تہی — وہان آپ اپنی قریب
رشتہ دارون سی ملنی کی لئی تشریف لی گئی تہی حضرت کی والدہ کا مزار قریۂ ابوا
مین ہی اور قریۂ ابوا مکہ اور مدینہ کی وسط مین واقع ہی آپکی سعادت مندی اس سے خوب
ظاہر ہی کہ آپ اپنی والدہ کی مزار پر ہمیشہ زمان وفات تک تشریف لیجایا کرتی تہی
بلاشبہ حضرت کا ہمیشہ مغموم اور متفکر رہنا اسی باعث سی تہا اور آپکی یہہ بات مشہور ہے

ساتوین برس ایکو اپنی یتیمی اور بیکسی کی قدر ہوئی اس مضمون کو حضرت قرآن شریف مین
جب کہ اپنی روح کو خدا تعالی کی مہربانی اور حفاظت کا یقین دلاتی ہین اس طرح سے بیان کرتی ہین
فرماتی ہین تجھکو کیا اوسنی یتیم نہین پایا اور پناہ نہین دی ہی ـــــ ایک اور موقع پر جب
حضرت مدینہ سی حدیبیہ کو تشریف لیجاتی تہی آپ اپنی والدہ کی مزار پر تشریف لیگئی اور ایکی
چند معتقد بہی ایکی ساتہہ تہی جیہ لوگ یہ جانتی تہی کہ یہہ حضرت آمنہ کی قبر ہی ان لوگون نی ایکو
روتی دیکھکر استفسار کیا کہ آپ کیون روتی ہین آپنے جواب دیا کہ یہہ میری مادر مہربان کی قبر
ہی اللہ تعالی نی مجھکو اس وقت کے زیارت کی اجازت دی ہی مگر جب مین دعا مغفرت کیواسطی
اجازت چاہی تو نا منظور ہوئی اب مجھکو اونکی عنایتین اور مہربانیان یاد آئین اور مین رونی لگا ـــ
ایکی والدہ کی وفات کی بعد ایکو ایکی دادا صاحب عبد المطلب نی اپنی حفاظت مین لی لیا عبد المطلب
اس زمانہ مین شریف کعبہ تہی جب اونہون نی دو برس کی بعد انتقال کیا اونکی بیٹی اور قایم مقام
نی حضرت کو اپنی تربیت مین لی لیا اور ایکو حضرت مین اسطرح رکھا جسطرح کوئی اپنی بچونکو
رکھتا ہی اس زمانہ مین آپ نی علامات ذہانت اور طالب علمی ظاہر کین آپ تنہائی مین بیٹھکر
فکر کرنا پسند کرتی تہی اور اسقدر تنہائی مین بیٹہی رہنی کے شایق تہی کہ جب ایکی ہمجولی کھیلنی کی درخواست
کرتی تو آپ جواب دیتی کہ آدمی کو اللہ تعالی نی عمدہ کامونکی واسطی پیدا کیا ہی نہ بیہودہ کھیلون
کیواسطی جب آپ تیرہ برس کی ہوئی تو ایکی چچا صاحب جو ایک بڑی امیر سوداگر تہی قافلہ شام
کی ہمراہ جانی لگی حضرت نی بہی ہمراہی کی درخواست کی ایکی چچا صاحب راضی ہوگئی آپنے پہلی ہی سے
سفر مین امور تجارت مین ایسا ہنر ظاہر کیا کہ سبکو ایکی قدر ہوگئی دوسری برس آپنے

سپہ گری اختیار کی اس سی یہہ عجیب بات ظاہر ہی کہ اہل عرب کی نزدیک سپہ گری
اور تجارت باہم مخالف نہین اور اکثر اونکی عمدہ قومون مین اگرچہ یہہ بات فی الحقیقت
نہین ہوتی مگر وہ لوگ ان پیشون کو جلد جلد بدلتی ہین جو حضرت نی ان مہمات مین عالم
جوانی مین سعی کی اوس سی اونکا بڑا فوجی ہنر اور فہم ظاہر ہو گیا اور آپکی قدر جو اپنی ان اوصاف
کی سبب حاصل کی تھی اور بھی زیادہ ہو گئی جب لوگون نی دیکھا کہ آپ صادق الکلام نیز راست
اور خوش اوقات ہین جب آپکی عمر زیادہ ہوئی تو اور تاجرون نی حضرت کی بڑی ہنر اور
لیاقت کو دیکھکر تجارت مین آپنا گماشتہ بنایا ایک تجارت کی سفر مین جسمین حضرت اپنی چچا
کی ساتھ تھی ملک شام کی جنگل مین ایک عیسائی بتخانہ کی قریب پہنچی اونمین سب سی بڑی پادری
نی حضرتکو بغور دیکھکر ابو طالب کو ایک گوشہ مین لیگیا اور کہا اپنی بھتیجی سی خبردار رہنا
اور اسکو یہودیون کی شرارت سی بچانا کیونکہ یہہ یقینی ایک بڑی مطلب کیواسطی پیدا ہوا ہی
بعض مورخین کا قول ہی کہ اس پادری کی پیشین گوئی بالکل پوری ہوئی اور اس آئندہ نبی ہونی
والی نی حضرت ابراہیم کی اولاد سی بڑی تکلیف پائی جب حضرت تجارت کی سفر کرنی مین مصروف
تھی تو آپ مختلف میلون مین جو عرب کی مقامات مختلفہ مین ہوا کرتی تھی جایا کرتی تھی اور
یہان اہل عرب کی منقولی اور مذہبی عقائد بیان کئی جاتی تھی آپکو اس سبب سی ان مضامین کا
خوب تجربہ حاصل ہو گیا اور حضرت کو بت پرستی یہود کی اور اپنی اہل وطن کی بدعات کی ذلت
اور خواری خوب منقش ہو گئی اسی زمانہ مین کعبہ شریف مین آگ لگ گئی اور اسکا بہت سا حصہ
جل گیا تھا بعد اوسکی مرمت ہونیکو تھی اور باہم یہہ تکرار ہونی لگی کہ سنگ مقدس کو کونسا ادمی

پہلی لگائی اس تکرار کی رفع کرنیکی واسطی یہہ بات قرار پائی کہ اس پتہر کی دوبارہ چڑہانیکے
ہنگاری اوس شخص کو بخشی جاوی جو پہلی درگاہ شریف کی حد مین داخل ہوا ہو اور
یہہ شخص آنحضرت تہی جو اتفاقاً وہان داخل ہوگئی تہی اونہون نی اوس قرارداد کی بموافق
تمام رسوم پوری کرنیکی بعد اوس پتہر کو جڑ دیا جبکہ آپ اوس پتہر کو جڑ رہی تہی اوس
وقت عام پاس کہڑی ہونیوالی آفرین آفرین کہہ رہی تہی اوس وقت آپنی ایک بتخانہ اون
بتون کی واسطی بنایا جنکا کہ غارت کرنا آپکی رسالت کا بڑا مقصد تہا بس وہ صرف ایک
پتہر تہا جس کو حضرت نی اسطرح قایم کیا مگر ایک نئی مذہب کے بنیاد تہی جو رکہی گئی تہی
اور جس مذہب کی آپ خود ہادی اور رہنما بنی ——— آنحضرت اپنی چچا کی خدمت مین
پچیس سال کی عمر تک رہی جبکہ ایک بڑا امیر آدمی شہر مین مرگیا اور اوس کی بیوی
کو جن کا نام خدیجہ تہا ایک منتظم واسطی امور خانگی کی درکار ہوا اور لوگون نی آپکو اس
عہدہ کی واسطی تجویز کر کی بی بی خدیجہ سی آپکی سفارش کی آپ تمام اون شرایط پر راضی
ہوکر جو کہ بی بی خدیجہ نی پیش کین اونکی طرف سی تین برس تک دمشق اور مقامون
مین تجارت کرتی رہی جب آپ مکہ کو واپس آئی تو بی بی خدیجہ کی پاس خود تشریف لی گئی
اور اون کی زبانی تمام اپنی تجارت کا نتیجہ بیان کرین بی بی خدیجہ حساب کے فرد دیکہہ کر
نہایت راضی ہوئین اور جو کہ آپ حضرت خدیجہ کی سامنی کہڑی تہی آپکی سیاہ اور جہکی ہوئی
آنکہین خوش عمدہ خال و خد اور متناسب اعضا اور خوب شگفتہ ہونا ایک جادو تہا کہ جسکی
سببسے اون کا دل ... آپکی دولت کی زیادتی کی خوشی سی زیادہ خوش آیند معلوم ہوتی تہی

ہمنے تجھسے کوئی بات ایسی نہیں کہی — محمدؐ — جو تجھسے پہلے پیغمبرونسے نہ کہی ہو — تیرا
خداوند یقینی غفور ہے اور سزا دینے والا — اس آیت کی جواب مین آنحضرت کی مخالفین نے درخواست کیے
کہ آپ ہمین کوئی معجزہ دکہائیے جس سے آپکی رسالت کا یقین ہو مگر آپنے انکار کیا اور فرمایا کہ مجھے
اللہ تعالیٰ نے نصیحت اور راہ راست بتانے کی واسطے پیدا کیا ہے معجزہ دکہانے کو نہین
پیدا کیا — اور اوسوقت قران شریف کی ایک آیت پڑہی اور اپنی مخالفین سے ارشاد کیا
کہ تم کوئی ایسی تصنیف لاؤ جسمین ایسا حسن عبارت اور بلند خیالی پائی جائے — کسی نے یہہ نہین
لکہا کہ آنحضرت نے اپنی رسالت کی ثبوت کیواسطے کسی مکر یا جہوٹے معجزہ کا استعمال کیا ہو
برخلاف اسکی یہہ معلوم ہوتا ہے آپکو اپنی دلائل اور فصاحت پر اعتماد کلی تہا اور حرارت
مذہبی نے اس زمانہ مین آپکی بڑی مدد کی تہی آپکی اور چند برسکی کچہہ تصنیفت نہ تہی آپکا کوئی کام اور
زمانہ حرارت مذہبی سے خالی نہ تہا یہہ تعجب کی بات ہے کہ آپ صریحًا فرماتی ہین کہ مجھمین معجزہ
دکہانیکی طاقت نہین ہے مگر تو بہی ہر طرح کی معجزے آپکی طرف منسوب کئی گئی ہین اور آپکی ذاتی
حالات اور تعلیم کا ذکر اسقدر حکایات اور تاویلات مین مخلوط ہے جیسے کسی عیسائی ولی کا
ہو حقیقت مین آیات قرانی آنحضرت کی قانون سے اسقدر مختلف ہین جیسے — بودہ مذہب کے
عجیب خیالات انجیل کی بیان سے — گبن صاحب نے ان مصنوعی معجزون مین سے یہہ معجزہ لکہا
ہے — کہ کچھ فہم عیسائی بیان کرتے ہین کہ آنحضرت نے ایک کبوتر پال رکہا تہا جو آسمان سے
اوترتا اور وقتیکہ سرگوشی کرتا معلوم ہوتا تہا جب یہہ مصنوعی معجزہ گروشس صاحب نے
بیان کیا اوسکی عربی مترجم پوکوک نے پوچھا کہ ان مصنفین کے نام کیا ہین جنہوں نے — [illegible]

روایت نقل کی گر کوشش کی ناچار اقرار کیا کہ یہہ تو مسلمانونکو بھی معلوم نہین مگر
اس خیال سے کہ مبادا اہل اسلام ناخوش ہون اور تضحیک کرین اوس موضع تعصب
آمیز کا ترجمہ نکیا یہہ مقام تمام الہنی ترجمون وغیرہ مین ابتک ثابت ہی —— جب
ابو لہب نے دیکہا کہ آنحضرت کی دشمن ہنوز انکی بدخواہی مین سرگرم ہین انہون نے نہایت التجا
سے انکو سمجہایا کہ اب اسبابین بہت جدوکد نکیجئے مگر آپنے جواب دیا کہ اگر تمام
قریش میری قتل کا قصد کرین اور آفتاب اور ماہتاب بھی جو مین ہین اونکی شریک ہون
تو بھی مین اپنی ارادہ سے باز نہ آؤنگا —— آپنے اس مخالفت کا ہرگز کچہہ خیال نکیا
اور یہہ جہان جمع ہوئی انمین اکثر لوگ انکی ہم قوم تہی —— روایت ہی کہ اونکی
سیاستی ایک بکرا ذبح کیا ہوا اور دودہ کا قدح رکہا جب یہہ لوگ کہا پی کی فارغ
ہوگئے اوسوقت آپ کہڑی ہوئی اور اپنی رسالت کا حال بیان کیا اور فرمایا کہ دنیا اور دین
کی نعمتین اون لوگون کو ملینگی جو میری امت مین آئینگی اس فصیح فقرہ پر کلام ختم کیا تم مین سے
کون ہی جو اس بہاری کام مین میری مددگاری کریگا اور کون میرا ویسا قایم مقام و نایب
بنیگا جیسی حضرت ہارون حضرت موسی کی تہی تمام اہل محفل حیران اور خاموش تہی کسیکو
کچھ جرات نہوی کہ اس خوفناک عہدہ کو قبول کری کہ آنحضرت کی چچازاد بہائی جو جوان
دلیر تہی یکایک کہڑی ہوگئی اور باواز بلند کہنی لگی ای نبی مین اگرچہ ان حاضرین مین سب سے
خورد ہون اور میری آنکہون مین نزلہ کا خلل ہی اور میرا پیٹ سب سے بڑا ہی اور میری
ٹانگین سب سے لاغر ہین مگر ای نبی مین تیرا جانشین بنجاؤنگا آنحضرت نے جواب

سنہ حضرت علی کو بہی گلی لگایا اور پکار کر فرمایا دیکھو یہہ میرا بہائی اور میرا قائم مقام ہے
جب آپ اسطرح اظہار رسالت فرما چکی تو آپنے مکہ مین علی العموم وعظ فرمانا
شروع کیا اور روز بروز آپکی امت مین ترقی ہونی لگی جہان آپ اکثر وعظ فرمایا کرتی تہی
وہ مقام صفا و بعض پہاڑیان ہین جو قریب مکہ معظمہ کی ہین مگر آپ کبہی کبہی جبل حرا
کیطرف بہی تشریف فرما ہوتی تہی اور وہان سی بہی سورتین قرآن شریف کی لایا کرتی تہی
——— اس زمانہ مین حضرت عمر ایمان لائی یہہ آپکی سخت دشمن مگر صاف باطن تہی فی الحال
حضرت عمر اپنی بہن آمنہ سی بہت ناراض ہوی کیونکہ وہ اس نئی مذہب مین داخل ہو گئی تہین
آپنی دیکہا کہ وہ ایکدن قرآن پڑہ رہی ہین آپنی اون کو خوب مارا اور قرآن کو زمین پر پہینک
دیا اس لڑکی نی قرآن کو جلد و سنجیدگی سی اوٹہا لیا اور اوسی اپنی بہائی کی دینی سی ہرگز ا[illegible]
ہوی آپ اور بہی زیادہ خفا ہوئی اور اوسنی قرآن چہین لیا مگر اسوقت آپکی نظر حسن
اتفاق سی قرآن شریف کی چند سطرون پر جا پڑی آپ بہت متعجب ہوئی اور تعریف
کرنی لگی بعد ازان اوسی جگہہ کہڑی کہڑی ایمان لائی اگرچہ آپ اسوقت مسلح تہی اپنی
ہتہیار نکہول ڈالی اور بخیال مستقیم قلعہ صفا کی جانب جو جائی پناہ آنحضرت تہا روانہ ہوئی آنحضرت
نی آپکو اپنی طرف آتی دیکہکر باواز بلند فرمایا ای عمر تم کہانسی آئی ہو کیا تم یہان جبتک
رہو گی کہ تم آسمان سی نیچی آو اور وہ تم پر گر پڑی حضرت عمر نی جواب دیا مین آپکی پاس
آتا ہون اور خدا پر اور آپ پر جو اوسکی پسندیدہ نبی ہین ایمان لایا ——— جب قریش
کو یہہ بات معلوم ہوئی کہ آنحضرت ہنوز اپنی مذہب کی رواج دینی مین مصروف ہین او نہون نی ہر طرح

کا ظلم کرنا شروع کیا اور آپکی امت پر ایسا ظلم کیا کہ وہ مکہ مین رہنا مصلحت نہ سمجھی یہ
باتین دیکھکر آنحضرت نے حکم فرمایا کہ تمہارا جہان دل چاہے چلی جاؤ اور اپنی جان بچاؤ یہہ لوگ
ابیسینیا مین چلی گئی اور وہان مامون ہوئی یہہ پہلی مہاجرت آپکی رسالت کی پانچوین برس
ہوئی ان پناہ گزین مرد وعورتون اور بچون کے تعداد اسی ہو گی ان لوگون سے نجاشی بادشاہ
ابیسینیا بہت مہربانی سے پیش آیا اور دوستی قریش کی اس فوج کو جو انکی تعاقب مین گئی تہی ان کے
گرفتار کرنیسے انکار کیا عرب کی مورخین کا قول ہے کہ وہ خود مسلمان ہوگیا ـــ

باب دوم آنحضرت اور قران شریف کا ذکر

چونکہ آپ کی نبوت کی دوسری سال مکہ مین آپکی معتقدین بکثرت ہوگئی اور اہل شہر کو اونسے
اندیشہ ہونی لگا اہل شہر نے منادی کروائی کہ آئندہ کوئی آدمی اسلام قبول کری مگر جبتک آپکی
چچا ابوطالب زندہ رہی تب تک آپکو اس باتسے کچھہ تکلیف نپہنچی وہ آپ کی بہت حفاظت
کرتی رہی دو برس بعد اون کا بہی انتقال ہوا اور اب آپکو اہل مکہ سے بہت تکلیف پہونچنی
لگی ابوطالب کا تمام مال اور اختیارات آنحضرت کی دشمنون کو سپرد ہوا یہہ لوگ آپسے
اور زیادہ دشمنی کرنی لگی اور ہر موقع پر طعن وتشنیع سے پیش آنی لگی یہانتک کہ جب آپ
نماز مین مصروف ہوتی تو یہہ لوگ آپکی پوشاک پر تمام قسم کی غلاظت پہینک دیتی اور طرح
طرح سے آپکی حقارت کرتی ـــ اس وقت آپ پر ایک اور صدمہ پڑا ـــ ابوطالب کے
انتقال سے تہوڑا ہی عرصہ منقضی ہوا تہا کہ حضرت خدیجہ نے آپکی گود مین انتقال فرمایا ـــ
آپکو اپنی بی بی کی سبب سے صدمہ جانگداز ہوا ـــ بیس برس تک حضرت خدیجہ آپ کی

ہمیشہ اور مددگار رہی تہین اونکی وفات کی سبب آپکو بہت رنج ہوا اور گھر اوجاڑ
معلوم ہونی لگا باوجود اسکی کہ ضعیفی کی باعث حضرت خدیجہ کا حسن بالکل جاتا رہا ہوگا
مگر آنحضرت اونکی دم وفات تک وفادار رہی اور آپ نی دوسرا نکاح نکیا —
جب حضرت خدیجہ مکہکی قبرستان مین دفن ہوئین اور یہہ گورستان شہر کی شمالی مغربی
گوشہ مین واقع ہی ہمنی برخت صاحب سیاح کی کتاب مین لکھا دیکھا ہی کہ حضرت خدیجہ کی
قبر اب تک قایم ہی اور زائرین اوسپر ہمیشہ جمعہ کی صبح کو جایا کرتی ہین اس قبر مین تعویذ
کی سوا اور کوئی چیز عجیب نہین ہے اس تعویذ پر کوفی خط سی ایک کتبہ لکھا ہوا ہی اور یہہ
کتبہ آیۃ الکرسی ہی — آنحضرت دم وفات تک حضرت خدیجہ کی شکرگذار رہے
آپکی اس شکرگذاری سی ایکدن حضرت عایشہ نہایت ناراض ہوئین یہہ آپکی سب بیبیون
سی نہایت حسین تہین اور انسی آپنے حضرت خدیجہ کی وفات کی بعد نکاح کیا تھا —
اس خفگی کی عالم مین حضرت عائشہ نی آپ سی سوال کیا کہ کیا خدیجہ مسن نہ تہین اور کیا اللہ تعالی
نی آپکو انسی زیادہ حسین اور بہتر بیوی نہین عنایت کی آپنی جذبہ سی اور باواز بلند جواب
دیا خدا جانتا ہی کہ یہہ معاملہ اسطرح نہین ہی — اونسی بہتر اور زیادہ مہربان منکوحہ ہونا ممکن
نہی اونہون نے اوس حالت مین میری نبوت کا یقین کیا جس زمانہ مین تمام آدمی میرا مضحکہ کرتی
تہی اور مجہی حقیر جانتی تہی اور جس زمانہ مین مین غریب اور حقیر اور مصیبت زدہ تہا اوس زمانہ
مین اونہون نے مجہی تسلی دی اور میری مدد کی — چونکہ اب آپکا کوئی مددگار نہ رہا تہا اور
آپکو قریش خاندان کی لوگ جو آپکی قریب کے رشتہ دار اور ایک زمانہ مین دوست تہے طرح طرح کی تکلیفین

دینی لگی تہی لہذا آپ کو ناچار کوئی امن ڈہونڈنا ضرور پڑا آپ اپنی وفادار خدمت
گذار زید کو لیکر طایف کی جانب روانہ ہوئی — یہہ قصبہ مکہ سی ۶۰ ساٹہہ میل کی
فاصلہ پر ہی اور اوسکی مشرق مین واقع ہی یہان آپ کی دوسری چچا عباس رہتی تہی
— جو ہین آپ اس قصبہ مین داخل ہوئی آپنی وہان کی تین امیرون سے ملاقات کی اور
اونسی بیان کیا کہ مین نبی ہون تمہین چاہئی کہ ایمان لاؤ اور اسلام کی پھیلانی مین میری
مدد کرکی یہہ سربلندی حاصل کرو مگر اونہین یقین نہ آیا — اونہون نی وہی اعتراضات
کرنی شروع کئی جو قریش خاندان کی لوگ کرتی تہی اور آپ کو نصیحت کی کہ آپ کہین اور پناہ
گزین ہون — مگر آپ یہان ایک مہینہ تک قیام پذیر رہی اور وہان کی عقلا اور سمجہدار لوگ
آپکی قدری خاطرداری کرتی رہی مگر آخرکار غلامون اور ذلیل قومون نی حضرت پر بلوا کیا
آپکو پتہر ماری اور دو یا تین میل تک ریت مین آپکا تعاقب کیا اور اون پہاڑیون تک
آپکی پیچہی آئی جو شہر کی گرد واقع ہین یہان آپ بہت تہک گئی تہی اس جا سی بہت
پاس ہی واقع ہین اون مین سی آپ ایک انگور کی باغ کی سایہ مین دم لیا پھر اسکی آپ پھر مکہ
کیطرف روانہ ہوئی جب آپ شہر کی قریب پہنچی آپ نی مطعم ابن عدی کو پیغام بہیجا
یہہ شخص بڑا ذی وجاہت تہا اور آپکا معتقد بہی تہا اس شخص سے آپنے یہہ درخواست کی
کہ مجہی شہر مین صحیح سالم کسطرح پہنچا دی وہ اس بات پر راضی ہوگیا مطعم نی اپنی
بیٹون اور متعلقین کو جمع کیا اور حکم دیا کہ تم ہتہیار کی اسطرح ہوکر کہڑی ہوجاؤ اسکی
بعد آنحضرت مسجد کعبہ مین داخل ہوئی مطعم منادی کرتا جاتا تہا کہ مین نی آپکو پناہ دی

تہی آنحضرت کعبہ مین گئی اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور پہر مطعم اور اوسکی گروہ کو بطور
بدرقہ کی لیکر اپنی گہر تشریف لی آئی ـــ حضرت خدیجہ کی وفات کی چند مہینہ
بعد آنحضرت نی بی بی سودہ سی نکاح کیا یہہ بیوہ تہین اور اسی وقت حضرت عایشہ سی
بہی شادی کی حضرت عایشہ آپکی دوست حضرت ابوبکر کی بیٹی تہین اور نہایت حسینہ
تہین اس نکاح سی آپکی یہہ غرض تہی کہ میری اور ابوبکر کی دوستی اور بہی مستحکم ہو جاوی
ـــ کہتی ہین کہ آنحضرت نی بی بی خدیجہ کی وفات کی بعد گیارہ یا بارہ نکاح کئی اور آپ
پندرہ یا تیرہ عورتون سی منسوب ہوئی تہی اس سبب سی بعض مخالف مورخ آپ پر بہت
اعتراض کرتی ہین اور آپکی اس فعل کو شہوت پرستی کیطرف منسوب کرتی ہین ـــ معاذ اللہ مگر علاوہ
اسباب کی کہ اہل عرب اور مشرقی لوگ آنحضرت کیوقت مین ایک سی زیادہ نکاح کیا کرتی تہی
اور اون کا یہہ فعل قبیح نہ خیال کیا جاتا تہا ـــ یہہ بات بہی یاد رکہنی چاہیی کہ
آپ پچیس برس کی عمر سی پچاس برس تک ایک ہی بی بی پر قانع رہی اور جب اونہون نی
تریسٹہ سال کی عمر مین انتقال فرمایا اوسوقت تک اونکی ہان کوئی بچہ نہ پیدا ہوا تہا
اب ہم پوچہتی ہین کہ یہہ بات ممکن ہی کہ ایک شخص شہوت پرست ہو اور ایسی ملک کا باشندہ
ہو جہان ایک سی زیادہ نکاح کرنی جایز ہون اور وہ شخص پچیس برس تک صرف ایک بی بی
پر قانع رہی غالب ہی کہ آنحضرت نی جو اپنی آخر عمر کی تیرہ سال کی عرصہ مین بہت سی نکاح کئی وہ
صرف فرزند کی امید مین کئی ہونگی وہ عہد ایسا تہا جس مین زاہدونکی قافلی کہ بیعت آیا کرتی تہی
اس کا زمانہ ہوتا تہا جیسا کہ یہہ جہینا ستر اسی لوگ باہم جنگ کرتی تہی اور اونسی ملک

کی چو ل طرف سی اس عمومی عبادتخانہ مین آیا کرتی تہی تاکہ اس سالانہ جلسہ مین شامل
ہون آنحضرت نی اس موقع کو بہت غنیمت سمجہا اور وعظ کہنا شروع کیا یہان آپ کے
بہت لوگ معتقد ہو گئی یہہ لوگ یثرب کے رہنی والی تہی جب اہل یثرب اپنی وطن کو گئی
تو اونہون نی اس نئی مذہب کی نہایت تعریف کی اور اپنی دوستون اور اہل شہر کو سمجہایا
کہ تم بہی اسی مذہب مین آجاؤ چونکہ اہل مکہ اور مدینہ مین معاملات تجارت مین رقابت
تہی اور مکہ کی لوگ اس مذہب سی نہایت متنفر تہی لہذا اہل مدینہ نی یہہ مذہب اور بہی
خوشی سی اختیار کر لیا حضرت نی اپنی رسالت کے بارہوین سال اپنی اور شلیم کی شب و کا
حال بیان کیا اور فرمایا کہ یہان سی مین البراق پر سوار ہو کر آسمان پر گیا حضرت
جبرئیل بہی میرے ساتہہ تہی قرآن کی سترہوین سورت مین بہی اسبات کا ایک مبہم اشارہ
ہی آنحضرت نی جو شب معراج کا حال بیان کیا وہ یہہ ہی کہ مین ایک شب کو اپنی بی بی عائشہ
پاس سوتا تہا مینی سنا کہ کوئی شخص دروازہ کی زنجیر ہلا رہا ہی یہہ سنکر مین اوٹہہ کر کہڑا ہوا
اور مینی دیکہا کہ حضرت جبرئیل کہڑی ہوئی ہین اور اونکی پاس البراق کہڑا ہی یہہ ایک
عجیب طرح کا جانور تہا اسکا چہرہ آدمی کا سا تہا کان ہاتہی کی سی ناک اونٹ کیسی جسم
گہوڑی کا سا دم خچر کیسی اور سم بیل کیسی وہ رنگ مین دودہ کی مانند سفید تہا اور
برق کی مانند تیز رو حضرت جبرئیل نی اپنی پرون کا ساتوان جوڑا کہولا اور
اور ہانفرت کیا آنحضرت البراق پر سوار ہوئی اور اونکی ہمراہ ہوئی جب آپ اورشلیم
مین پہنچی تو حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی سی ملاقات ہوئی

پہہ حسین بیوہ اس زمانہ مین چالیس برس کی تہی اسکی دو دفعہ شادی ہو چکی تہی اور
اس نے دو بیٹے اور ایک بیٹی جنی تہی مگر تاہم ایسی ایک حسین آدمی کی خوش وضعی اور
شوخی دیکہکر اوسکا دل نہ رہسکا اور اوسنے حضرت سے نکاح کی درخواست کی —
اس زمانہ مین آنحضرت کا نہایت شباب کا عالم تہا آپکی شکل شاہانہ تہی خال و خد باقاعدہ
اور دلپسند تہی آنکہین سیاہ اور رسیلی تہین بہوین ایک ذرا کجدار تہی دہن خوبصورت
تہا دانت موتی کیطرح چمکتے تہی رخسار سرخ تہی اور اونسے تندرستی عیان تہی آپنے
اپنی قدرتی سیاہ بالون کو اور ریش کو ایک ہلکا سا وسمہ کر رکہا تہا آپکا دل آویز تبسم عمدہ
اور رسیلی آواز اور تکلف سے اعضا کو حرکت دینا آزادی اور صاف دلی سے بات کرنا ہر
ایک آدمی کو جس سے آپ خطاب کرتے متوجہ کرلیتی تہی آپ مین فرشتون کی صفات تہی
آپکی نصیحت جلد موثر ہوتی تہی حافظہ خوب تہا خیال بلند پرواز اور دلیرانہ تہا رای صائب
تہی طبیعت دلیر تہی اور آپکی صاف دلی اور یقین کی بنسبت کسی کی رای کچہہ ہی کیون
نہو آپکا استقلال پیروی مین اوس بڑی مطالب کی جسکی واسطی آپ پیدا ہوئی تہی ہر ایک
آدمی کی تعریف کو زبردستی اپنی طرف راجع کرتا تہا آپکی قدرتی فصاحت بسبب استعمال
عمدہ زبان اور محاسن بلاغت کی فصیح تر معلوم ہوتی تہی — آیندہ ذکر آنحضرت کا جب آپ
سن کہولت ہو گئی تہی گبن صاحب مورخ نے اسطرح لکہا ہے — آنحضرت حسن مین شہرہ آفاق تہے اور یہہ
صرف اون لوگون کو بری معلوم ہوتی ہے جنکو اللہ تعالے کیطرف سے نہین عطا ہوئی پیشتر اسکی کہ آپ کوئی
بات فرماوین آپ تو کسی خاص آدمی یا گروہ کو اپنی طرف متوجہ کرلیا کرتی تہی لوگ آنحضرت کی شاہانہ شکل او

رسیلی آنکھون اور وضعدار تبسم اور بکھری ہوئے موتی ہے اور ایسا چہرہ جو دل کی ہر ایک
جذبہ کی تصویر کھینچ دی اور ایسی حرکت اعضا جو زبان کا کام دی تعریف کیا کرتی تہی
دنیوی رسوم مین آپ کو ادب اور خوش خلقی کا نہایت لحاظ تہا امرا اور حکام کی
جس قدر آپ تعظیم کرتی تہی اوتنی ہی آپ بای تک کی ساتھہ خوش خلقی سی پیش آتی تہی
اور اس سبب سی آپ نہایت معزز اور مکرم تہی آپکی حسن اخلاق نی آپکی پیچیدہ مطالب
کو چہپا لیا تہا اور آپکا خلق جسپر خواص عام اور لوگون کی دوستی کی طرف منسوب ہوتا تہا
آپکا حافظہ بڑا تہا ظرافت عمدہ تہی خیالات بلند تہی رای صایب صاف اور
قطعی تہی آپکی خیالات اور کام دونو دلیرانہ تہی اور اگرچہ آپکی ارادی رفتہ رفتہ کام
یابی سی پورے ہو گئی پہلا خیال جو اون کو اپنی رسالت کا دل مین آیا اوس سی اون کی
دلیری اور بلندی رای ظاہر ہی ــــ عبداللہ کی صاحبزادی نہایت عمدہ
قوم مین بہ سبب الی ہوئی اونہون نے نہایت فصیح عربی کا استعمال کیا اور اون کی
طلاقت لسانی اور بلاغت کو اونکی عقلمندانہ خموشی نی نہایت ترقی دی ــ
وہ علم جس سی عوام الناس علم مراد رکہتی ہین حضرت کو بالکل نہ تہا کیونکہ آپ نے سوا اوس
تعلیم کی جو آپکی قوم مین ہوتی تہی نہ پائی تہی اور حضرت کی قوم کی لوگ اوس تمام
علم ادب سی غفلت کرتی تہی بلکہ شاید حقیر جانتی تہی کیونکہ وہ اپنی زبان کی مقابلہ
مین کسی زبان کی قدر نہ سمجہتی تہی وہ اپنی زبان مین استعمال سی کمال حاصل کرتی تہی
کتابون سی نہ حاصل کرتی تہی اپنی زبان کی ترقی دینی کو وہ اپنی شعرا کی ایسی فقرات

ف
حضرت موسی اور حضرت عیسی ... مثل تجربہ کار آدمی تہی اونہون نی ... [illegible]

حضرت عیسی علیہ السلام مصنفہ ... صفحہ ... باب چہارم ...

حضرت کری تہی اکتفا کرتی تہی جنہین وہ اپنی بکار آمد خیال کرتی تہی اہل عرب با
وصف اسکی کہ اون کو اوستادسے ملتا تہا بڑی اہل ہنر ہو جاتی تہی کیونکہ جہان ہی ایک
قسم کا مدرسہ تہا جو ہمیشہ کہلا رہتا تہا یہان اہل عرب تجربہ کار اور لیاقت والے
آدمیون سی عمل کر کے بہت علم اور عقل حاصل کر لیا کرتی تہی اہل مشرق کی خوش
اخلاقی اور جودت رای ہماری تعلیم سی بالکل مختلف ہے عرب کی مورخین نی آپکے
شادی کا بیان بہت دلچسپ لکہا ہی حضرت کا نکاح بڑی دہوم دہام سی ہوا
تہا دو اونٹ دعوت مین ذبح ہوئی تہی اور حضرت خدیجہ کی غلام دف بجا بجا کر
مہمانون کی سامنی ناچ رہی تہی نکاح کیوقت حضرت کی اٹہائیس برس کے عمر تہی اور
حضرت خدیجہ کی چالیس برس کے مگر وہ بہت صاحب جمال تہین اگرچہ حضرت کی
عمر اور اپکی بی بی کی عمر مین مساوات نہ تہی مگر پہر بہی آپ بڑی اتفاق سے رہی اور کبہی
آپ نی اپنی ملک کی اوس قانون کا فائدہ نہ اوٹہایا جس مین ایک سے زیادہ نکاح
کی اجازت ہی اب اس نبی کی پندرہ برس کی حالات بالکل معلوم نہین ہوسکے
اسیطرح حضرت عیسے کی بہی اوس زمانہ کی حالات معلوم نہین ہین جب آپ جو ترف نجار
کی دوکان مین کام کیا کرتی تہی ہم کہہ سکتی ہین کہ اس مقدس عرصہ مین آپ اپنی عقل کرا
کو ترقی دی رہی تہی اور رفتہ رفتہ اوس پیام کی تیاری کر رہی تہی جو اپکو خدا تعالی کیطرف
سی سپرد ہوا تہا آپ اپنی تہمین الزامات اور بہتانون سی بچانی ہین تلیسہ مصر و
رہتی تہی کہتی ہین کہ ہر ایک سال آنحضرت جبل حرا کی کہو مین جا کر ایک ہفتہ بسر کیا کرتی

تہی یہہ پہاڑ مکہ معظمہ سی دو میل کی فاصلہ پر مغرب کیطرف واقع ہے یہان آپ اکیلے آکے
فرمایا کرتی تہی اور بیٹہکر فکر کیا کرتی تہی کچہہ تو آپکا مزاج پہلی ہی گرم تہا کچہہ اس سخت محنت
کی سبب سے آپکی طبیعت پر ایک طرح کا اثر پیدا ہوگیا آپکو اکثر توہمات اور خیالات پیدا ہونے
لگی — آپکی ایک مورخ کا قول ہی کہ آپ متواتر چہہ مہینہ تک ایسی خواب دیکہا کئی جیسی
آپکو دن بہر خیالات رہتی تہی — اس بات کی اصلی حقیقت معلوم کرنی بہت مشکل ہے
آیا آپکو سخت فکر کرنی کرتی یہہ خیالات بندہنی لگی تہی یا آپ پر مرض کی سبب سے یہہ بیہوشی
طاری ہوتی تہی مگر یہہ بات یقینی ہی کہ وحی نازل ہونیکی وقت آپکا چہرہ بالکل متغیر ہوجاتا تہا اور
آپ بہت متفکر معلوم ہونی لگتی تہی — آپ زمین پر اسطرح گر پڑتی تہی جیسی کوئی جاگا ہوا
یا مخمور گر پڑی اور نہایت سردی مین بہی آپ کی پیشانی پر پسینی کی بڑی بڑی قطرے
آجاتی تہی — بلکہ روایت ہی کہ اگر وحی نازل ہوتی کیوقت آپ اونٹ پر سوار ہوتے
تہی تو اوس اونٹ پر بہی ایک عجیب طرح کی حالت طاری ہوجاتی تہی کبہی پچہلے پیرون کے
بل زمین پر بیٹہہ جایا کرتا تہا اور کبہی اوٹہہ کہڑا ہوتا تہا یا یکایک کہڑا ہوکر اپنی ٹانگین
اودہر اودہر پہینکنی لگتا تہا گویا یہہ چاہتا تہا کہ اون ٹانگون کو توڑ کر پہینک دیوی —
یہہ جو اکثر عیسائیون کا بیان ہی کہ غشی آپ کو مرگی کی سبب سی طاری ہوتی
تہی یہہ عیسائیون کی یونانی فرقہ کی ذلیل جہوٹی حجت بنائی ہی معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ لوگ اس نئی مذہب کی نبی کو بیماری کا داغ لگایا چاہتی ہین ایسی بہتان
سی عیسائیون کو نفرت کرنی ضرور ہی ان بد اندیش متعصبون کو یہہ خیال

کرنا

کرنا ضرور چاہئی تہا کہ اگر آپ کو فی الحقیقت یہہ مرض بہی ہوتا تو اونہین
دینی مسئلہ کی موافق آپ پر رحم لازم تہا نہ خوشی کرنا اور یہہ بات بنانا کہ
یہہ مرض خدا تعالی کی غضب کی علامت ہی —— عیاذاً باللہ —

آپ کو چالیسواں سال تہا رمضان شریف کی مہینہ مین آپ اپنی حجرہ مین
بیٹہی ہوئی شب بیداری کر رہی تہی آپ نی سنا کہ کوئی میرا نام پکارتا ہی پہر سنکر
سر مبارک باہر نکالا اوس وقت آپ پر اسقدر نور اور روشنی کا غلبہ ہوا کہ
آپ بیہوش ہوگئی جب آپکو پہر ہوش آیا آپ کی پاس ایک فرشتہ آدمی کی
شکل بنکر آیا اور اوس نی آپ کی سامنی ایک ریشمی کپڑا جو تمام لکہا ہوا تہا
پیش کیا اور کہا پڑہو آپ نی فرمایا کہ مجہی پڑہنا نہین آتا پہر فرشتہ نی کہا کہ بسم اللہ
کرکی پڑہو اور اوسی اللہ کا نام لیکی پڑہو جس نی آدمی کو ایک قطرہ خون
سی بنایا اور اوسی اللہ کا نام لیکر پڑہو جس نی انسان کو قلم کا استعمال سکہایا
اور جو اوس نی کہی روح مین علم کا نور ڈال سکتا ہی آپکا دل اوسی لحظہ روشن
ہوگیا اور وہ نوشتہ آپ سانی پڑہ لیا پہر آپ کو بہت گہبراہٹ ہونی لگی اور
آپ جنگل کو دوڑ کر تشریف لیگئی یہان آپ کو در و دیوار سی یہہ آواز
آنی لگی کہ اے محمد تو خدا تعالی کا نبی ہی اور مین جبرئیل فرشتہ ہون ——
اگر ہم یہہ خیال کرین کہ یہہ بات اکثر ہوتی ہی کہ جب آدمی تنہائی مین بیٹہا
ہو تو وہ ایسی اشکال وہمی کو صور حقیقی سمجہ لیتا ہی اور علاوہ اس کی

۲۰ بارہوین صفحہ کا حاشیہ دیکھو ۔ مؤلف

بڑی بڑی عقلمند مرد اور عورتون کو ایسی وہم اکثر پیدا ہوی ہین مثلاً حیصرم
کی ہمزادکی حکایت اور اوسکا بردلتس کی خیمہ مین آنا اور ایک مہیب شکل کا
کرومول کی پاس آنا اور اوسکی شان اور شوکت کی پیشین گوئی کرنا اور زمانہ حال مین
مول توش اور میڈم ڈی گاین اور سوئیڈن برگ اور میڈم کروڈنر وغیرہ کے
حکایات جب ہم ان حکایات کو خیال کرین تو یقین ہوجاتا ہی کہ آنحضرت نی ہرگز فریب
نہین کیا اور اون کو دلی یقین ہوگیا تہا کہ مجکو حضرت جبرئیل خدا تعالی کیطرفسی رسالت
کا حکم دی گئی اور مین نبی برحق ہون چوبیسوین رمضان المبارک کو آنحضرت اپنی
بی بی پاس آئی اور حضرت کی چہرہ سی غم کی علامات ظاہر تہین آپ نی اونکو پکارا
اور کہا کہ مجہی کوئی چیز باندہنی کو دو اور مجہپر ٹھنڈا پانی ڈالو میرا دل بہت گہبراتا ہے
جب آپکو ذرا افاقہ ہوا تب آپنی اپنی رسالت کا راز اپنی زوجہ پر افشا کیا حضرت
خدیجہ نی اوسی فی الفور تسلیم کرلیا اسبات کا کچہ عجب نہین ہی کہ حضرت خدیجہ کو اس
امر مین کچہ شبہہ نہوا کیونکہ حضرت تمام عمر آپ پر بہت مہربان ہی اور ایسی بی بی کی
ساتہہ بڑی وفاداری سی بسر کی جنہون نی آپکو اپنی عشق کی سبب سی غریبی سے امیر بنادیا
آپنی جبتک حضرت خدیجہ زندہ رہین اوس قانون کا فایدہ نہ اوٹہایا جسمین ایک سی زیادہ
نکاح جایز تہی آپ ہمیشہ بڑی وفاداری سی اپنی بی بی کی ساتہہ بسر کیا کئی اسصورت مین
وہ کبہی نا آپکے بات کو یقین بکرتین لہذا اونہون نی آپ کی اس وہم کو واقعی خیال کرلیا
اور تصدیق کرلیا کہ آپ خدا کیطرفسی نبی ہوگئی ہین حضرت خدیجہ کی بعد زید آپکا عربی غلام

ایمان لایا اور آپ نے اوس کو آزاد کر دیا پھر آپ کی چچا زاد بھائی علی ابن ابی طالب ایمان
لائے پھر آپ نے ابوبکر کو دعوت اسلام کی اور کامیاب ہوئے ابوبکر قریش خاندان مین
بڑے امیر اور ذی وجاہت تھے اسوقت مکہ کی بڑی بڑی امیر لوگ بعض ابوبکر کو
دیکھکر اور بعض صرف اونکی نصیحت سنکے اس نئے مذہب مین داخل ہو گئے —— یہہ بات
صاف باطنی پر خوب دال ہی کہ سب سے پہلی جو لوگ ایمان لائے وہ آپ کی دوست اور
اہل خاندان تھے جو آپکے عادات سے خوب واقف تھے اگر معاذ اللہ —— آپ فریبی
ہوتے تو یہہ لوگ آپ پر ہرگز ایمان نہ لاتے اور انپر بھی یہہ فریب ضرور ظاہر ہوتا مگر تھوڑے
دنونکے بعد آپکی اس کامیابی مین ایک رخنہ پڑ گیا آپ نے ایکدن اپنی قوم کی بڑی بڑی
معزز لوگون کو جمع کیا اور جو ہین اونکے سامنے اپنی رسالت کی مضمون کا بیان شروع
کیا یہہ لوگ تمام بے پروائی سے سننے لگے اور اونکے دلونمین شک پیدا ہو گیا جب آپنے خدا کے
وحدانیت اور اپنی رسالت کی مسئلون پر بھی قناعت کی اور اپنی سامعین سے فرمایا
کہ میرا یہہ ارادہ ہے کہ بتونکو غارت کردون اور اپنی اہل ملک کو پھر مذہب ابراہیم کی تلقین کرون
تو وہ تمام لوگ نہایت خفا ہوئے اور اونہون نے ارادہ کیا کہ آپ کو بجبر خاموش کر دین
جسقدر آپکی اہل قوم آپکی مخالفت مین سرگرم تھے اوسقدر اور لوگ نہ تھے —— ابوطالب
اگرچہ اسلام نہ لائے مگر پھر بھی اپنی بھتیجی کی حفاظت کیا کئے —— اب چند سال آپکی بہت تکلیف
مصیبت سے بسر ہوئے لوگ آپکی ساتھ طعن اور تشنیع سے پیش آتے تھے اور بہت سختی بھی
یہانتک کہ جو آپکی چند معتقد تھے وہ بھی اسی حالت مین گرفتار تھے —— ایک دفعہ

آپ کی دشمنون نی کہا کہ آپ اپنی ارادہ سی باز آئی اور یہہ دولت اور حکومت
لیجئی مگر آپ نی قرآن شریف کی اکتالیسوین سورت اونکی جواب مین پڑہی اس سورت
مین سی یہہ چند آیتین منتخب کیجاتی ہین —— یہہ سورت اللہ تعالی رحمن اور رحیم
کیطرف سی الہام ہی مین تمہاری مانند آدمی ہون مجہی یہہ خدا تعالی کیطرف سی الہام
ہوا ہی کہ تمہارا خدا واحد ہی تم براہ راست اوس کی طرف رجوع کرو اور اوس سے
مغفرت مانگو ایسی لوگون پر لعنت ہی جو اللہ تعالی کو دیوتاؤن کی ساتہہ شامل
کرتی ہین اور زکوۃ نہین ادا کرتی اور آخرت کا نہین یقین کرتی مگر وہ لوگ جو یقین
کرتی ہین اور راہ راست پر چلتی ہین یقینی جزای بی زوال پائینگی کیا تم حقیقت
مین اوس خدا کو نہین مانتی جس نی دو دن مین زمین پیدا کی اور تم اوسکی شریک
مقرر کرتی ہو دنیا کا مالک وہی ہی اوس نی اس پر پہاڑ قایم کئی ہین جو سر بلند ہین
اوس نی دنیا کو برکت دی ہی اور چار دن کی عرصہ مین تمام دنیا مین رزق تقسیم
کیا ہی تا کہ سب لوگ اوس سی دعا کرین بعد اسکی اوس نی آسمان پیدا کئی جو ایک
صرف دہوان تہی پہر اوس نی آسمانون اور زمین کیطرف یہہ خطاب کیا ——
حاضر ہو خواہ تمہاری مرضی ہو یا نہو —— ان دونون نی جواب دیا ہم حاضر ہین اور
فرمانبردار ہین —— اگر تجہی شیطان بہکائی تو تو خدا سی پناہ مانگ کیونکہ خدا اپنی لیے
سمیع اور علیم ہی —— قریب کہین سی کیون نہ آئی اپنی قریب نہ آئیگا یہہ ——
قرآن شریف —— پیغام ہی جو اللہ تعالی کی پیغمبر اور ایشیائی کیطرف سی نازل ہوا ——

اون ہی آپ نے اے بہائیو خطاب کرکی ملاقات کی اور اون کی ساتہہ نماز پڑہی نماز کی
بعد آپ اور شیامیہ حضرت جبرئیل کی ساتہہ روانہ ہوئی یہان حضرت نے نور کا
ایک زینہ دیکہا جو آپکی واسطی تیار تہا اس زینہ پر آپ مع ان سب نبیونکی چڑہ گئی اور
البراق کو ایک سونی کی قلابہ سی باندہ گئی یہہ قلابہ ایک تہیلہ مین لٹکا ہوا تہا اور البراق
کو آپ نے اس تاکید سی یہان باندہا تہا کہ یہہ ہماری واپس آنی تک ہمارا انتظار رہی جب
آپ آسمان پر پہنچی تو حضرت جبرئیل نے آنحضرت کو ساتون آسمانون کا ملاحظہ کروایا
ور جل شانہ نے بہی (بلا تشبیہ) دنیی کو اسطرح آسمانون کا مشاہدہ کروایا تہا جب
آپ پہلی آسمان پر تشریف لیگئی آپ نے فرشتون کا ایک گروہ دیکہا کہ طرح طرح کی
شکلین رکہتی تہی بعضون کی شکل آدمیون کیسی تہی بعض پرندون کیسی شکل تہی اور بعض
چرند کی شکل رکہتی تہی وعلی ہذا القیاس پرندون مین آپنی ایک مرغ دیکہا کہ وہ
نہایت بلند قامت تہا اور اوس کی پر برف کی مانند سفید تہی تمام فرشتی
[illegible] مین پرستش مین جمع تہی تاکہ خدا تعالی سی وہان کی مخلوق کی
سفارش کرین آخر کار یہہ سب نبی وہان پہنچی جہان سدرہ ہی اور جنت
کی باغ کی حد ہی اس درخت کی پہل ایسی بڑی تہی کہ اون مین سی ایک
پہل عرصہ دراز تک تمام مخلوقات کی خوراک کو کافی ہوتا یہان انہون
نی ایک حد دیکہی جس پر سی اب تک انسان کا گذر نہوا تہا اور جو سماتون
کو خدا تعالی کی تخت سی جدا کرتی ہی سدرہ کی

پاس آیا ایک اور فرشتہ آپکا انتظار کر رہا تھا یہہ آنحضرت کو لامکان مین لیگیا اور کرورون
فرشتے دکھائی جو اللہ تعالی کے تعریف مین مصروف تھی اسکی بعد آپ خدا تعالی کی سامنی حاضر ہوی
اور اجازت ہوئی کہ تو ہماری تخت سی دو کمانون کے فاصلہ پر آ آپنے اوس تخت پر نورسی کلمہ لکھا ہوا
دیکھا کہ اوس کا ترجمہ یہہ ہی سوای خدا کی کوئی معبود نہین اور محمد اوسکا نبی ہی وہ کلمات جو
خدا تعالی کی آپسے کہی معلوم نہین ہو سکی جو کچھ ہمکو معلوم ہوا وہ یہہ ہی کہ خدا تعالی نے
حکم کیا کہ مسلمان دن بہر مین پچاس دفعہ نماز پڑہا کرین مگر آنحضرت نے حضرت موسی کی صلاح سے
یہہ التجا کی کہ اے الہ العالمین تو نماز کی تعداد پانچ مقرر کر یہہ درخواست منظور ہوگئی ــــ بعد
ازان آپ حضرت جبرئیل کو ہمراہ لیکر مکہ کیطرف راجع ہوی ــــ جب آورشلیم مین پہونچی
براق پر پہر سوار ہوئی اور اپنی گہر واپس آئی ــــ بعض مفسرین کا قول ہی کہ اس عجیب سفر
مین اسقدر کم عرصہ صرف ہوا تہا کہ جب آنحضرت بستر پر سی حضرت جبرئیل کی آواز سنکر
اوٹھے اتفاقاً اپکی ٹہوکر سی ایک پانیکی ٹہلیا گہڑونچی پر سی گر پڑی مگر جب آپ واپس آئی تو
وہ ٹہلیا زمین پر گرنی نہ پائی تہی آپنے اوسی راستہ مین تہام لیا اور پہر اوسکی جگہہ پر رکہدیا
مگر پانی کا ایکقطرہ بہی زمین پر نگرا ــــ معراج کا بیان ایسا ہی کہ ہر ایک راوی بڑی مبالغہ سی بیان
کرتا ہی ــــ لوگونے معراج کی بیانمین تعصب مذہبی کی باعث سی اپنی اپنی خیالات
کی باگین ڈہیلی چہوڑدی ہین سفر آورشلیم اور صعود آسمانی دونو مبسوط بیان کئی ہین جیسی کو
داستان گہتا ہی اور اوسمین خوب شاعری کی ہی ــــ معراج کی مضمون پر آنحضرت
کی معتقدین مین بہت اختلاف ہی بعض کا قول ہی کہ معراج صرف ایک خواب تہا

بعض کہتی ہین کہ اوریشلیم تک تو آپکا جسم بہی گیا تہا مگر آسمان پر صرف روح ہی گئی بعض
کہتی ہین کہ صعود آسمانی اور سفر اوریشلیم دونون آپنی مع جسم فرمائی یہہ نہین کہ صرف
روح ہی گئی ہو اخیر کی قول پر اکثر کو اتفاق ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نے بہی اوسکی درست
ہونیکا انکار نہین کیا ـــ جس سال کہ معراج ہوئی اوسی سال مسلمان سن مقبول کہتی ہین اوس
سال یثرب کی بارہ آدمی مکہ مین آئی اور عقبہ مین یہہ قسم کہائی کہ ہم آنحضرت کی فرمان بردار رہینگے
اور انحراف نکرینگی عقبہ ایک پہاڑ کا نام ہی جو مکہ کی شمال مین واقع ہی اس قسم کو بیعت النسا
یعنی عورتونکی قسم کہتی ہین اسکو عورتون کی قسم اسلئی بہی کہتی ہین کہ اس مین کوئی عورت شامل
تہی بلکہ اسلئی کہتی ہین کہ بعد ازان یہہ قسم عورتون سی لیجاتی تہی اور اس قسم مین شرائط یہہ
تہین کہ ہم چوری اور زنا سی احتراز کرینگی اور اپنی بچون کی قتل سی باز آئینگی بت پرست عربونکا
قاعدہ تہا کہ جب وہ کثیر العیال ہو جاتی تہین تو اپنی بچونکو اس نظر سی قتل کر ڈالتی تہین کہ ہم
اونکی کفالت کی متحمل نہو سکینگے اور لوگون پر بہتان نلگائینگی اور نبی کی اون تمام احکام کی
فرمان برداری کرینگی جو عقل کیخلاف نہون جبکہ مکہ مین آنحضرت کی معراج کی بابت بہت تکرار
ہو رہی تہی یثرب کی لوگ آپکی نہایت مداح تہی اور عقل کی آپکی پاس آئے انہین سے آپنی بارہ آدمیونکو
تہوڑی عرصہ تک اپنی پاس رکہا اور اونہین یہہ نیا مذہب تلقین کیا بعد اسکی اونہین یثرب کو
واپس بہیجا کہ وہان جاکر اسلام پہیلاوین اونہون نے اس مذہب کو نہایت جمعیت دلی سے
پہیلایا اور تہوڑی عرصہ مین اکثر اہل یثرب کو مسلمان کر لیا جب انکو یہہ حال معلوم ہوا تو آنحضرت کی [illegible]
جانیکا قصد کیا اس زمانہ مین ابو سفیان جو آنحضرت کا سخت دشمن تہا ابو طالب کے بجای مکہ کا حاکم ہوگیا

اور اکثر اہل قریش نی بہی یہہ ارادہ کرلیا کہ آنحضرت کو قتل کرواڈالین کیونکہ وہ
دیکہتی تہی کہ آنحضرت کی وجاہت و اقتدار روز بروز ترقی پر ہی آپ نی ان دونو
دشمنون سی بچنی لگی واسطی وہان جانیکا قصد کیا تہا — جب یہہ راز آنحضرت کا
افشا ہوا کہ قریش لوگ مجہی قتل کرنا چاہتی ہین آپ اور آپ کی دوست ابوبکر رات
کو چپکی نکلکر بہاگی اور حضرت علی سی کہگئی کہ تم میری بستر پہ میرا بستر اوڑہکر
لیٹ جانا قاتلون نی پہلی آپ کی گہر کا محاصرہ کیا اور بعد ازان دروازہ توڑکر گہر
مین گہس آئی مگر بجای آنحضرت کی حضرت علی کو پایا جو صبر و شکر سی اوس موت کی منتظر
تہی جو آپ کی ہادی کیواسطی تجویز ہوئی تہی آپکی اس وفاداریکو دیکہکر اون خونیون کو
بہی رحم آیا اور وہ حضرت کو صحیح اور سالم چہوڑ گئی کسی طرح کی آپکو تکلیف نہین دی
اس عرصہ مین آنحضرت اور آپکی دوست مکہ سی تہوڑے دور جبل ثور کی ایک گہائی مین جا
چہپی — اس غار مین آپ اور ابوبکر تین روز رہی اور ابوبکر کی بیٹیا و بیٹی آپ کیو اسطی
کہانا پانی لاتی رہی اور خبر بہی دیتی رہی جب آپ یہان مخفی تہی حضرت ابوبکر اپکو اس
مصیبت کیحالتمین دیکہکر بہت دل شکستہ ہوگئی اور کہنی لگی دیکہئی ہم یہان سی کیونکر
نجات پائینگی ہم صرف دو ہی آدمی ہین آنحضرت نی فرمایا یہہ بات غلط ہی تیسرا ہماری
ساتہہ ہی وہ خدا تعالی ہی اور وہ ہمین محفوظ رکہیگا — جب قاتل آپ کی تلاش کرتی
کرتی غار پر پہنچی تو دیکہتی کیا ہین کہ اوس کی منہہ پر ایک کبوتر کا گہونسلا ہی اور اوسپر مکڑی
نی جالا بنایا ہی — یہہ دونون باتین معجزہ سی وقوع مین آئین تہین اسی او نہون نے یہہ

اوس پہاڑ کا نام جبل ثور ... غار ... [illegible] ۱۲

کہ اللہ بڑا ہی اور اوسکی سوا کوئی معبود نہین اور محمد اوسکی بھیجے ہین آؤ نماز پڑہو خدا ایک ہی بڑا ہے
اور وہ واحد ہی آپ مین چار صفتین مجتمع تہین آپ بادشاہ اور سپہ سالار اور قاضی اور واعظ تہی سبکو
اس امر پر اتفاق تہا کہ آپ پر خدا کیطرف سی وحی نازل ہوتی ہی اور جیسی آپکی معتقدین کو آپ سی ارادت
اور محبت تہی ایسی کبہی کسی اور نبی کی امتون کو اوس سے نہین ہوئی لوگ آپکی اسقدر عظمت کرتی
تہی کہ اگر کوئی چیز آپکی بدن مبارک سی مس ہوجاتی تو اوسکو متبرک خیال کرتی اگرچہ آپکو شہنشاہ
ہونیسی بہی زیادہ عزت اور اختیار تہا مگر آپ نہایت سیدہی سادی وضع سی بسر کرتی تہی چنانچہ حضرت
عایشہ کا قول ہی کہ آپ اپنی حجرہ مین اپنی ہاتہہ سی جہاڑو دیلیا کرتی تہی اپنی آگ آپ روشن کرتی تہی
اور اپنی کپڑونکو اپنی ہاتہہ سی پیوند کرلیا کرتی تہی آپ کہجورین اور جو کی روٹی و دودہ و شہد کی
ساتہہ کہایا کرتی تہی اور یہہ چیزین آپکو اپنی معتقدین سی کام پہنچتی تہین اگرچہ آپ معاملات دینیہ
مین اسقدر مشغول اور ساعی تہی مگر معاملات دنیوی کیطرف بہی اتنی کم توجہ نفرماتی تہی آپکو
خبر آئی کہ شام سی ایک بڑا مالدار قافلہ چلا آتا ہی اور اوسمین ایک ہزار اونٹ ہین اور ابوسفیان
اوسکا حاکم ہی اہل مکہ نی نوسی پچاس بڑی تجربہ کار سپاہی اونکی محافظت کیواسطہ بہیجی ہین اور اگرچہ آپ
اسوقت صرف تین سو تیرہ سپاہی اور دو گہوڑی بہم پہنچا سکی مگر پہر بہی آپنی ارادہ کیا کہ اس قافلہ
پر حملہ آور ہون بحر قلزم کیقریب چاہ بدر کی برابر آپنی اپنی فوج کا قیام کیا ابہی آپنی اپنی سپاہ
کی صف بندی وغیرہ سی فرصت نپائی تہی کہ اہل مکہ کی لشکر دور سی نظر پڑی مگر چونکہ زمین ناہموار تہی
اونکی ٹہیک جمعیت نظر نہ آئی ورنہ معلوم ہوتا کہ وہ بہی تعداد مین کچہ بہت زیادہ نہین آپکو خوب یقین تہا
کہ اسلام کی کامیاب ہونیکا مدار صرف اس لڑائی کی نتیجہ پر منحصر ہی آپنی اپنی دونون ہاتہہ

اٹہان

آسمان صحیفہ اوٹھائی اور یہہ دعا کی — ای خدا مین ملتجی ہون کہ تو اپنا فتح اور مددکا
اقرار فراموش نکیجو اسلیے کہ اگر یہہ چہوٹا سا گروہ شکست پائیگا تو بت پرستی پہیل جائیگی اور
تیری صادق عبادت پردۂ زمین سی بالکل اوٹھہ جائیگی اس عرصہ مین لڑائی شروع ہوگئی آنحضرت
کی آنکہین سرخ ہوگئین آپنے آواز بلند فرمایا کہ جنت کی دروازہ وا ہین جو لوگ شہید ہونگی
وہ سیدہی وہان داخل ہونگی پہر آواز بلند فرمایا کہ فرشتی ہماری طرف ہین مجہی معلوم ہوتا ہے
کہ وہ ہماری طرف چلی آتی ہین دیکہو جبریل اپنی گہوڑی حیزوم کو آواز دی رہی ہین کہ آگی بڑہ اور
اللہ کی تلوار قتل کر رہی ہی بعد ازان آپنے جہپٹ کر ایک مٹہی خاک اوٹہالی اور اہل مکہ کیطرف
پہینک کر یہہ فرمایا کہ خدا کری انکا رو سیاہ ہو اہل مکہ مدینہ والون سی مقابلہ نکر سکی اور آنحضرت
فتح پاکر مدینہ واپس آئی آپنی یہان آکر تمام مال غنیمت اہل اسلام مین برابر برابر تقسیم کر دیا
— جنگ بدر کا قرآن شریف مین اکثر جگہہ مذکور ہی اور آپکو جو زیادہ استعداد فتحمندی
حاصل ہوئین اوسکی بواسطہ گویا یہہ محاربہ ایک فال نیک تہا دوسری برس یعنی سن ۳ ہجری
عیسوی مین ابوسفیان اور اہل قریش نی تین ہزار آدمی جمع کئی اور ابوسفیان اونکا حاکم تہا
یہہ فوج مدینہ سی چہہ میل کی فاصلہ پر آکی ٹہری آنحضرت نو سو پچاس آدمی اپنی ہمراہ لیکر تشریف
لیگئی اور جبل احد پر لڑائی ہوئی — قریش لوگ صف جنگ کو ہلال کی صورت بنا کر
آگی بڑہی میمنہ کی سوارون کا حاکم خالد بن ولید تہا یہہ شخص سپاہ عرب مین سب سی زیادہ تندرو
اور دلیر تہا اور آنحضرت نی بہی اپنی فوج کا انتظام بڑی خوبی سی کیا تہا آپکی سوار اول کامیاب
ہوئی اور سپاہ مخالف کی قلب مین جا گہسی مگر اونکی لوٹ کی شوق نی اونہین پریشان کر دیا

اور خالد نی فوراً اونکی پہلو اور پشت پر آنکی حملہ کیا آنحضرت کی چہرۂ مبارک پر پتہر کا زخم آیا اور دو دانت پتہر کی صدمہ سی شہید ہوئی خالد نہ آواز بلند پکارا جو نبی تہی قتل ہوا آنکی معتقدین اکثر خایف ہوکر بہاگنی لگی اور بہہ تحقیق کیا کہ یہہ خبر صحیح ہی یا غلط مگر آنکی وہ چند معتقدین جنہین ایسی کمال عقیدت تہی آنکی گرد جمع ہوگئی اور آپ کو ایسا محفوظ جگہہ لیگئی — اوس شجاعت کی جلدوین جو حضرت علی نی اس سخت مصیبت کی وقت مین ظاہر کی تہی آپنی اپنی چہیتی بیٹی فاطمہ کا اونسی نکاح کردیا — حضرت فاطمہ ام حسین اور صاحب عصمت تہین کہ اہل عرب اون کو ان چار پاکدامن عورتون مین شمار کرتی ہین — یعنی زوجہ فرعون — حضرت مریم علیہا السلام — حضرت خدیجۃ الکبری — حضرت فاطمہ زہرا — اس شادی کی ایک برس بعد آنحضرت نی رمضان مین روزہ رکہنی کا حکم دیا — اس زمانہ مین اکثر عرب کی قومون نی یہہ بہانہ کیا کہ ہم مسلمان ہوگئی ہین اور آنحضرت سی درخواست کی آپ اپنی دو صحابی ہماری پاس بہیجئی تاکہ وہ ہمین آپکی مذہب کی تلقین کرین مگر جب وہ لوگ وہان پہنچی اونہون نے اونہین فوراً دغا ور بی رحمی سی قتل کر ڈالا یہودیون نی بہی اس نئی مذہب سی ہر طرح کی پرخاش شروع کی لوگ جا بجا قتل کے مشورہ کرنی لگی مگر چونکہ آپ بہت بیدار مغز اور حلیم الطبع تہی لہذا اون لوگون کی کوئی تدبیرین نہ چلی آپ اس زمانہ مین ایسی فی وجاہت تہی کہ آنکی حکم سی شراب خواری بالکل موقوف ہوگئی اور تمام صحابہ اہل اسلام عرق انگور سی نفرت کرنی لگی — یہہ تہذیب اخلاق حفاظت اسلام کیلئے ضرور تہے کیون کہ اسلام اس زمانہ مین

دشمنون سی گہرا ہوا تہا — قریش لوگ اب یہودیون سی مل گئی اور مختلف عربی قومین اپنی اپنی جنگلون سی یہان آئین اور باہم عہد و پیمان کرکی مدینہ پر چڑہائی کی — اسلام کا یہان سوائی ان تین چیزون کی کوئی مددگار نہتہا اول ایک آدمی جو رائی صائب رکہتا تہا دوسری حرارت اسلامی تیسری ثابت قدمی اور رسوخ اعتقاد — محاصرین کی تمام کوششین عبث ہوگئین ہر ایک حملہ مین آنحضرت فتحیاب ہوئی — آخرکار مخالفین محاصرہ سی باز آئی اور آنحضرت نی اون کا تعاقب کیا اور قوم قراط کو اول ہی لڑائی مین پسپا کردیا — اس مقام پر آنحضرت کی اوس الزام کا لکہنا اور ابطال ضرور ہی جو مخالفین تعصب مذہب کی باعث آپ پر لگاتی ہین وہ الزام یہہ ہی کہ حضرت نی اپنی پسر متبنی کی زوجہ مطلقہ کی ساتہہ ناجایز نکاح کیا حقیقت حال یہہ ہی کہ اسلام کی رواج سی پہلی اہل عرب کی رسم یہہ تہی کہ اگر کوئی آدمی اتفاقاً اپنی جورو کو مان کہہ اوٹہتا تو وہ اوس وقت سی پہر اوس کی ساتہہ مقاربت نکرتا — یا اگر کوئی آدمی اتفاقاً کسی لڑکی کو بیٹا کہہ اوٹہتا تو وہ لڑکا اوس کی صلبی لڑکی کی حکم مین ہوجاتا مگر چونکہ ان دونون رسمون کو قران شریف نی منسوخ کردیا تہا لہذا اگر کوئی آدمی اپنی جورو کو مان کہہ اوٹہتا یا اپنی پسر خواندہ کی زوجہ مطلقہ سی نکاح کرلیتا تو کچہہ مضایقہ نتہا آنحضرت مسماۃ زینب سی زمانہ دوشیزگی مین بہت محبت رکہتی تہی اور زید پر بہی ایسی ہی مہربان تہی لہذا اپنی تجویز فرمایا کہ ان دونون کی شادی ہوجائی چونکہ انکی بعد اونہین موافقت نہوئی زید نی طلاق دینی کا ارادہ کیا حضرت نی بہت سمجہایا مگر اوس نی

[1] [illegible]

[2] دفع الزام نکاح زینب ۱۲ مترجم

نانا آپ نے اسوقت دیکہا کہ یہہ الزام مجہپر ہوگا کہ بیٹی سے شادی کر دی تو ز آنکو زینب
کی گریہ و زاری او مصیبت پر بہی رحم آیا جو کہ اور کچہہ عوض انکی قبضہ مین نہ تہا اپنی زینب کے
طلاق کی بعد خود شادی کر لی ـــــ ہر چند آپنے اس خیال سے کہ مبادا وہ لوگ جو
رسم مذکورہ بالا پر ابتک چلتی ہین الزام لگائین اس امر مین بہت پس و پیش کیا
مگر آخر کار رحم اور خیال عوض نے غلبہ کر کی لوگون کی اعتراضات سی غافل کر دیا اور آپنی
زینب سی نکاح کر لیا جب آپ ایک لڑائی فتح پا کر واپس آئے تو لوگون نی حضرت
عائشہ پر جو آپکی نہایت عزیز زوجہ تہین زنا کا الزام لگایا اور کہا کہ آپ سوا اپنی افسر کے
کیطرف نظر رکہتی ہین مگر جو کہ حضرت عایشہ نی صاف صاف حال بیدہڑک بیان
کر دیا اور زنا نہ کی آپ کو اونکی بیگناہی کا یقین ہو گیا اور آپنے ہر ایک ملزم کو اسی
اسی کوڑی لگوائی ـــــ جو کہ آنحضرت نی اون یہودیون پر جو مدینہ کی جوار مین رہتی
تہی حملے اور سختی کی اون لوگون نی اہل مکہ سی مدد طلب کے اہل مکہ نی انکی پاس ایک بڑی
بہادر فوج بہیجی اور اونہون نے مدینہ پر چڑہائی کی آنحضرت کو شکست جنگ کوہ احد نی
تجربہ کار کر دیا تہا آپنی ایک فارس کی مسلمان کی نصیحت سے شہر کی گرد خندق کہودنیکا
حکم دیا اور دشمن کو قریب و جوار کی گانو لوٹ نی دی اس لوٹ کی بعد انہون نے شہر کا
محاصرہ کیا لیکر ہر حملہ مین شکست پائی اور آپس مین بہی نا اتفاقی پیدا ہو گئی لہذا مخالفین نے
محاصرہ چہوڑ دیا اور گہر کی راہ لی ـــــ یہہ لڑائی سن چہہ سو چبیس اور چبیس عیسوی
مطابق سن چار ہجری مین واقع ہوئی ـــــ اس لڑائیکو خندق کی لڑائی کہتی ہین بعد

اسکی انحضرت نی حملہ آوری شروع کی اورناکون اور القواب کی قلعون کو فتح کیا اسکی بعد قلعہ خیبر پر سخت لڑائی واقع ہوئی اور اوس کو فتح کیا — جب آپ اس قلعہ مین داخل ہوئی تو آپکو معلوم نہ تہا کہ مجہپر یہہ مصیبت آنیگی وہ مصیبت یہہ ہے یہان ایک جوان یہودی عورت نی جس کا باپ اور بہائی اور خاوند اور اور رشتہ دار لڑائیون مین ماری گئی تہی بخیال انتقام یہہ ارادہ کیا کہ انحضرت کو جو میری قوم اور خاندان کی دشمن ہین قتل کرڈالون لہذا اوس نی ایک بکریکا بچہ پکایا اور اوس مین زہر ہلاہل ملادیا اور خوشامد کرکی انحضرت کی سامنی شام کیوقت لاکر رکھدیا آپ نی ابہی ایک ہی نوالہ نوش فرمایا تہا کہ باواز بلند کہا ٹہر تو بہی تونی اسمین زہر ملایا ہی آپکی قوم مین بشر نامی ایک سردار تہا اسنی انحضرت سی زیادہ لقمی کہائی تہی یہہ اوسی وقت نیلا ہوگیا اور اوسکی دست و پا بی حس و حرکت ہوگئی اور مرگیا انحضرتکو بہی اور اون تمام لوگون کو جنہون نے یہہ بکریکا بچہ کہایا تہا سخت تکلیف شروع ہوئی آپنی اپنی اور ان لوگون کی گردن پر پچہنی لگوائی انحضرت نی اوس یہودی عورت کو بلوایا اور پوچہا کہ تونی یہہ کیا حرکت کی اوسنی دلیری سی کہا ای محمد تونی میری باپ اور بہائی اور خاوند کو قتل کیا اس واسطی مینی اپنی دلمین کہا اگر آپ نبی برحق ہین تو آپکو معلوم ہوجاویگا کہ اس بکریکی بچہ مین زہر ملا ہوا ہے اور اگر آپ خالی دعوی ہی کرتی ہین تو آپکی ہاتہہ سی نجات حاصل ہوگی اور یہودیون کی بہتری ہوگی آپنی اوسکو اوسیوقت مروا ڈالا بعد ازان بہت دن تک بیمار رہی اور چونکہ آپکو بہی اس زہر سی شفائی کلی حاصل نہین ہوئی اسلئی اسکا کچہہ تعجب نہین ہی کہ آپنی یہودیون پر

اسکی عوض مین ایسی سخت گیری کی کہ بہت سی یہودیونکی بستیان ماری ڈر کی بغیر عہد و
پیمان تابعدار ہوگئین اور اس سبب سی آنحضرت کی اقتدار اور اختیار مین اور بہی ترقی ہوئی
تمام اطراف اور جوانب سی لوگون نی درخواست کی کہ ہم مسلمان ہوتی ہین اور یہہ قرآن شریف
کی پڑہنی کا اثر تہا ہر مسلمان صالح کی یہہ آرزو تہی کہ اوس کعبہ کی زیارت کرین جسکی طرف
ہم نماز پڑہتی وقت منہہ کرکی بعظمت و بزرگی یاد الہی مین مشغول ہوتی ہین اس آرزو
کو آنحضرت نی اور بہی اشتعال دی آپکی دل مین مدت سی یہہ آرزو تہی کہ مین مکہ کو فتح
کرون اور وہان کی اہل شہر کو مسلمان کرون اور اوس شہر مین بادشاہ بنکر جاؤن
جہان کی لوگ مجہپر طعن اور تشنیع کرتی تہی اور میری ایذا رسانی کی درپی تہی اسواسطی آپنی
تمام اہل شہر کو جمع کیا اور آپ انکی سردار بنکر زیارت کعبہ کو روانہ ہوئی اگرچہ آپ سی
لوگ ہر ہر قدم پر لڑی تاہم آپ اور آپکی معتقدین مظفر و منصور ہوکر شہر کی پاس پہنچی
علاوہ اسکی شہر مین بہت لوگ اسلام کی طرفدار تہی اور آپکی نام کی دہشت اور اخبار
مخبرات نی قریش کو ترغیب دلائی کہ وہ مہلت کی درخواست کرین مسلمانون اور قریش
مین یہہ شرطین قرار پائین ۱ تین برس تک ہم باہم جنگ نکرینگی ۲ تمام اقوام
عرب مختار ہین کہ چاہین آنحضرت کی طرف ہون اور چاہین اہل مکہ کی ۳ آنحضرت
اور آپکی معتقدین کو چاہئی کہ اس سال کی اندر الٹی چلی جائین ۴ محمدیون کو اختیار ہی
کہ وہ اسی سال مین مقامات متبرکہ موسومہ بالبیت اللہ کی زیارت کرین ۵ مسلمان
جب مکہ مین آئین صرف میان کی ہوئی تلوارین لائین اور کسی قسم کی ہتیار نہ لاوین ۶

وہ وہان تین روز ٹہیرین اور کسی باشندہ شہر کو بجبر اپنی ہمراہ نہ لیجاوین اہل مکہ پر
آنحضرت کو ابتک کسی طرح کا غلبہ نہوا تہا اس عہدنامہ کو آپ کی فتحمندی کی پہلے
بنیاد کافی سمجہنا چاہئی اگرچہ آنحضرت کو احکام قرآن کی موافق ادائی رسوم حج کے
بعد مکہ سی حسب معاہدہ واپس جانا پڑتا تہا تو بہی یہان اسلام کے بنیاد مستحکم ہوگئی تہی اور
اوسوقت سی تین سو ساٹہہ بت بالکل ہیچ ہوگئی تہی جسوقت کہ آنحضرت نی کعبہ مین حجر اسود
پاس کہڑی ہوکر اللہ تعالی کا نام بآواز بلند لیا —

تیسرا باب

ہجرت کی نوین سال مین مکی اور مدینہ مین سب طرفسی قاصد آئی تاکہ آنحضرت کو اپنی اپنی
بادشاہونکی طرف سی اونکی فرمان برداری کا پیغام دین آنحضرت نی بادشاہ حبش کے پاس
ایک قاصد بہیجا تہا اوس نی آنحضرت پاس نامہ بہیجا مضمون نامہ یہہ ہی وہ
اللہ تعالی تعریف کی لایق ہی جو پاک صادق طاقتور اور بخشندہ ہی مین اقرار
کرتا ہون کہ خدا واحد ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی نبی اور رسول خدا نی مجکو لکہا
سو تو اپنی بیٹی ام حبیبہ کو ہماری نکاح مین دی مین بدل راضی ہون اور اوسکی جہیز مین چار سو
ہزار طلائی سکہ دیتا ہون — اس نامہ مین آنحضرت نی ایک مہر کہدوائی اوسپر محمد رسول
اللہ لکہا ہوا تہا اسی آپ اون فرمانون پر ثبت فرماتی تہی جو بادشاہون کو بغرض قبول
اسلام لکہی جاتی تہی آپ نی اس مضمون کا پہلا نامہ خسرو حاکم فارس کو بہیجا اور یہہ لکہا کہ تو
بہی خسرو فارس پاس بہیجی خسرو نی اس نامہ کو پارہ پارہ کر ڈالا اور بہیجنے والے کو حکم کیا

کہ یا تو تو آنحضرت سی دعوی نبوت چہوڑ دی یا اوسکا سر کاٹ کر بہیجدی جب آنحضرت
کو اس بے ادبی کی خبر ہوئی آپنی یہہ کلمات بآواز بلند فرمائی اسیطرح اللہ تعالی خسرو کی سلطنت
پارہ پارہ کردیگا اور اوس کی معاونین کو نامقبول فرمائیگا تہوڑی عرصہ بعد خسرو کو اوسکی
بیٹی شیرویہ نامی نی قتل کرڈالا بعد ہم مع اپنی رعیت کی مسلمان ہوگیا اور آنحضرت نے اوسی
یمن میں بحال رکہا مورخین عرب کا قول ہی کہ ہرقل قیصر بادشاہ روم کو آنحضرت نی نامہ
بہیجا اوس نی اوس نامہ کی نہایت تعظیم کی اور اپنی تکیہ کی نیچی رکہہ لیا اور اوسکی جواب میں
اپنا قاصد آنحضرت پاس مع چند تحایف بیش بہا بہیجا (ہونسا) (اور المنذر) دو اور
بادشاہ خود بخود آنحضرت پاس حاضر ہوئی اور قدمبوسی کی اور مسلمان ہوگئی آنحضرت کی اس
کامیابی کی یہہ دلیل ہی کہ آنحضرت میں صرف نیک خصائل اور زور شمشیر ہی مستجمع نہ تہا بلکہ
آپکے کلام میں بہی بہت اثر تہا آپکی ہر ایک بات الہام شدہ معلوم ہوتی تہی اور اہل عرب کے
دل پر بڑا اثر پیدا کرتی تہی اور چونکہ زبان زد خاص و عام ہوتی تہی لہذا دور دور پہنچ جاتی تہے
وہ کتاب جو آنحضرت نی لائی لوگون اور اہل مشرق پر ظاہر کی وہ بہی بڑی بڑی عجوبہ
اقرار ون سی پر ہی اسمین فرمانبرداری کم ورکام ہی اور اوسکا صلہ بڑا ہی اور اسکی پڑہنی سے
معلوم ہوتا ہی کہ خدا تعالی بڑا حاکم ہی اور ہر چیز کا خالق ہے ـــــ جب آنحضرت نی کہ اور
مدینہ میں اپنی حکومت قائم کر لی تہی اوہی زمانہ میں آپ نی یہہ بہی ارادہ کیا کہ اس انقلاب
عظیم کی خبر جوار کی بادشاہوں میں بہی پہیلا دین آپنے بوشی کی حاکم پاس جو دمشق کے
قریب تہا واقع تہی ایک قاصد بہیجا مگر اس قاصد کو ایک عیسائی امیر نی جسکا شرجیل
نام تہا

اس قاصد کا نام حارث بن عمیر تہا

ہم تہا قتل کر ڈالا ویشر حبیل سرکردہ نے ہرقل کی اس بادشاہ یونان کا باج گذار تہا اگرچہ اس قتل
سے قلیل نقصان ہوا مگر بڑی بی ادبی خیال کیگئی آنحضرتؐ نے فوراً تین ہزار آدمی طیار
کیے اور نصیحت کے کہ خدا کی راہ مین نہایت دلیری ظاہر کرنا اور اون کی سامنی آسمانی اور
زمینی جنت کے آرام بڑی فصاحت اور بلاغت سی بیان فرمائی اور اون لوگونکی مدارج
بیان کیے جو فی سبیل اللہ شہید یا غازی ہون اور آپنے اونہین حکم دیا کہ تم مال عوام الناس
لوٹنا بلکہ ریاست مفتوح کی مال کو غنیمت کرنا اور جسوقت تم میری بی ادبی کی عوض لینی
مین مصروف ہو تو خانہ نشین لوگون کو ایذا رسانی نکرنا عورتون کو اور بچون کو اور
بڈہون کو بچانا اور اون لوگون کی گہرون کو نہ ڈہانا جو تمسے بمقابلہ پیش آئین اور کسی
وسائل معاش کی بربادی نکرنا اون کی میوہ دار درختون کا لحاظ رکہنا اور کہجور کی درختون کا
پاس کرنا یہہ اہل شام کو سایہ اور سبزی کی سبب سی بہت مطبوع ہین —— چونکہ
اہل یونان تعداد مین بہت زیادہ تہے کیونکہ مع اہل عرب اون پاس ایک لاکہہ آدمی تہے
—— مسلمانون کو پہلی حملہ مین شکست ہوئی اور متواتر تین سردار شہید ہوئے پہلی سردار
کا نام (زید) تہا دوسری کا نام (جعفر) تیسری کا نام (عبداللہ) تہا انہی لوگونکو
آنحضرت نی یہہ حکم دیا تہا کہ پہلی زید سردار بنی اور بعد اوسکی شہادت کی جعفر اور بعد جعفر
کی عبداللہ زید بڑی جرأت سی لڑی اور سب سی آگی بڑہ کی شہید ہوئی جعفر کی شہادت
مردانہ وار اور یادگار رہی جب اونکا سیدہا ہاتہہ کٹگیا اور اونہون نی علم کو بائین ہاتہہ مین
لی لیا اور جب یہہ ہاتہہ بہی قطع ہوگیا تو آپنے علم کو دونون ٹنڈون مین پکڑ لیا اور

پچاس زخم کہاکر شہید ہوی بعد اسکی عبد اللہ سردار ہوی آپ لی بآواز بلند فرمایا کہ
پیش قدمی کرو فتح یا جنت ہماری ہی واسطی ہے ایک یونانی کی نیزہ نی اس امر کا فیصلہ کردیا
یعنی آپ شہید ہوگئی مگر خالد نو مسلم نی اوس علم کو اپنی ہاتہہ مین لی لیا اُنکی ہاتہہ مین نو تلوارین
ٹوٹین اور اُنکی جرأت کی سبب سے تمام عیسائیون کے فوجین مغلوب ہوگئین آخرکار اہل
اسلام فتحیاب ہوی اور آنحضرت نی خالد کو جنکی ہنر اور دلیری مین یہہ فتح حاصل ہوئے
تہی لقب سیف اللہ عنایت فرمایا قوم قریش نی عہد شکنی کی اور عہد نامہ مذکورۂ الصدر
سی منحرف ہوئی اونہون نی آنحضرت کی دشمنون کو مدد دی لہذا اونکا مطیع اور منقاد
کرنا بہت ضرور ہوا آپ نی طیاری جنگ کی اور دس ہزار آدمی لیکر مدینہ سی کوچ کیا مگر
ایک شخص کے شرارت سی اس لڑائی کی فتح مین کچہہ کچہہ فتور واقع ہوی حلب نے سارہ
نامے لونڈی کی ہاتہہ اہل مکہ کو ایک خط بہیجا اور اس خط مین آنحضرت کی حملہ اور نیت
کی خبر لکہی حضرت علی کو اس معاملہ کی عین وقت پر اطلاع ہوئے اور آپ اپنی مرکب پر سوار
ہوی اور اوس لونڈی کو جا پکڑا اوس نے دلیرانہ انکار کیا کہ میری پاس کوئی خط نہین ہے اور
تلاشی کی وقت بہی خط نہ نکلا حضرت علی اس فریب دہی سی خفا ہوئے اور تلوار کہینچی جب
آپ اوسکی سر پر تلوار لیگئے وہ خوف سی کانپنی لگی اور اوس نے اپنا جوڑا کہولا اوس مین سے
ایک خط نکلا جس مین یہہ الفاظ تہی حاطب بن بلتعہ کے طرف سی اہل مکہ کو معلوم ہو کہ رسول خدا
تمپر حملہ کرنیکی طیاری کر رہی ہین تم بہی مسلح اور مستعد ہو آنحضرت نی اس حملہ مین ایسی جلدی کے
کہ قریش کو آپکی آمد کی خبر بہی نہوئی اور آپ مکہ کی قریب پہونچگئے اہل شہر نی بی عذر دروازہ

کہولدئے

۵۱
سیف اللہ خالد بن ولید ۱۲
سنہ ۸ در غزوہ فتح مکہ ۱۲
حاطب بن بلتعہ ۱۲

داخل ہوئی اوسوقت آنحضرت قرمزی پوشاک پہنی ہوئی القصوی اونٹ پر سوار
بصد مسرت انبساط داخل شہر ہوئی — ابوسفیان آپکی سامنی گرفتار ہوکر آیا
اور اسلام کی وعدہ پر جان بخشی پائی — بعد ازان آنحضرت کعبہ کی بتون کو اپنے
ہاتھہ سی گراتی چلی اور سات مرتبہ گرد پہر کر کلمہ کو باآواز بلند مشتہر کیا — خدا واحد
ہی اور محمد اوس کا رسول ہی بعد ازان آپ چاہ زمزم پر تشریف لیگئی اور پانی نوش
فرمایا یہہ وہی کنوا ہی جسکو فرشتہ نی جنگل مین حضرت ہاجرہ کو دکہایا تہا انکی بیٹا پیاسی
مجمع مین قرآن شریف کی اڑتالیسوین سورت پڑہی — جب آنحضرت
نی موذن کو اول اذان دیتی سنا اور جبکہ ٹوٹی ہوئی بتون کی ٹکڑی یہان سی
اوٹہائی گئی تب مکہ والون نی آپ کو گہیر لیا آپ نی پوچھا تم مجہسی کیا چاہتی
ہو خبر رہا آدمیون نی بہت عجز و انکسار سی عرض کیا کہ آپ ہماری اسطرح پرورش
فرماتی ہین جیسی باپ اپنی بیٹی کی آپنی فرمایا جاؤ جاؤ اللہ تمہین برکت دی
اس عرصہ مین — ہوازن اور قریش کی قومون نی ایلق کو اپنا حاکم بنایا اور
اپنی بتون کی ٹوٹنی سی ناراض ہوکر مسلح ہوئی اور مکہ سی تین میل کی فاصلہ پر
حنین کی گہاٹی مین جا پڑی بارہ ہزار آدمی اون سی مقابلہ کیواسطی گئی اور اونمین دو
ہزار نومسلم اہل مکہ بہی شامل تہی ان لوگون نی خیال کیا دشمن کم ہی تعداد مین ہم زیادہ ہین
مین ہمارے بہت جلدی فتح ہوجائیگی مگر مخالفین نی ہزارہا چہپ کر ایکدم حملہ کیا مسلمان اوس
ناگہانی حملہ کرنیسی گہبرا اوٹہی اور بہاگنی پر مستعد ہوئی اسوقت صرف خدا کی نام ہی باقی تہوڑی رہ گئی

سدودی کام منچلتا تہا کوئی اور چیز بہی درکار تہی یعنی ایک چالاک اور عقلمند سردار کی ضرورت
تہی اسواسطی آنحضرت نی اپنی کو اوس مقام پر پہونچایا جہان سخت مقابلہ ہو رہا تہا اور آپ نی
شجاعت فطری سی فوج کو شکست سی باز رکہا آخر کار دشمن کو شکست ہوئی جب آنحضرت
نی ان لوگون کا بہت دور تک تعاقب کیا قوم ہوازن ناچار فرمان بردار ہوگئی اور
اپنی سب سی پہلی ایمان لایا چہہ ہزار قیدی چوبیس ہزار گہوڑی چار ہزار اشرفیان اور اسقدر
روپی آنحضرت کی ہاتہہ آئی یہہ غنیمت تقسیم ہونی ہی کو تہی کہ ان قومون کی قاصد پہونچی
انہون نی بہت گریہ و زاری کی اور آنحضرت سی عرض کیا کہ اپنی قومونکی خانہ بربادی نہ کیجئی
یہہ بات سنکر آنحضرت نی اپنی سپاہ کو جمع کیا اور اون سی یہہ چند کلمات فرمائی ای مسلمانو
تمہاری بہائی تمہاری پاس آئی ہین اور توبہ کرتی ہین وہ مجہسی درخواست کرتی ہین کہ ہمین
ہماری ماؤن اور باپ اور بچون کو آزاد کر دون اور اون کا مال اونہین واپس دون مین اون کی
درخواست نامنظور نہین کرسکتا اگر تم اس بات پر راضی ہوجاؤگی تو مین بہت خوش ہونگا
لیکن اگر کوئی یہہ خیال کرتی کہ ہمارا اس معاملہ مین نقصان ہی اوسی چاہئی کہ ہون اونہی مین اقرار
کرتا ہون کہ دوسری لڑائی مین اسکا عوض اوتار دونگا اور اللہ تعالی ہمین اس سی زیادہ
غنیمت دیگا آنحضرت کی ختم کلام کی بعد کسی نی بہی کچہہ شکایت نکی تمام غنیمت واپس دیکئی
اسیر قیدی سی آزاد کئی گئی اور لوٹ اور ظلم کی جگہہ انصاف اور حق پرستی قایم ہوگئی
اسی زمانہ مین عرب کی بادشاہ اسلام قبول کرنیکو کثرت آئی اور انہین مسیلمہ بادشاہ یمن (یمامہ)
بہی آیا یہہ شخص صرف مکار اور چند نظر تہا جب یہہ اپنی ملک کو واپس گیا اور آنحضرت کی

مفتوحون کا ذکر سنا اسکی مونہہ مین پانی بہر آیا اور پہر کافر ہو گیا اسنی نجا ناکہ آنحضرت کا ساقتدار
حاصل کرنیکی واسطی رائی صائب اور نیک نیتی بہی ضروری اور آنحضرت کو اس مضمون کا
خط لکہا مسیلمہ خدا کی نبی کیطرف سی محمد رسول اللہ کو معلوم ہو کہ آدہی دنیا آپ کی اور آدہی
میری آنحضرت نے یہہ جواب لکہا محمد رسول اللہ کیطرف سی مسیلمہ کذاب کو معلوم ہو کہ زمین خدا
کی ہی اسکی میراث اللہ جسکی چاہتا ہی اوسی دیتا ہی ہجرت کی دسوین سال مین حضرت علی
یمن کو بہیجی گئی کہ وہان اشاعت اسلام کرین کہتی ہین کہ ہمدان کی تمام قوم ایک دن مین ایمان
لی آئی اور تمام ضلع اونہین دیکہکر مسلمان ہو گیا صرف نجران کی باشندہ ایمان نہ لائی یہہ
لوگ عیسائی تہی انہون نی جزیہ دینا قبول کیا آنحضرت نی دوسری سال انتقال فرمایا اس
طرح سی آنحضرت کی زمانہ حیات مین تمام عرب مین اسلام کی بنیاد قایم ہو گئی اور بت پرستی
بالکل معدوم ہو گئی اس کامیابی کو ہم صرف آپکی رائی صائب ہی کیطرف منسوب نہین کر سکتی
یہہ بات بہی خیال کر سکتی ہین کہ فتح نصیب تہی اور آخر کار ہم یہہ بہی کہہ سکتی ہین کہ آپکی مذہب
تہذیب کو وہ حال کی عیسائیون کی کیسی معلوم ہو جب ہم اوسی زمانہ کی اہل عرب کی راہ و رسم سی
مقابلہ کرین بہر ا سیبر تہذیب معلوم ہوتی ہی سوائی اسکی اسبابکا بہی خیال کرنا چاہی کہ آپنی یہہ
قانون جاری کیا کہ کوئی شخص قاضی کی تحقیقات اور منظوری کی بغیر عوض نہ لی سکی آپ نی
قانون کی جاری کرنی مین بڑی جرأت کی اور یہہ بات تعریف کی قابل ہی اس قانون سی
آپکی غرض یہہ تہی اوس کینہ ہونیکا انسداد کرون جو خانہ جنگیون کی سبب ایک عرصہ دراز
سی پیدا ہو گئی ہی جیسی تمام عرب مسلمان ہوئی ویسی ہی وہ صاف باطن بہی تہی چونکہ آپ اونمین جرأت

اسلامی پیدا ہوگئی تہذا اونکی اور تمام قومین ایک ہی طرف متوجہ ہوگئین ہر مسلمان
کی ہمیشہ دل سی خواہش یہہ تہی کہ یا تو اللہ تعالی کی وحدانیت اور بزرگی بیان کرتے
ہوئی شہید ہوون اور یا فتح کرین — حکومت اور غنیمت اور شان شوکت اور حشمت
کی امیدون نے اون کی حرارت اسلامی کو ترقی دی تہی جبتک تمام ملک عرب سی بت
پرستی معدوم ہوگئی اور سب نے آنحضرت کا یہہ کلمہ کہ خدا ایک واحد ہی اور محمد اوسکے نبی
ہین پڑہا تب آنحضرت نے شام کی فتح کرنیکی فکر کی اور یہہ چاہا کہ اس ملک کو اہل
یونان سی چہین لون اور اوسمین اسلام قایم کرون سنہ ۶۳۵ عیسوی مین آپ نے اس
ارادہ کو ظاہر کیا اور اپنی ارادہ کی پورا کرنی مین تامل کرکی وقت ضایع کیا آپ نے
اس مہم کو اوسوقت شروع کیا جب پہل پک گئی اور فصلین پیدا ہوگئین اور گرمی
کی دن آگئی تب لوگ آنحضرت کی حکم کی نہایت فرمانبرداری کرتی کیونکہ آپ کا حکم
خدا کیطرف کا حکم خیال کیا جاتا تہا — اس زمانہ مین تیس ہزار سوار اور پیدل
ہزار پیادہ مسلح و مرتب کرکی مدینہ سی روانہ ہوئی مگر سفر مین ایسی مصیبتین پیش آئین
جو بدقسمتیون سے بڑہ کر تہین آخرکار یہہ فوج بہت تکلیفین اور مصیبتین اوٹہاکر شام
مین پہونچی مگر یہان لوگون نے کچہہ سخت مقابلہ نہین کیا چند خفیف محاربون کے
بعد تمام بادشاہان شام مطیع الاسلام ہوگئی ملک شام اس زمانہ مین چہوٹی چہوٹے
ریاستون پر منقسم تہا انکی جہات کی شہرتون نے اون کو دل شکستہ کردیا اور یہہ تمام
لوگ انکی فوج مین آگئی اور آنحضرت کے قدمبوسی سے مشرف ہوئی آنحضرت نے جزیہ در بغل ہو لیا

ذکر غزوہ تبوک جو سنہ ۹ ہجری مین واقع ہوا ۱۲ ۱۲

اور

اور ہمیشہ مغلوب تو ہونگے مذہب کا لحاظ کر کہا اونکو مذہب اسلام سچا یقین نہیں کیا صرف
وعظ اور نصیحت ہی فرمائی اور اس طرح سی آپ نی ان آیتون پر جو قرآن شریف بیچ آئی ہین لکھی
عمل کیا وہ آیات یہہ ہین — کہ اے محمد تو انسے کہو کہ تم ایمان لاؤ صاحب بصیرت
ہو جاؤ گی — اگر وہ منحرف ہین تو تمکو حکم ہی کہ تم وعظ کرو خدا تعالی اپنی بندونکو نیک دیئے
خوب جانتا ہی — آنحضرت کی اس سبب سی اور بہی فتح ہوئی کہ آپ نی عیسائیونپر بہت رحم
کیا اور اون سے بہت قلیل جزیہ لیا جب آپ مدینہ کو واپس آئی تو تمام اہل شام اپکی رحم اور
صفات حمیدہ کی ثنا خوان تہی اس زمانہ مین ایک ایسا حادثہ پیش آیا جسی ہر ایک متعصب
اور غیر متعصب کو صاف ظاہر ہو جائیگا کہ آنحضرت نبی اور دغاباز نہ تہی یہہ صرف متخاصمین کے
بہتان ہین آپکا ایک صاحبزادہ تہا اور انکا نام ابراہیم تہا یہہ لڑکا ماریہ قبطیہ کی حرم سی پیدا
ہوا تہا جب آپ مدینہ سے باہر ہوئی تو اس صاحبزادہ نی سترہ مہینہ کی عمر مین انتقال کیا البتہ
آنحضرت کو نہایت رنج ہوا اور بجا ہی نسل و نام کی امید جاتی رہی جسوقت اس صاحبزادہ کا انتقال
ہوا اوسی لمحہ کسوف آفتاب ہوا عوام الناس نے یہہ خیال کیا کہ آسمانون نی بہی اپکی صاحبزادہ
کا ماتم کیا مگر آپ نی اونکے اس بیجا اعتقاد کو رفع کیا اور ان تمام جہلا کو اپنی پاس بلایا اور اونکی خوشامد
پر متوجہ ہو کر فرمایا ہی چاند و طلوع آفتاب اور ستاری اللہ تعالی کی مخلوق ہین انکو کسی آدمی کے پیدایش
یا موت سے گہن وغیرہ نہیں لگسکتا اسوقت سی آنحضرت اون لوگونکی تعلیم اور ہدایت مین مصروف
ہوئی جو دنیہ مین قرآن شریف کے زیادت کرنی آئی تہی اور اوس سلطنت کی قواعد اور قوانین ایجاد کرے
اونکی جو نہایت عمدہ نصیحت سے بہرا ہی ہوئی تہی چونکہ آنحضرت یہہ چاہتی تہی کہ میری امتی رسوم بد سی بچی رہین بہت عقل

وبزرگی کرین آپ نی مشتہر کیا کہ مین مکہ کی زیارت کو جاتا ہون اور آپنی یہہ حج نہایت
شوکت وتکلف سے کیا گویا آپکو یہہ معلوم ہوگیا تہا کہ میرا آخری حج ہی رسوم حج کا اس
جگہہ مختصر بیان لکہا جاتا ہے یہہ قواعد ہین جنکی زایران مکہ ابتک پیروی کرتی ہین پہلی آپ نے
مقرری غسل اور وضو کیا پہر آپ با صلاح ہوا کر خانہ کعبہ کیطرف گئی حجر اسود کو بوسہ دیا اور
کعبہ کے سات طواف کئی پہر آپ شہر سی باہر آئی اور آہستہ آہستہ سبحب کی سی چال صفا کیطرف
روانہ ہوئی جب آپ یہان پہونچی تو کعبہ کیطرف منہہ کرکی کہڑی ہوئی اور یہہ دعا باواز
بلند پڑہی خدا بڑا ہی اوراوسکی سوا کوئی معبود نہین ہے اوسکا کوئی شریک نہین ہے طاقت
وشوکت ضرور اوسمین ہی اوسکا نام تعریف کے لایق ہی اور اوسکے سوا کوئی اور خدا نہین ہے
کوہ صفا سی پہر آپ مروہ مین اور مقدس مقامون مین گئی اور یہہی دعا پڑہی بعد ازان
آپنے تریسٹہ اونٹ قربانی کی اور اسیقدر بردہ آزاد کئی کیونکہ آپکی عمر تریسٹہ برس کے
تہی اب آنحضرت مدینہ کو واپس گئے اور زمانہ وفات قریب آیا ہزارہا ارادہ دلکی دل ہی مین
رہی اور پورے نہوئی پائی مدینہ مین پہونچنی کی تہوڑی عرصہ بعد بلغمی بخار آنی لگا آپکو یقین ہوگیا
کہ اگر یہہ بخار مہلک نہین ہی تو خوفناک بیشک ہی جن لوگون سی آپکو نہایت محبت تہی
آپ نی اونسی فرمایا کہ تم میری گرد ہمیشہ بیٹہی رہا کرو آپ نی اپنی وفات کی جگہہ کیواسطے
حضرت عایشہ کا حجرہ پسند کیا آپکو نزع کی بہت دیر تک رہی اور بہت تکلیف سی غشی کی عالم
مین آپ اکثر باواز بلند فرمایا کرتی تہی کہ یہہ اوسی یہودی عورت کا زہر ہی جو مجہی قتل کر رہا ہی
میری دلکی رگ اب کٹ ٹوٹی جاتی ہی مگر باوجود اس تکلیف کی بہی آپکی ہوش و حواس قایم تہے

سنہ ۱۰
ذکر وفات نبوی سنہ ۱۲ ربیع الاول ۱۲

اور جو ای درست تہی اسی تکلیف کی ہنگام مین آپنی شام کی دو شہری مہم کا تمام
انتظام فرمایا اسلام کی جہنڈی کو دیا دی اور اوسی حضرت عمر کی حوالہ کیا آپ کو اونکی
وفاداری پر کامل اعتماد تہا اس فوج کا سردار بنایا اپنی وفات کے تین دن پہلی تک آپ
ہر وقت کی نماز پڑہایا کئی مگر جب آپ ایسی نقیہ ہوگئی کہ مسجد مین اپنے نمازیون کی کندہون
پر ہاتہہ رکہکر آتی اور تب بہی پیر زمین پر گہسٹتا تہا آپنے اپنی وفادار دوست ابوبکر کو حکم کیا کہ تم
نماز پڑہاؤ اوس نماز ختم ہونیکی بعد کہ جسکی بعد پہر آپ باہر نہ آسکی آپ نی حاضرین کو تعلیم و
تلقین فرمائی اور نہایت عجز و انکسار و صاف باطنی سی یہہ فرمایا کہ ای بہائیو اور ای
آدمیو اگر مینی تم مین سی کسی کو ناحق ایذا رسانی کی ہو یا مارا ہو تو میری پیٹہ حاضر ہی
تم اوسکا عوض لیلو اگر مینی کسی مسلمان کی غیبت کی ہو تو اوسی چاہئی کہ اس مجمع مین میرے
خطا کو ظاہر کری اگر مینی کسیکا ایک حبہ بہی لیا ہو تو وہ مجہسی نفع اور زر اصل دونون لیلی
حاضرین مین سی ایک شخص نی کہا کہ ای حضرت میری آپ پر تین درہم لینی ہین آنحضرت نے
اوسکا قرض اوسی وقت ادا کیا اور یہہ فرمایا مین اس دنیا کی شرمندگی کو عاقبت کے
شرمندگی اوٹہانیکی سامنی کچہہ حقیقت نہین سمجہتا حضرت فاطمہ آپکی بستر پاس بیٹہی کو اکثر
آتی تہین آپنی فرمایا کہ ای بیٹی تم کیون روتی ہو کیا تم اسبات سی راضی نہین ہو کہ زمین اور آسمان مین
دونون پر تم سب عورتون کی سردار ہو بعد اسکی آپنی اپنی سب غلامون کو آزاد کر دیا آپکی
اور رشتہ دار نہایت گریہ و زاری کرنی لگی اور اونہون نی آپکی پلنگ کو گہیر لیا اور رونے
لگی آپنے فرمایا کہ اب مین تمہین بتائی دیتا ہون جو تم میری وفات کے بعد کرنا پہلی تم میرے

لاش کو غسل دینا پہر اوسی کفنانا اور بعد ازان ایک صندوق مین بند کرنا اور قبر کی
کناری پر رکہنا اور قبر اسی جگہہ کہودنا جہان مین اسوقت لیٹا ہون جب تم ان
سب باتون سی فارغ ہو تو حجرہ سی باہر ہو جانا تہوڑی سی توقف کی بعد اپنی فرمایا
کہ پہلی میرا دوست جبرئیل میری نماز پڑہیگا اور اوسکے ساتہہ اسرافیل و میکائیل
بہی ہونگی جب یہہ فرشتی نماز پڑہ کی چلی جاینگی اون کی بعد عزرائیل اور اونکی ہمراہی
نماز پڑہینگی جب وہ سب رخصت ہو جائین تو تم لوگ گروہ گروہ آنا اور میرے
نماز پڑہنا اور میری واسطہ دعای مغفرت کرنا میری اہل بیت کو چاہئی کہ وہ میرے
غمخواری کرین تاکہ او مسلمانون مین سی یہہ رسم جاری ہو جای مین نہی چاہتا ہون
کہ میری اہل بیت گریہ وزاری اور واویلا کرین تاکہ مجہی تکلیف ہو اسکی بعد آنحضرت
چند لحظہ بیہوش رہی بعد ازان پہر آپکو ہوش آیا اور فرمایا کہ مین اسوقت ایک کتاب
لکہوانا چاہتا ہون جو تمہین آیندہ کو غلطی سے بچاییگی حضرت عمر نی آپکو قرآن کہولکر دکہایا
اور باواز بلند عرض کی کہ وہ کتاب لکہی جاچکی اسکی بعد تمام آدمی حجرہ سی باہر چلی آئے
اور حضرت عایشہ رہ گئین وفات کے دن آپ نی اپنی دونو ہاتہہ پانی مین بہگوکی اور
باواز بلند فرمایا ای خدا میری دلکو تقویت دی کہ مین موت کی خوف سی گہبرا جاؤن پہر
آپ بیہوش ہوگئی حضرت عایشہ کا قول ہے کہ آپکا نزع کیوقت مین انکی برابر بیٹہی تہے اور آپکا سر مبارک
میری گود مین تہا آپ نی یکایک آنکہین کہول دین اور حجرہ کی چہت کو دیکہنی لگی اور
ٹہرٹہرا کی زبان سی یہہ الفاظ فرمای مگر وہ سمجہہ مین آتی تہی — وہ یہہ ہین اے خدا میرے گناہ معاف کر

اے میری دوست جبرئیل میں تیری ساتھہ آسمان پر چلتا ہوں پھر آپ نے اوس بستر
پر انتقال فرمایا جو حجرہ میں بچہا ہوا تہا — آنحضرت نے تیرھوین ربیع الاول کو انتقال
فرمایا ہجرت کی گیارہوین سنہ کی پہلے تاریخ تہی اور یہہ تاریخ آٹھوین جون سنہ ۶۳۲
عیسوی کی مطابق ہی آپکا سن شریف تریسٹہہ سال کا تہا صرف تئیس سال ہی
آپنی نبوت اختیار کی تہی آپ مدینہ مین دفن ہوئی ہین مکہ مین نہین ہوئی لوگ
جو یہہ بیہودہ گوئی کرتی ہین کہ آپکا تابوت زمین سی معلق ہی اور اسکا باعث یہہ ہی کہ
صندوق آہنی ہی اور آپکے روضہ کی چہت سنگ مقناطیس کے بنی ہوئی ہی یہہ
باتین بالکل بیہودہ اور بی اصل محض ہین بلکہ آپ حقیقت مین زمین مین دفن ہوئی ہین
اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر انکی دہنے بائین طرف مدفون ہوئی ہین آنحضرت
کی وفات سی لوگون کو بڑا خوف ہوا لوگ ہر جگہہ پوچہنی لگی کہ کیا یہہ مذہب آپکی
وفاتکی بعد بہی باقی رہیگا حضرت عمر نی فرمایا کہ آنحضرت کی وفات ناممکن ہے اور حضرت
موسی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی طرح آپکی روح مبارک صرف ایک لمحہ کیواسطے غیر
حاضر ہوئی ہی وہ ابہی تم سب کی سامنی واپس آتی ہی لوگ صرف اسبات کی منتظر
تہی کہ حضرت ابوبکر بہی اس بات کی تصدیق کرین جو حضرت عمر تلوار کی زور سی یقین
کرایا چاہتی ہین حضرت ابوبکر نی پوچہا اے عمر کیا تم خدا کا حال بیان کرتی
ہو یا حضرت کا خدا فانی نہین ہے مگر آنحضرت ہمین مین کی ایک آدمی تہی
جسطرح ہم سب انتقال کرینگی اسیطرح وہ بہی وفات پا گئی

حضرت ابوبکر کو تاہم اس بلوی کی فرو کرنے مین کچھہ دقت پیش آئی مگر آخرکار آپ نے
قرآن شریف کی وہ آیتین پڑہین جس مین آنحضرت فرماتی ہین کہ مین فانی ہون آپ کے
بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور عثمان اور حضرت علی جانشین ہوئی اور خلفا
کہلائی ـــــ ہمکو اس جگہہ یہہ ہی بیان کرنا چاہئی کہ جیسی فتوحات آنحضرت کو
حاصل ہوئین اور آپ ہر جگہہ مظفر او منصور رہی اوسیطرح آپکی خلفا بھی کامیاب
ہوئی اور انہون نی ایک بڑی وسیع سلطنت قایم کی اس سلطنت مین ایشیا
اور افریقہ او یورپ کی حصی شامل تہی حضرت عمر اور خالد اور سردارون کی فتح پر فتح
نصیب ہوئی ملک فارس اور فلسطین اور شام اور مصر تمام آپکی فرمان بردار
ہوگئی بارہ برس کی عرصہ مین انہون نی چہتیس ہزار شہر اور قصبہ اور قلعہ فتح
کئی اور چار ہزار مندر اور گرجا غارت کئی اور چودہ سو مسجدین آنحضرت کی مذہب کے
موافق تعمیر کین ان لوگون نی اوس وقت تک قناعت نکی کہ جبتک اہل حبش
اور افریقہ کو اسکندریہ سی لیکر ــــ طنجی پرتک فتح نکر لیا اور اکثر ملک سپانیہ
کی بہی اپنی عملداری مین شامل کرلئی عربکی مورخ عبد اللہ کی صاحبزادی کی حسن وادا سے
اور فطری صفات کی بہت تعریف کرتی ہین اون کا بیان ہی کہ آپ امرا سی خلق
سی پیش آتی تہی اور غربا کی نہایت خاطرداری کرتی تہی گستاخ اور بیہودہ لوگونسی
احتراز کرتی تہی آپ مین حکومت اور فصاحت دونون صفتین تہین اگرچہ آپ
امّی محض تہی لیکن بڑی تجربہ کار تہی اور آپ دشمنون کی اغراض و باریکیان خوب سمجہتی

سے اور

تھی اور طرفہ یہہ ہی کہ ذلیل سی ذلیل معتقد کی سمجھہ کی موافق یہی بات کرتی تھی آپکی
فصاحت اور بلاغت مین ایک سادگی تھی اور آپکی چہرہ مین حسن اور دبدبہ
دونون پائی جاتی تھی اسی وجہہ سی لوگ ایسی محبت رکھتی تھی اور آپکی عظمت
کرتی تھی اور آپ مین اسطرح کی عقل تھی کہ خواندہ اور ناخواندہ دونون کو سمجھا لیتی
تھی آپکو اپنی رشتہ دارون اور دوستون سی بہت محبت تھی اور جبکہ آپ اپنے
خانگی امور مین مصروف ہوتی تھی جب بہی آپ کوئی ایسی حرکت نکرتی تھی جو آپکے
شان کیخلاف ہو باوجود اس شان و شوکت کی آپ اسقدر سادہ وضع تھی کہ آپ
نہایت ذلیل کام کو بھی کرنیکو بھی کچھہ کسر شان نہ سمجھتی تھی ان باتون کا تعجب اسجگہہ
ضرور تھی خالی نہین ہے باوصف اسکی کہ آپ تمام ملک عرب کی مالک تھی آپ اپنی جوتیان سیتے
خود گانٹھا کرتی تھے اور پرانی کپڑون کو پیوند کر لیتی تھی بھیڑون کا دودہ اپنی ہاتھہ سی دوہتی
تھی آپ خود چراغ روشن کرتی تھی اور آپ ہی راکھہ بھی پھینک آتی تھی آپ کی روزمرہ
کی خوراک کھجورین اور پانی تھا اور تکلف کی خوراک شہد اور دودہ تھا جب آپ سفر
کرتی تو تمام ہمراہیون کو اپنی خوراک مین سی بانٹ کر کہاتی تھی آپکی نصیحت کی درستی
آپکی وفات کیوقت ان باتون سی خوب ظاہر ہوگئی جو آپنی اپنی وفات کی وقت
کہی تہین ــــ ٹامس کارلایل صاحب نے جو آپکا ذکر لکھا ہی وہ ایسا عجیب ہے
اور اوسمین اسقدر انصاف پایا جاتا ہی کہ ہم اوسی اسجگہہ بغیر لکھی نہین رہ سکتے
اوس کا قول ہی کہ اس صحرا نشین شخص مین صرف سیر چشمی اور صفائی باطنی اور بلند

نظر میں ہی تہی بلکہ اور بات بہی تہی آپ نہایت سنجیدہ تہی اور اون مین ہی تہی جنکا
شعار متانت ہی اور جنکو خدا تعالی نی اپنی ہاتہہ سی صاف باطن خلق کیا ہی اور لوگونکا
قاعدہ ہی کہ وہ قواعد قدیم اور روایات پر عمل کرتی ہین مگر آپ صرف حق پر عمل
کرتی تہی مخلوقات کا راز آپ پر خوب افشا تہا اور آپ اوس کی خوفون اور شان
و شوکت سی خوب واقف تہی روایات قدیمہ اصل حقیقت اس بات کو آپ سی مخفی نرکہ سکتے
تہین اسطرح کی صاف باطنی فی الحقیقت خدا ہی کی طرف سی محمول ہو سکتی ہی ایسی ادمی
کی آواز بدہ راست خدا ہی کی آواز ہی آدمی کو اوسکی تعمیل کی بغیر بن نہین آتی اور
تمام چیزین اوسکی مقابل مین بی اصل محض ہین قدیم سی آنحضرت کی دلمین ہر سفر مین اور
ہر جگہہ ازنا خیالات آتی تہی آپ سوال کیا کرتی تہی کہ مین کیا ہون اور یہہ لاانتہا چیز جسی
لوگ دنیا کہتی ہین اور جسمین مین رہتا ہون کیا ہی زندگی کیا ہی اور موت کیا ہی مجہی کس
بات کا یقین کرنا چاہئی اور کیا کرنا چاہئی — جبل حرا اور جبل سینا کی خوفناک چٹیلی
اور صحرائی کی تنہائی اور ریت نی اس سوال کا جواب ندیا اور آسمان نی بہی جو مع
اپنی ثوابت و سیاروں کی گردش کرتا ہی اسکا ہرگز جواب نہ دیا صرف آنحضرت کی روح اور اللہ تعالی
کی الہام کو جو اوسمین تہا جواب دینا پڑا آنحضرت نی پہلی اپنی نبوت اپنی خاندان کی دلونمین
بٹہائی باوجودیکہ آپ ایک سادہ وضع غریب تہی مگر آپ نی اپنی ملک مین تمام مجنون اور
پریشان اور بدو کی قوموں کو مجتمع کیا اور اونہین اپنا فرمانبردار بنایا اور تمام عالم کی سامنے
نئی خصلتین اور صفتین پیدا ہین پچیس برس سی کم عرصہ مین اس مذہب نی شہنشاہ قسطنطنیہ

وہ بادشاہان شام و مصر و سوریا و پولیتہیا کو مغلوب کیا اور فتحون کو اپنی اٹلانٹک سی بحرہ
خضر اور اوکسس تک پہنچایا اگرچہ جبسی ابتک بارہ سو برس کا عرصہ منقضی ہوا ہی مگر
یہہ مذہب سوا اسپانیہ کی ورسب جگہہ اوسیطرح رایج ہی برخلاف اسکی اسلام ایک شمالی
ایشیا اور وسطی افریقہ اور اون ملکون مین جو بحیرۂ خضر کی گرد ہین شایع ہوتا جاتا ہی آنحضرت
ایسی شخص ہوئی کہ جنکی حرارت اسلام اور متانت رای نی ایک ایسا مذہب انکا [illegible]
تمام زردشت کی یک چند لوٹی ہوئی محفلین بنادین ہندوستان پر حملہ کیا اور قدیم مذہب
برہمنی کو مغلوب کیا اسکی بعد دریای گنگ کی پار بودہی مذہب کو جو برہمنی مذہب سے بہی زیادہ
رایج تہا بالکل غارت کر دیا اور مذہب عیسائی سی جو اوسکی قدیم ملک چہین لئی اور
رفتہ رفتہ اوسی اوسکی مشرقی ملکون اور رومی افریقہ مصر سی لیکر آبنای جبرالٹر تک
سی نکالدیا یورپ کی مغربی حد پر حملہ کیا اسپانیہ کا بہت سا حصہ دبالیا اور سوایٹزر کی حدون
تک بڑہ گیا اور اسی سبب سی قدیم سلطنت روم نہایت خایف ہوئی اور آخر کار
وہ قسطنطنیہ کی بیچ روم مین قایم ہوئی —— ترجمہ اشعار

عربی از قصیدہ بردہ مصنفہ شرف الدین بوصیری در تعریف جناب رسول خدا صلعم

آنحضرت انسان اور جنات دونون کے بادشاہ ہین —— ۳۴ اسیطرح وہ اہل عرب کی اور اہل عجم کی شہنشاہ ہین —— ۳۵
وہ ہماری نبی ہین انہون نی ہمین حکم کیا ہی کہ یہہ کام کرو اور یہہ کام مت کرو ——
تمام انسانون مین آنحضرت سب سی زیادہ صادق الکلام

ہین خواہ آپ اقرار کرین خواہ انکار آپ خدا کی دوست ہین ۳۶ آپ ہی کے
شفاعت پر گنہگار ہر ایک امید موقوف ہی ــــ صرف آپکی ہی سبب سے ہم بڑی بڑی
خوفون سے نجات پائینگے ۳۷ آپ ہی نی انسان کو اللہ تعالیٰ واحد اور صادق کی پرستش
سکہائی ــــ جو کوئی آپکا دامن مضبوط پکڑیگا گویا اوس نی ایک لنگر پکڑ لیا ہی کہ نہ
ٹوٹیگا ۳۸ تمام اور نبیون پر آنحضرت کو بسبب حسن ظاہر اور نیک صفات کے
سبقت ہی ــــ علم اور نیکی مین کوئی آنحضرت کا نظیر نہین ہی ۳۹ اس خدا
نبی کی دریائے علم سی ہر ایک ذی روح ایک گہونٹ مانگتا ہی اور اوسکی نیکیون کے ابر سے
ایک قطرہ ۴۰ آنحضرت کی مقابل مین ہر ایک کا درجہ مقرر ہی جیسی نقطہ کو لفظ
سی نسبت ہو ــــ وہی اونکی علم اور نیکی کو انکی علم اور نیکی سی نسبت ہی ۴۱ وہ
آپ ہی ہین جو کامل اور قوی قدر ہین ــــ اور جن مین ظاہری اور باطنی دونون
طرحکی اوصاف مجتمع ہین ۴۲ خالق ارواح نی آپکو اپنا دوست بنانی کی لیے
پسند کیا کوئی دنیوی مخلوق مین سی اسقدر بلند نظری نہین کر سکتا کہ وہ آپکی مثل
اور لاانتہا نیکیون کے مظہر ہونیکا ارادہ کری ــــ صرف آپ ہی کی ذات ہمہ تن محامد کے
ہی ۴۳ اگر عیسائی اپنی نبی کی شان و شوکت اپنی طرف بیہودگی اور شیخی سی منسوب
کرین تو کرین مگر تو سوادات حلقہ کی بی محابا اس نبی کی تعریف کر ۴۴ آپکی نہایت
دلیری کی تعریف کر آپکی اعلیٰ درجہ کے لیاقت کا مدح خوان ہو شہ نبی کی عمدگی
لاانتہا ہی ۴۵ میری پاس اسقدر الفاظ نہین کہ مین آپکی ثناخوانی کرون ۴۶ اگر

آپنی یہہ چاہی کہ آپکی اوصاف باطنی کو سمجھ جاؤن تو یہہ قصد بیہودہ ہی ۴۹ — اسکی
مثل ایسی ہے کہ جب آدمی آفتاب کو دور سی کھڑا ہوکر دیکھتا ہی تو اوسکا اصلی عرض و طول
نہین معلوم ہوسکتا اور جب قریب سی دیکھنی کا قصد کرتا ہی تو نظر خیرگی کرتی ہی ۵۰ — اسی
کیونکہ ممکن ہے کہ انسان جو سراسر بدہوشی اور خیالات بیہودہ مین مصروف ہی خدا کی نبی کے
ماہیت اس دنیا مین جان سکی ۵۱ — جو کچھ ہم جانتے ہین وہ یہہ ہی کہ آپ آدمی ہین اور خدا کے
تمام مخلوق مین افضل ہین ۵۲ — آپکا وہ چہرہ مبارک صفت و ثنا کی قابل ہی جسکے
حسن کو نیکیون نی اور بھی ترقی دی ہے — آپکا حسن دلفریب مگر آپکی اصلی اوصاف یہہ تھے
کہ آپکی خط و خال سی ہر دل عزیز ہوتا اوصاف باطنی ظاہر تھے ۵۵ — فی الحقیقت آپکی ذات مین
بہار کیسی پھولون کا حسن و نزاکت اور چاند کیسی شوکت تھی — آپکی فیاضی سمندر کی طرح
وسیع تھی اور آپکی آزادی زمانہ کی طرح دیرپا اور طویل ۵۶ — آپکی چہرہ مین ایسا دبدبہ تھا
کہ آپکی حضور مین اگرچہ آپ تنہا ہون آدمیکا ایسا حال ہوتا ہی جیسی آدمی ایک بڑی فوج کے
مقابل ہو یا فتح کرنیوالی گروہ مین ہو ۵۷ — وہ خاک جو آپکی استخوان کو ڈھکتی ہی وہ
عطر اور عنبر سی بھی زیادہ خوشبودار ہی — وہ لوگ بڑی خوش نصیب ہین جو اوس
خوشبو کو سونگھتی ہین اور اوس سرزمین کو اپنی بوسون سی تر کرتی ہین ۵۸ — اب مین اوس
مقام پر آنحضرت کی احادیث کا ذکر کرتا ہون — جیسی تنہا جنگل مین کوئی آدمی رحم سے
کسی اونچی مقام پر شب تاریک مین آگ اس مراد سی روشن کرتی کہ مسافر لوگ اوسکو دیکھکر
یہان آوین اور آرام پاوین اسطرح سی آپکی احادیث درخشان ہین اور گنہگار مخلوق کی تار کے

کو منور کرتی ہین ۹۷ — یہہ صرف خدا کا رحم ہی کہ اوسنی ان احادیث کو آنحضرتؐ سے
لکھوایا اور بڑی موقع پر ظاہر ہوئین — مگر چونکہ یہہ احادیث خدای لایزال کیطرف
سے ہین لہذا وہ بھی بی زوال ۹۸ — ہم اونکی واسطے کوئی زمانہ مقرر نہین کرسکتی کہ کب
وہ ظاہر ہونگی — ہمین اونہی سی یہہ بات معلوم ہوئی کہ اوس آخر خوفناک دنمین
جو روز جزا ہی کیا معاملہ پیش آئیگا — اونہی سی ہمین یہہ بات معلوم ہوئی کہ زمانہ
عاد اور ارم مین کیا واردات ہوئی ۹۹ — تو ای شخص جسی یہہ خوشی حاصل ہی خوش
ہو کیونکہ تونی وہ لنگر پکڑ لیا ہی جو خدا تعالی ہی خبردار اوسی چھوڑنا نہین ۱۰۰ اگر تو یہہ
چاہتا ہی ۱۰۱ کہ مین اس کتاب مین کوئی ایسی چیز پڑہون کہ جسکے ذریعہ سی مجھی دوزخ کے
آنچ سی نجات ہو — تو بس یہہ اس آسمانی کتاب کے ورق بخش معانی مجھی دوزخ کے
آنچ کی گرمی سی نجات دینگی ۱۰۲ — جیسا کہ پل صراط سیدہا ہی ویسی ہی وہ ترازو
سیدہی ہی — جہان تمام مخلوقات کے اعمال تولین گے ۱۰۳ — یہہ آنحضرتؐ کی خالص حدیثین
ہین جو آدمیون مین حق و انصاف کا چشمہ ہین — اگر حاسد لوگ بوجہ ضعف علم و عقل
کی اپنی حسد سی دیوانہ بنکر انکی قدر نکرین تو کچھہ عجب نہین ہی ۱۰۴ — کیا ای نبی تو نہین
دیکھتا کہ وہ آنکھہ جو بیماری کی سببسے ضعف بصارت ہوجاتی ہی اوسی آفتاب کی روشنی
دہندلی معلوم ہوتی ہی — اور بیمار آدمیکی منہ کو آب شیرین اور صاف کی قدر نہین
ہوتی ۱۰۵ — ای شخص تو جو تمام مخلوقات کا خلاصہ ہے — تیری سوا مین کس پاس اوس
خوفناک لمحہ مین پناہ کو جا سکتا ہون ۱۰۶ — ای خدا کی نبی اگر تو میری اوس

خوفناک

خوفناک دنیا مین مدد کریگا — جسدن خداتعالی خود مجسم بنکر ظاہر ہوگا تو تیرے
شوکت مین کچھہ داغ نہ لگیگا — فی الحقیقت یہہ دنیا اور عقبی دونون خداتعالی کی مخلوق
ہین اور ہر ایک حکم جو خداتعالی نے اپنی بی زوال قلم سے اپنی لوح محفوظ پر لکھا ہے اوسکا بھی علم ہے

حصہ دویم ذکر قرآن شریف

قرآن ایک عربی لفظ ہے اور لفظ قرا (اوس مردنے پڑھا) اسی مشتق ہے اسکی اصل معنی پڑھنا
یا پڑھنے کی قابل چیز کی ہین — قرآن شریف کے اور بہی نام ہین اور وہ یہہ ہین الکتاب
(کتاب خاص) و کتاب الله (یعنی خدا کی کتاب) و کتاب مجید (کتاب جلیل بہا) و کلام
شریف (الفاظ مقدس) و مصحف (مجموعہ قوانین اعظم) و الفرقان (وہ چیز جسنے حق و باطل
مین فرق کیا) و تنزیل (وہ چیز جو آسمان سے اوتری) قرآن شریف کو مسلمان صرف خدا
ہیکی طرف سے نہین جانتے بلکہ بی زوال اور غیر مخلوق بہی جانتے ہین بعضون کی رائے ہے
کہ وہ خدا کی ذات مین شامل ہے اور یہی باعث تہا کہ خداتعالی نے آنحضرت کا یہہ معجزہ کیا
کہ قرآن شریف کی عبارت بی نظیر اور ممتنع الجواب ہے اس بات کا قرآن مین بہی ذکر
ہے — قرآن کی پہلی نقل لوح محفوظ سے کی گئی ہے یہہ لوح نہایت وسیع
ہے اور خداتعالی کی تخت کے قریب ہے اور اسپر خداتعالی کی گذشتہ اور حال اور
آیندہ کی سب حکم لکھے ہین مسلمانون کا یہہ بہی اعتقاد ہے کہ سب چیزون سے پہلے
الله تعالی نے اس لوح کو بنایا اور بعد اوس کے اپنا حکم خلق کیا وہ کہتے ہین کہ یہہ لوح
جوہر ہے اور ایک جوہر کی بنی ہوئی ہے اور قلم صرف ایک نور کی بنی ہوئی ہے جسکا شگاف سے وہ نور گرتا ہے جو خداتعالی کو

یا فرشتون کو جو اوسکی حکم کی موافق آدمیون کی اعمال لکہنی مین سیاہی کا کام دیتا ہی
اللہ تعالی نی لوح محفوظ سی قرآن کی کاغذ پر نقل لے اور یہہ نقل ایک جلد مین تہے خدا تعالی نے
اس نقل کو حضرت جبرئیل کی ہاتہہ رمضان کی مہینی مین شب قدر کو اول آسمان پر بہیجا
یہان سی حضرت جبرئیل نی آنحضرت کو پارہ پارہ کر کی کچہہ حصہ مکہ مین اور کچہہ مدینہ مین مختلف
اوقات مین جس کا جب موقع ہوا تیئیس برس کی عرصہ مین پہونچایا ۔ اور آپکو یہہ بہی
تسلی دی کہ مین اصل قرآن کو مجلد اور جواہرات جنت سی آراستہ کیا ہوا ہر سال ایک
دفعہ ضرور دکہایا کرونگا ۔ حضرت کی عمر کی آخری سال مین حضرت جبرئیل نے
اس قرآن شریف کی آپکو دو دفعہ زیارت کرائی ۔ کہتی ہین کہ وہ بہت کم سورتین
ہین جو آسمان سی کامل نازل ہوئین اکثر سورتین ٹکڑی ٹکڑی کر کر اوتری ہین اور اونکو آیات
کی منشی نی وقتاً فوقتاً فلان سورت مین لکہہ لیا ۔ یہان تک کہ حضرت جبرئیل کی
ہدایت سی وہ پوری ہوگئین اس بات پر سبکو اتفاق ہی کہ چہیانوین سورت کی پہلی پانچ
آیتین سب سی پہلی نازل ہوئین ۔ وہ آیتین[له] یہہ ہین ۔ تو اپنی خالق کا نام
لیکر پڑہ جس نی آدمیکو خون کی چند لوتہڑون سی بنایا تو پڑہ کیونکہ خدا تعالی نہایت فیض
رسان ہے جس نی تجہی قلم کا استعمال سکہایا (تاکہ تو الہام کو لکہی) اور انسان کو وہ بات
سکہائی جو اوسی نہ آتی تہی ۔ جبکہ یہہ نئی الہام شدہ آیتین آنحضرت نی اپنی منشی کو
لکہوا دین تو وہ آیتین آپ نی اپنی معتقدین مین پہیلائین ان مین سے چند آدمیون نے انکی نقلین
کر لین مگر اکثر نی حفظ کر لیا جب یہہ اصلی آیتین واپس آئین تو ان سبکو ملا کر ایک

له یعنی سورہ علق کہ اوس کی ابتدا ... پانچ آیتین ... ۱۲

صندوق مین رکھدیا اسکا کچھہ خیال نرہا کہ کون سی پہلی اوتری ہی اور کون سی پیچھی
اسی سبب سے اکثر آیتون کی وقت نزول تحقیق معلوم نہین ——— قرآن شریف ایک
سو چودہ غیر مساوی حصون مین منقسم ہی اور ان حصونکو سورتین کہتی ہین ———
عربی لوگ واحدکو سورت اور جمع کو سور کہتی ہین ——— قلمی نسخون مین اونھی
سورتون پر اعداد و شماری مین لکھتی ہین ہر ایک سورتکا علیحدہ نام مقرر ہی کبھی
تو یہہ نام اوس شخص کی نام پر ہوتا ہی جسکا ذکر سورت مین ہو اور کبھی اوس مضمون پر ہوتا ہے
جس مضمونکا سورت مین ذکر ہو ——— مگر اکثر نام سورت کی اول لفظ سی لیا جاتا
سورتون کی دو یا زیادہ نام بسبب نقلونکی فرق کے ہوگئی ہین کہتی ہین کہ بعضی ان سورتون
مین سی مکہ مین نازل ہوئین اور بعضی مدینہ مین مگر یہہ اختلاف نزول کچھہ سورتکی نام مین
داخل نہین ہی ہر ایک سورت اور چھوٹی چھوٹی غیر مساوی حصون مین منقسم ہی
جنکو عربی زبان مین آیت (نشانی یا معجزہ کہتی ہین) نوین سورت کے
سوا ہر ایک سورت کی نام کی بعد یہہ شبیہ یا فقرہ جسکو مسلمان بسم اللہ کہتی ہین لکھا ہوتا ہے
——— قرآن شریف کو اہل اسلام معجزہ اعظم مانتی ہین اور کہتی ہین کہ ایسا ہی عجیب
جیسا مردہ کو زندہ کرنا اون کا قول ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ
السلام کی معجزہ عارضی اور چند روزہ تھی مگر آنحضرت کا معجزہ پائیدار اور بی زوال ہے
اور اسی سبب سے زمانہ سابق کی تمام معجزون پر سبقت رکھتا ہی ——— قرآن بلحاظ
علم ادب کے اہل مشرق کی ایک بڑی شاعرانہ تصنیف معلوم ہوتی ہی اوس کا اکثر حصہ

قدماء عرب کی مذاق کی موافق مقفی اور مسجع عبارت مین لکھا ہی سب کو اسکا
اقرار ہی کہ قرآن قوم قریش کے نہایت فصیح زبان مین لکھا گیا ہی یہہ خاندان تمام اہل
عرب مین سب سے زیادہ اعلی رتبہ اور ذی علم تہا اگرچہ قرآن شریف زبانہ قریش مین لکھا گیا ہے
مگر اسمین کہین کہین اور زبانون کی بہی آمیزش ہی یہہ بات متفق علیہ ہی کہ قرآن شریف عربی
زبان کا نمونہ ہی یعنی جو شخص یہہ قصد کرتا ہی کہ مین عمدہ عربی لکہون تو وہ قرآن کی روش پر
چلتا ہی اور وہ تمام صنایع بدایع اور استعارات سی پر ہی باوصف اسکی کہ قرآن بعض
جاگہ سی غیر مفہوم ہی اور آورد معلوم ہوتا ہی مگر اکثر جگہہ نہایت زبردستی عبارت اور بلند
خیالی عیان ہے اور یہہ تو بہت ٹہیک ہے کہ قرآن شریف ایسی کتاب ہے کہ جسکی اشکال عبارت
سی پڑہنی والا پہلی گہبرا جاتا ہی بعد ازان اوسکی محاسن دیکہکر رجوع کرتا ہی اور آخر
فریفتہ ہو جاتا ہی — آنحضرت کے زمانہ حیات تک قرآن شریف اوراق منتشر پر لکہا ہوا
تہا حضرت ابوبکر نے جو انکی خلیفہ ہوئی پہلی اس کو ایک جلد مین جمع کیا — حضرت ابوبکر
نے قرآن شریف کی آیات کو صرف کہجور کی پتون اور جانورون کے کہالون اور پکرون کے شانون
کی ہڈیون ہی پر سے نہین نقل کیا بلکہ حافظون کی زبانی بہی لکہا اور جب یہہ قرآن شریف
انجام کو پہونچا تو اوسکو حضرت حفصہ بنت عمر زوجہ آنحضرت کی پاس اس نیت سے تفویض
کیا کہ اور لوگ اوس سے اپنی قرآنونکی تصحیح کیا کرین چونکہ اور تمام جلدونمین جو اون اضلاع مین منتشر
تہین بہت اختلاف تہا لہذا حضرت عثمان نے جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی خلیفہ ہوئے انکی
بہت سی نقلین حضرت حفصہ والی قرآن کی کرالین اور وہ قرآن جو اوسکی مطابق نہی اون

جسکو معدوم کر دیا — قرآن شریف کی ماہیت کو کما حقہ سمجھنے کیلئے اس بات کو خیال کرنا
چاہئے کہ جب آنحضرت کا خروج ہوا اوس زمانہ مین طلاقت لسانی اور عمدگی عبارت کا لوگون کو
بڑا خیال تھا اور شاعری اور فصاحت کی نہایت قدر تھی ایک مسلمان کا قول ہے کہ قرآن کا
معجزہ اوسکی عمدگی عبارت اور موزونی فقرات پر منحصر ہے یہانتک کہ اگر کوئی عجمی بھی کسی شخص کو
قرآن پڑھتے ہوئے سنے تو اوسے فی الفور معلوم ہو جائیگا کہ اسے تمام عربی عبارتون پر فوق ہے اگر
اسمین سے کسی آیت کو کسی اور نہایت فصیح عبارت مین داخل کر دین تو وہ ایسے معلوم ہوتی
جیسے لعل چمکتا ہے اور اوسکی روشنی مثل اوس درخشندہ جوہر کی ہوتی ہے جسکی تابندگی سے آنکھون
کو خیرگی ہو اور اوسکی عبارت ایسی لاجواب ہے کہ تمام علما کو اوسکی زمانہ رواج سے ابتک اوسپر
نہایت حیرت ہے — چونکہ قرآن شریف ایک معجزہ قائم خیال کیا جاتا ہے آنحضرت
ہمیشہ اوسی کیطرف اشارہ فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ میری نبوت کا ثبوت اعظم ہے
اور عموماً فصحای عرب کی سامنے جو اوس زمانہ مین اس ملک مین بکثرت تھے اور جن کے
تمام عمر صرف اس بات مین صرف ہوتی تھی کہ ہم ایک دوسرے پر عبارت نویسی مین سبقت
لیجائین یہہ دعوی کرتے تھے کہ تم ایسی ایک سورت تو لا دو جو اسکی مقابل ہو — روایت
ہے کہ لبید ابو رابیہ متوطن یمن جو سبعہ معلقہ کی چند قصیدے تھے جو کعبہ مین لٹکائی گئی تھی
مصنفین مین سے ایک مصنف تھے بنوبت پہنچی ہے کہ آنحضرت نے عموماً اپنی شرع
جاری فرمائی سبعہ معلقہ مین سے ایک قصیدہ کا مطلع یہہ ہے تمام تعریفین جو خدا سے
علاقہ نہین رکھتین بیہودہ ہین اور تمام منافع جو اوس کی طرف سے نہین آتے

لفظون کا سا یہ ہین ـــ چنانچہ ابتک کوئی ایسا شاعر نہ پایا ہوا جسکی مقابل
مین قصیدہ لکہتا آخر کار قرآن شریف کے سورت موسومہ بقرہ کی آیات دروازہ کعبہ کو
چپکا دیگئی اور لبید پہلی ہی چند آیتین پڑہ کر ایسا ششدرہ ہوگیا کہ اوسنے اقرار کیا
کہ یہہ آیتین بغیر خدائی الہام کی نہین ہوسکتین اور اوسی وقت اسلام قبول کرلیا
قرآن شریف کی وہ آیتین جنکی سبب سی یہہ شخص اسلام لایا یہہ ہین ـــ بیشک یہہ
کتاب حق ہی ـــ یہہ اون متقیون کیلئی ہدایت ہی جو غیب کا یقین کرتی ہین
اور نماز وقت مقررہ پر پڑہتی ہین اور خیرات اوس مال مین سی دیتی ہین جو ہمنی اونکو
عنایت فرمایا ہی ـــ اور اوس الہام کا یقین کرتی ہین جو ہمنی تجہہ پر اتارا (ای محمد)
اور تجہہ سی پہلی نبیون پر کیا ـــ اور جن کو عقبی کا یقین کامل ہی یقینا یہہ لوگ خدا کی راہ
پر چلتی ہین اور فلاح پاوینگی ـــ اور جب کافرون کا ذکر کرو تو وہ لوگ اوس شخص کی
مانند ہین جسنی آگ روشن کی اور جب اوس روشنی نی اوسکی گرد کی چیزین روشن ہوگئین تو
اوسنی اپنی آنکہین بند کرلین ـــ خدا تعالی اونکی روشنی چہین لیتا ہی اور اونہین اندہیرے مین
چہوڑ دیتا ہی اب وہ دیکہہ نہ سکینگی وہ بہری اور گونگی اور اندہی ہین اسواسطی وہ توبہ
نکرینگی یا وہ ایک آسمانی بادل کی مانند ہین جسمین تاریکی اور گرج اور چمک ہو اور وہ موت کی
ڈر سی اپنی کانون مین اونگلیان ڈالی لیتی ہین تاکہ وہ گرج نہ سنین ـــ اللہ تعالی کافرون
کو محیط ہی ـــ بجلی اونہین اندہا بنانی کی سوا ہر طرح کا صدمہ پہونچاتی ہی اور جبتک وہ
اونہین روشنی دیتی ہی اوس روشنی مین چلتی ہین مگر جب اندہیرا چہا جاتا ہی تو وہ معطل کہڑی

تہری کی تہری رہ جاتی ہین سلکو وہ تعجب جو اہل عرب کو قران کی پڑہنی سی ہوتا ہی وہ
اوسکی عبارت سحر آوین اور اون صنایع اور بدایع اوسکی اون آیتون مقفی اور مسجع
اور موزون کا سبب ہے جس سی آنحضرت نی اپنی شعر کو آراستہ کیا ہی قران شریف
کا اختلاف عبارت نہایت عجیب ہے کیونکہ بعض اوقات آنحضرت مروجہ چہوڑ دیتی ہین آن
اور اللہ تعالی کا تخت پر بیٹہا ہونا اور اہل دنیا پر قواعد مقرر کرنے نہایت شان و شوکت
آیتونمین بیان فرماتی ہین آپکی آیتین اوس مقام پر بہت موزون اور دلکش ہوجاتی ہین
جیسکہ آپ جنت کی بی زوال خوشیان بیان کرتی ہین اور جب آپ دوزخ کا حال بیان
کرتی ہین تو آپکی آیتین نہایت خوفناک اور جان گزا معلوم ہوتی ہین — قران
شریف کی اہل اسلام نہایت تعظیم کرتی ہین جو اوسمین بہت با احتیاط ہین وہ بغیر وضو
اوسی نہین چہوتی اور سنبہالی سی رکہتی تاکوئی غفلت سی آہی چہولی قران شریف
پر یا اوسکی جلد پر یہہ آیت لکہدیتی ہین جسکا ترجمہ یہہ ہی — کوئی اوسی چہوئی مگر وہ
لوگ جو باوضو ہین — وہ اوسی بہت عظمت سی پڑہتی ہین اور کبہی اپنی کمر سی
نیچی نہین لیجاتی اور جب اوسی کہولتی ہین تو پہلی بوسہ دیلیتی ہین اور اگر لڑائیون مین جاتی ہین
اوسی اپنی ساتہہ رکہتی ہین اپنی جہنڈون پر اوسکی آیتین لکہتی ہین اور اوسی سونی او
جواہر سی آراستہ کرتی ہین اور قصداً اوسی کبہی کسی کافر کی قبضہ مین نہین دیتی — قران شریف
اوسکی تعلیم کی بنیاد ہی تمام لڑکی مکتبون مین اوسی پڑہتی ہین اوسی تمام حفظ کرتی ہین
ہر جگہہ تمام اون رسمین اور قانون قران شریف سی ماخوذ ہین اونکی قاضی اوس سی

مستقیم لیتی ہین تمام مسلمانون پر فرض ہے کہ اوسی پڑہین اور اوس سی اپنی زندگی
کا نور اور برکت حاصل کرین اونکی ہان مسجد مین جہانکہ تمام قرآن شریف روز پڑہا جاتا ہی
اور تین قاری سلسلہ وار اوسی ختم کر دیتی ہین بارہ سو برس تک اس کتاب کے آواز لاکہون
آدمیون کے دلون اور کانون مین گونجتی رہی ہی ——— ایسی بہی متقی مسلمان ہوے ہین جنہون
نی اپنی زندگی مین ستر ہزار مرتبہ قرآن کو تمام و کمال پڑہا ہی ——— قرآن شریف مین اکثر
جائی حکم ہی کہ ایک خدا کی پرستش کرو اوسکی مرضی پر شاکر رہو اور اوسکی حکم کی تعمیل بخوبی
کرو سدہ دو نرمی کرو ہر بات مین اعتدال رکہو اور خدا کی راہ مین جان دو اور اسلام کے
رواج دینیکی سعی کرو وہ فرض جسکا قرآن شریف مین انسان پر حکم ہی وہ نمازین ہین جو خانہ کعبہ کے
طرف پانچ وقتون مین پڑہی جاتی ہین رمضان شریف مین روزی رکہنی بہی حکم ہی اور ادائے
زکوٰۃ بہی فرض ہے اسمین آدمی کو اپنی مال کا چالیسوان حصہ غربا کو دینا پڑتا ہی اور یہانتک
کہ اگر دشمن یا جریدہ بہی ہو کہ ہو تو اوسکو بہی اس مال مین سی دینا چاہئی ان تینون فرضون
مین سی آنحضرت نماز کو بیشتر ضروری سمجہتی تہی کہ وہ اکثر فرمایا کرتی تہی کہ نماز ستون اسلام اور
کلید جنت ہی اور یہہ بہی ارشاد کرتی تہی کہ وہ مذہب اچہا نہین جسمین نماز نہو غسل اور طہارت نماز
کا پہلا رکن ہی سیل صاحب نی اپنی کتاب موسوم بہ ہیری لٹریری ورژن کے صفحہ ۱۳۸ مین لکہتی
ہین کہ آنحضرت نی اس خیال سی طہارت اور نماز کو جنت کی کنجی اور نصف ایمان کہا کہ انکو
یہہ منظور تہا کہ میری امتی نماز اور صفائی کی بہت پابند رہین اس حکم کی بخوبی سمجہانیکی حضرت
الغزالی نی طہارت کے چار درجی مقرر کئی ہین اول یہہ کہ پہلی اپنی جسم کو تمام آلودگی اور غلاظت

اور

الغزالی ... امام حجۃ الاسلام محمد غزالی ... بڑی عالم تہی ... احیاء العلوم و کیمیای سعادت وغیرہ ... مشہور ہین

اور سنرای دینی و دنیوی سب چیز پر حاوی ہی ـــ لہذا قران شریف اصل
مین انجیل سی بالکل مختلف ہی جس مین کہ کون صاحب کے رای کی موافق مسائل مذہبی
نہین ہین بلکہ عمدہ عمدہ حکایات اور تذکرہ اور ایسی باتین کہ جنسی خدا کی یاد اور زہد
وتقوی موجود ہین مگر ان حکایات مین کچھ ربط ظاہری نہین معلوم ہوتا قران شریف
اور کتب آسمانی کی مانند صرف امور مذہبی اور عبادتی پر حاوی نہین ہی بلکہ اوسمین
نظم و نسق ملکی کا بہی بیان ہی اسی بنیاد پر سلطنتین قایم ہین اسی مین سی ہر ایک قانون
ملکی اخذ کیا جاتا ہی اور اسیکی موافق ہر ایک تکرار مالی و ملکی منفصل ہوتی ہی ـــ آنحضرت
نی اسواسطی کوئی ایسا قانون نہ نکالا کہ جسکی ذریعہ سی علمای امت کو عوام پر بہت اقتدار
حاصل ہو آپکو خوف تہا کہ مبادا یہ لوگ بہی عیسائی پادریون کے طرح اپنی ہم مذہبون
اور اونکی سلطنتون کو خراب نکردین اور یہہ چاہا کہ ہر ایک پاس قران شریف کی جلد
رہی تاکہ وہ آپ اپنا ہادی بنی اس امر مین آپنی بڑی عقلمندی کی اور بالکل حضرت عیسی
علیہ السلام کی جنکو خدا تعالی کیطرف سی الہام ہوا تہا پیروی کی کیونکہ حضرت عیسی
علیہ السلام نی جو مذہب بنا کیا تہا اوسمین صرف خدا تعالی کی پرستش اور نہ پادریون
اور نہ ظاہری رسمون کا حکم تہا اور عبادت روحانی اور خدا تعالی کیسی کام کرنیکی
ہدایت تہی رسنان صاحب کا قول ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام مین بالکل پادری پن نہ تہا
اور انسی زیادہ کوئی اون رسمون کا دشمن نہ تہا جو مذہب کی تائید کی بہانہ اوس کے
ہیئت اصلی بالکل خراب کردیتی ہین اس فرقہ مین یعنی عیسائی لوگون مین اون کے

قانون

قانون کی موافق پادریون کی اعزاز واکرام کی بالکل اصل نہی اونکو حکم تہا کہ وہ ایک
دوسریکو بہائی کہین حضرت عیسی علیہ السلام نی اونکو منع کیا ہی کہ وہ اپنی ہم مذہبونکو
آقا اور باپ کہنی سی باز رہین کیونکہ آقا حضرت عیسی علیہ السلام ہین اور صرف خدا آبا
ہی ـــــ لہذا اسلام مین پادری بالکل نہین ہین جو لوگ کہ قانون شرع سی
واقف ہین وہی علمای امت کی ہین اور وہ قانون شرع قرآن شریف ہے مسلمانونکی
مذہب مین یہہ بات نہین ہے کہ وہ اپنی علمای مذہب کو اپنی مال کا دسوان حصہ ضرور
دین اور وہ اس مال سی اپنی زندگی بسر کرین اونکی خدمتین پادریونکی سی نہین ہین بلکہ
حاکمون اور منصفون کی سی ہین نہ اونکی گذران لید کی آمد پر منحصر ہی نہ وہ کہی پر اور نہ وظائف
ریاست پر وہ اپنا گذارا مقدمات متنازع فیہ کی آمد سی جو ڈہائی روپیہ سیکڑہ مقرر ہی اور
اون زمینون کے محاصل سی جو مسجدونکی واسطی مقرر کئی گئی ہین کرتی ہین حقیقت مین مفتیان
شریع انگلستان کے پادریون سی حکومت مین کم نہین ہین مگر یہہ فرق ہی کہ اون مین آپس
مین اختلاف لفظی نہین آنحضرت کی مسائل مین ابہام بالکل نہتہا قرآن سی خوب ظاہر ہے
کہ آنحضرت ہی موحد تہی آپ نی بتون اور دیوتاؤن اور سیارات اور ثوابت کی پرستش
کی بالکل ممانعت فرمائی اور یہہ اس وجہہ سی کہ ہر حادث کو فنا اور ہر طالع کو غروب
لازم ہی اور جس چیز مین کہ خراب ہونی کا مادہ ہی اوسکو زوال ضرور ہی ـــــ آنحضرت
خدای یکتا کی پرستش کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ اوسکی کوئی شکل مقرر ہی اور نہ جگہہ اور نہ
اوسکی اولاد ہی اور نہ مثل وہ ہماری دل کی پوشیدہ بہیدسی واقف ہی قدیم ہی حادث نہین

ہی اور اوسکو ذاتی کمال عقلی حاصل ہی — ان مضامین کو آنحضرت نی اپنی زبانسی
دوسری اور ستاونوین اور چھپنوین سورتون مین بیان فرمایا ہی مسلمان ان آیتون
پر کامل عقیدہ رکھتی ہین اور مفسرین قرآن نی انکی اسطرح تعریف لکھی ہی جیسی ریاضی کی حدود و عموم
بیان کیے جاتی ہین ایک موحد حکیم بہی مسلمانون کے عام عقیدہ کی موافق ہی ہو سکتا ہی تمام
مخلوقات دیکہنی سی معلوم ہوتا ہی کہ انکا کوئی خالق ضرور ہی اور اوس کا قانون ہر ایک کے دی
دلمین موجود ہی ہر ایک زمانہ کی نبیونکا اصلی یا ظاہری ارادہ یہہ ہوتا آیا ہی کہ ہم آدمیون کو
یہہ سکہا دین کہ خدا تعالی انکا خالق ہی اور اونکی دلمین اوسکا قانون موجود ہی چونکہ
آنحضرت بہت صاف باطن تہی لہذا آپنی اپنی متقدمین نبیون کی تعظیم کا ہی حکم کیا جیسا آپ نے
واسطی کیا تہا اور یہہ فرمایا کہ وحی حضرت آدم سی شروع ہوئی اور قرآن شریف کے رواج
تک ختم ہوئی آنحضرت نی مسلمانون کو تلقین فرمایا ہی کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کی نہایت
عظمت کرین ساتوین اور دسوین سورتین دیکہو — اور رومن کیتہلک مذہب کے
عیسائیون نی قرآن شریف سی ایک عمدہ خیال لیا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی والدہ معظمہ
نہین جیسا انہی پہلی بیان کیا قرآن شریف کا سب مین بڑا مضمون خدا تعالی کی وحدانیت
اور آنحضرت کی رسالت ہے وہ اپنی تئین نبی اور خدا کا رسول سمجہتی ہین آپ فرماتی ہین
کہ چونکہ عیسائیون نی غلطی سی مسائل وحدانیت اور رسالت کو خراب کر دیا اوسمین
مسئلہ تثلیث داخل کر دیا خدا تعالی نی یہہ نہ چاہا کہ وہ اپنی سچی مسئلون کو بغیر گواہی چہوڑ دی لہذا
اوس نی اپنی نبی کو بہیجا کہ وہ مذہب دوبارہ قایم کر دی یہی دلیل ہی کہ مسلمان لوگ قرآن شریف کے

رہی اپنی کو برخلاف جو سخت عقیدہ عیسائیونکی ہو خدا کہتی ہین اور عیسائیونکو مشرک کہتی ہین
کیونکہ آنحضرت کی قول کی موافق عیسائی لوگ خدا تعالی کی سوا اور کو بہی پرستش مین شامل کر لیتی ہین
چنانچہ آنحضرت فرماتی ہین سورت ۴ ایہ ۱۶۹ ای اہل الکتاب یعنی ای یہودیون اور عیسائیون
تم اپنی پرستش مین حد سی زیادہ تجاوز نکرو جب تم خدا تعالی کا ذکر کرو تو ایسی بات کہو جو
حق کے خلاف ہو عیسی مسیح ابن حضرت مریم علیہ السلام صرف خدا تعالی کی نبی ہین تم صرف
خدا تعالی اور اوسکی نبیونکا یقین کرو اور مسئلہ تثلیث کا ذکر نکرو تم اپنی تقریر کو حد سی نہ بڑہنے دو
خدا تعالی واحد ہے تمام تعریف اوسیکو سزاوار ہے اور اوسکا کوئی بیٹا نہین ہی قرآن شریف کے
بہیجنے سے غرض یہہ نہی کہ وہ اون مختلف مذہبون کو جو اوس زمانہ مین رائج تہی ایک مذہب بنائے
اور اونکو خدا تعالی کی پرستش اور علم سکہائی اوسمین چند قوانین اور رسمین ہین جنمین کہ
سی بعض قدیم اور بعض جدید ہین اور ان رسمون اور قانونون سی غرض یہہ ہے کہ دنیوی اور دینی انتظام اچہا
اور ہر ایک کی خوشی کا سبب اور بہتری کا باعث ہے آدمیونکو آنحضرت کا فرمان سزاوار بنائے اور اونکو یہہ یقین کرا دی کہ آنحضرت
خدا تعالی کی رسول ہین جنکی بابت پیشین گوئیان اور اقرار ہوئی اور اگلی زمانہ کی پیغمبرون نے ذکر کری کی بعد بیان ہے کہ آنحضرت خدا تعالی کی
کی مذہب کو زمین پر پہیلانیکی واسطی بہیجی گئی ہین اور اسیواسطی دنیا مین آئی ہین کہ دینی اور دنیوی امور مین انسان کے سلوک و خیال
کی جانچ ہو نیز قرآن شریف کا بڑا مسئلہ خدا تعالی کی وحدانیت ہی آنحضرت فرماتی ہین کہ میری رسالت کی اصل غرض یہہ ہے
کہ خدا تعالی کی وحدانیت کو پہر قایم کرون اور یہہ بہی ارشاد فرماتی ہین کہ صحیح مذہب ایک سی زیادہ نہین ہو سکتا اور اگرچہ بعض قوانین
اور رسمین خدا تعالی کی ہدایت کی موافق تبدیل ہو جاتے ہین مگر اونکی اصل کبہی بہی تبدیل نہین ہوتی کیونکہ وہ غیر زوال اور حق ہے اور جب سی
مذہب حق کی اصول مین فرق آگیا خدا تعالی نے اوسکی درستی کی واسطی نبی بہیجی تاکہ وہ آدمیون کو مذہب کی تلقین کرین ان

اور حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ السلام پر کی طرح تک سب مین زیادہ بزرگ ہے
— آنحضرت نے کبھی یہہ نہین مشہور کیا کہ مین ایک نئی مذہب کا موجد ہون بلکہ برخلاف
اوسکی یہہ فرمایا (سورتین[۱] ۲ و ۳ و ۱۶ و ۲۶ وغیرہ) کہ میرا مذہب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا
مذہب ہے جو مجہی حضرت جبرئیل نے بتایا (سورت ۲۳) قرآن شریف کی اصل غرض یہہ ہے
کہ کتب آسمانی کی تصحیح کرے جنمین آنحضرت فرماتی تہی کہ یہودیون اور عیسائیون نے
تحریف کردی ہی خصوصاً اوس مقام پر جہان پیغمبر رسالت کا بیان ہے (سورتین ۲ و ۳ و
۶ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۶ و ۲۷) یہہ روایت ہے[۲] کہ قرآن کو جبرئیل آنحضرت کی پاس لائی اور یہہ
قرآن اوس دنبہ کی کہال پر لکہا ہوا تہا جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نی اپنی بیٹی
حضرت اسحق کی جگہہ قربانی کیا تہا اور یہہ قرآن شریف مطلا اور مرصع تہا مگر ایک دوسرا
ترجمہ[۳] کی موافق جیسی اکثر عیسائی مانتی ہین آنحضرت نی قرآن شریف کو ایک فارس کے
یہودی آقا در وہ ابن نوال اور ایک عیسائی پادری کی مدد سے جو عبد المسیح کے
نسطوریہ[۴] عباد مشیخانہ کا پادری تہا بصرہ مین جو ملک شام مین واقع ہی تصنیف کیا یہہ
رای بہت قدیم ہی کیونکہ ہم دیکہتی ہین کہ آنحضرت خود اس بات کا ابطال کرتی ہین (
سورتین ۱۰ و ۱۲ و ۱۶ و ۲۷) قرآن شریف مین ایک صاف طور پر خدا تعالی کے
ہستی کا بیان ہے (سورتین ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۱۸ و ۳۴ و ۳۷ و ۳۹ و ۴۰ و
۴۲ و ۵۹ وغیرہ) اوس مین لکہا ہی کہ خدا تعالی قدیم اور غیر مخلوق ہی اور اولاد نہین رکہتا
اور وہ نظیر نہین رکہتا (سورت ۱۱۲) اور وہ تمام چیزون کا خالق ہی (سورتین ۶ و ۱۰ و

[۱] جو بندہ کو چاہئے کہ ہر سورۃ کو ان اعداد کی حسب سی قرآن مجید مین دیکہلے تا آخر کتاب بغیر مترجم

[۲] یہہ روایت مسلمانون مین کہین مشہور و معتبر نہین ہے مترجم

[۳] یہہ روایت بالکل متعصبین اور منکرین اسلام کی بنائی ہوئی ہے مترجم

[۴] نسطوریہ ایک فرقہ تہی مذہب نصاری سے اور یہ ایک دو کا نام نسطوریس تہا ملکانیہ سی ہے مترجم

رحمن اور رحیم ہی (سورتین ۳ و ۵ و ۶ و ۱۰ و ۴۰) اور اون لوگون کی حفاظت
کرتا ہی جو نا شکری نہین کرتی (سورتین ۳ و ۹ و ۴۴ ، ۶۴) اور گنہگارون کی خطا معاف
کردیتا ہی بشرطیکہ وہ توبہ کرین (سورتین ۵ و ۲۵ و ۱۱۰) خدا تعالی قیامت کے دن حاکم
اعلی ہوگا (سورتین ۲ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۲) وہ ہر آدمی کو اوسکی اعمال کی موافق
جزا دیگا (سورتین ۲ و ۳ و ۴ و ۱۰ و ۲۸) یعنی نیکون کو اور اون لوگون کو جو جہاد مین
شہادت حاصل کرین (سورت ۲۲) اور جنت کی بی زوال خوشی کا بیان ہی جسکی
عمدہ ذکر کو ہم کہہ سکتی ہین کہ وہ نہایت بلند خیال شاعرونکی نازک خیالات کی موافق
ہی (سورتین ۴۰ و ۷ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۸ و ۲۰ و ۳۲ و ۵۶) اور خصوصاً گنہگارون کی بی
زوال سزا کا ذکر جو اونہین دوزخ مین دیجاویگی اور جو اندازہ قیاس سے باہر ہی (سورتین
۲ و ۸ و ۱۳ و ۵۴ و ۲۵ و ۵۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۶ و ۸ و ۴۴) قرآن مین خدا تعالی کی ہستی کی
ساتہہ اوسکے ربانی (سورتین ۱۵ و ۱۶ و ۲۳ و ۲۲ و ۴۹ و ۲۳ و ۳۳) اور کاتب تقدیر ہونا
(سورتین ۱۳ و ۴ و ۱۱۶) بہی لکہا ہی ——— قرآن شریف مین لکہا ہی کہ اللہ تعالی نے
فرشتی پیدا کئی ہین ——— (سورتین ۲ و ۷ و ۹) مگر اوسمین ممانعت ہی کہ فرشتون اور
نبیون کی پرستش کرنی چاہئی (سورت ۳) ہر آدمی پر دو فرشتی متعین ہین اور وہ
اوسکی اعمال کو دیکہتی ہین (سورت ۵۰) شیاطین انسان کی دشمن ہین — (سورتین
۲ و ۳۶ و ۴۳) مسلمانون کو چاہئی کہ وہ نیک اور بد جنکی ہستی اور مختلف درجہ
فرشتون اور شیاطینون کا یقین کرین (سورتین ۲۶ و ۵۵ و ۵۸) اور سب سے زیادہ بات جس

نہ آنحضرت کی رسالت کا یقین کرین بلکہ یہ سمجھین کہ آپ بشر نہین ہین (سورتین ۷ اور ۲۹)
عیسائی جسقدر بی انصافی قرآن شریف کی تہذیب کے اعتراض کرنیمین کرتی ہین اوسیقدر بی انصافی
سے اونکی مسئلون عیسویہ پہ اعتراض کرتی ہین قرآن شریف مین شراب خواری اور ہر ایک قسم کی افراط
(سورتین ۴ و ۷۱) اور سود خواری (سورت ۲) طمع اور غرور (سورتین ۴ و ۱۸) غیبت
اور بہتان (سورت ۱۰۴) حرص (سورتین ۴ و ۳۳) مکر (سورتین ۴ و ۶۳) دنیوی مال
ومنال کی خواہش (سورتین ۱۰۰ و ۱۰۲) کرنیکی ممانعت ہے برخلاف اسکی اوسمین حکم ہی کہ خیرات
دو (سورتین ۲ و ۳ و ۳۰ و ۵۰ و ۵۷ و ۹۰) اور اپنی ماں باپکی عظمت کرو (سورتین ۴
و ۱۷ اور ۲۹) اور خدا کا شکر (سورت ۵) وعدہ وفا کرو (سورتین ۵ و ۱۶) صاف باطنی
اختیار کرو (سورتین ۹ و ۱۷ اور ۲۳ و ۳۸) انصاف کرو (سورتین ۵ و ۶) اور یتیمون کے
حق رسانی کرو (سورتین ۱۳ و ۹۰) اور بغیر لحاظ مراتب آدمیون کے (سورت ۴۹) [illegible]
خلق و حیا سے پیش آؤ (سورتین ۴ و ۲۵) قیدیون کو روپیہ لیکر آزاد کرو (سورتین ۱۳
و ۹۰) صبر کرو (سورتین ۲ و ۳ و ۴۷ و ۳۷) خدا کی فرمانبرداری کرو (سورت ۳) خلقت
کی خیر خواہی کرو (سورت ۲۸) گناہگارون کی خطا معاف کرو
(سورتین ۳ و ۱۶ و ۴۲ و ۴۳) بدی کی عیوض نیکی کرو (سورت ۲۳)
اور نیک راہ اس واسطہ اختیار کرو کہ خدا تمسی راضی ہو نہ اسواسطی
کہ دنیا مین تعریف ہو (سورت ۲۲) جیسا ہم بیان کر چکے ہین قرآن شریف
صرف ایک مجموعہ قوانین مذہبی کا نہین ہے بلکہ اس مین مسلمانون کے ملکی اور مالی قوانین

بھی ہین اور یہی حال یہودیون کی پنٹاٹ یعنی تورئت کی پانچ پہلی حصونکا ہی قرآن
شریف مین چار سے زیادہ نکاح کرنیکی ممانعت ہی (سورت ۴) اور جو رسوم نکاح مین جاری
اونکا حکم ہی (سورتین ۲ و ۴) اور معاملات زناشوی کی تعلیم ہی (سورت ۴) وہ وبیاہی کی
واسطے مدت مقرر کی گئی ہین (سورت ۲) اور بیوہ ہونیکی واسطے بھی مدت ہی (سورت ۲ ۴)
اور جہیز اور مہر کا بھی ذکر ہی (سورتین ۲ و ۴) اور یہہ بھی لکھا ہی کہ طلاق کس طرح ہونا چاہئی
(سورتین ۲ و ۴ و ۶۵) آنحضرت نی وارثون اور وصیتون اور یتیمون کی حفاظت حال سے
بھی غفلت نہین کی اونکا شمار مذکورۃ الصدر مین ہوکری قرآن شریف مین جھوٹی گواہونکی
تعزیر دہی کا بھی حکم ہی (سورتین ۵ و ۲۴) اور فریبی قاضیونکی (سورت ۵) اوس مین مکر
(سورت ۱۴) چوری (سورت ۵) قتل انسان (سورتین ۲ و ۴ و ۶ و ۲۵) قتل اطفال (سورتین
۶ و ۱۷) حرام کاری رشتہ دارون سے (سورت ۴) بی حیائی اور زناکاری کی واسطے سزا مقرر
(سورتین ۴ و ۱۹ و ۲۴ و ۲۵) یہان فقط یہہ ہی نہین معلوم ہوتا کہ آنحضرت نبی ہی تہی بلکہ وہ
مقنن اور شارع بھی تہی اپنی زندگی مین اون قوانین کو جنکا ستے رواج نہین دیا جبتک کہ ہجرت
نہ کری اور آپ کا مذہب اچھی طرح پہیل نہین گیا بلکہ بعض قوانین تو جب جاری کئی گئی
کہ جب آپ نے مکہ فتح کر لیا — مسلمان قرآن شریف کی ایسی عظمت کرتی ہین کہ عیسائیون نے
اپنی انجیل کی کبھی ایسی تکریم ہوئی ہوگی تہی جو کبھی مسلمان خیال کرتی ہین کہ قرآن شریف
مجموعہ قوانین مذہبی اور مالی اور ملکی ہی اون کا یقین امور مندرجہ ذیل پر منقسم ہے
اور ان باتون کا قرآن مین ذکر ہے مذہب اسلام

دو حصوں پر منقسم ہی ایک کو ایمان اور دوسری کو دین کہتی ہین ایمان خدا
اور اوسکی فرشتون اور اوسکی وحی اور اوسکی نبی اور قیامت کی دن اور خدا کی
حکمون کی یقین کا نام ہی دین مین نماز اور وضو اور زکوٰۃ اور روزہ اور حج
شامل تہی تاکہ اسلام اور مذہب عیسائی مین اچہی طرح فرق معلوم ہو اس بات کا خیال
رکہنا چاہیی کہ اہل اسلام ایسی مسئلون کی پیروی کرتی ہین جنکی موافق دین اور معاملات
باہمی مین فرق ہی برخلاف اسکی عیسائی لوگ ایسی مذہب کی پیرو ہین جس مین
کچہہ احادیث وغیرہ پر عمل کرنا نہین پڑتا بلکہ اونکی معاملات دینی اور دنیوی اور
مالی اور ملکی اور سب باہمی ایکطرح کی ہوتی ہین اہل اسلام کی واسطی حب الوطن اور
روایات قدیمہ اور شرع اور قانون ملکی اور حقوق باہمی یہہ سب ایک نقطۂ اسلام
مین شامل ہین منجملہ محاسن اور خوبیون قرآن شریف کی جسپر اہل اسلام کو ناز کرنا چاہیی
دو باتین نہایت عمدہ ہین اول قرآن شریف کی وہ خوش بیانی جس مین خدا تعالی کا ذکر ہی
اور جسکی سننی سی آدمی کی دل پر ایکطرح کا اثر پیدا ہوتا ہی اور خوف آتا ہی اور جس عبارت
مین خدا تعالی کی نسبت اون جذبون کا مغلوب ہونا نہین منسوب کیا گیا ہی جو انسان
کی واسطی مختص ہین دوسری تمام قرآن شریف اون خیالات اور الفاظ اور قصص سی
مبرا ہی جو خلاف تہذیب خیال کیجا سکتی ہین مگر افسوس یہہ عیب یہودیون کی مقدس
کتابون مین اکثر واقع ہین حقیقت مین قرآن شریف ان عیوب سی ایسا مبرا ہی کہ اوس
مین ذرا بہی حرف گیری ناممکن ہی اور اگر ہم اوسی اوسنی آخر تک پڑہین تو کہین

بات نہ واقع ہوگی بلکہ جس سے ہنسی آجاتی — وہ مذہب جسکی قرآن شریف نے بنا ڈالی ہے اوس مین کمال وحدانیت ہے اور اوس مین خدا تعالی کا مضمون ایسا ہے جس مین کچھ دقت اور ابہام نہین ہے — اہل اسلام کی نزدیک اللہ تعالی کی یہہ صفت ہے کہ وہ صرف انتظام پر موجود ہی اور اوسیکی حکم سے تمام عالم کا انتظام قایم ہی بلکہ اونکی حکما کی مانند یہہ رائی نہین ہے کہ وہ صرف سب اشیا کا خالق ہے اور قواعد مقررہ سے عالم کا انتظام کرتا ہے مگر آپ سب چیزون سے علیحدہ ہی سوا اسکی اسلام ایک ایسا مذہب ہے جسکی اصول مین سب کو اتفاق اور جسمین کوئی ایسی کنہہ نہین ہی جو زبردستی ان لینی پڑی اور سمجھ مین نہ آئی اس مذہب مین آدمیون کی خیالات کو اس سادی اور غیر منقلب پرستش پر قناعت کرنی پڑتی ہی اگرچہ حرارت اسلامی نی اونکو اکثر جگہہ مختلط کردیا ہی القصہ یہہ ایک ایسا مذہب ہے جسمین اولیا اور شہدا اور تبرکات اور تصویرات کی پرستش اور ابہام اور دقایق حکمیہ اور راہبون کے تجرید اور تعذیب نفس بالکل نہین ہی اور خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نی ماہیت اشیا اور اوس زمانہ کی قومون کی حالت پر خوب غور کرکی یہہ مذہب ایجاد کیا ہی ایسی مسایل نکالین ہین جو خلاف عقل نہین اسواسطے کہ تعجب کا مقام نہین ہے کہ اس عبادت نی اہل کعبہ کی بت پرستی اور سابیئونکی پرستش اجرام فلکی اور زردشتیونکی آتشکدون کا استیصال تمام کردیا — اب ہم اسلام کی اون چند عقاید کا مختصر حال لکہتی ہین جو قرآن شریف کے احکام پر مبنی ہین — اسلام نے کبھی مذہبی مسائل کچھ ایسے مستثنی اور ابھی نہین کہ غیر مذہب والون کو تکلیف دی او

نہ کبھی ایسا کلمہ قایم کیا کہ جسکی ذریعہ سی موجدان بدعات کو سخت سزا ملی اور نہ یہہ ارادہ
کیا کہ غیر مذہب کے لوگون کو جبر سی اسلام قبول کرائین — اہل اسلام دعوت اسلام کر
تی تھی مگر اپنی مذہب کو بجبر قبول نکراتی تھی — مذہب[1] مین زبردستی کرنی نہ چاہیے —
یقینی[2] وہ لوگ جو ایمان لاتی ہین یا یہودیون کے مسلکون کی متابعت کرتی ہین اور عیسائی اور
صابئی الغرض جو خدا اور قیامت کا یقین کرتی رہین اور نیک کام کرتی رہین تو اون کو
جزائی خیر دیگا نہ وہ کسی خوف مین مبتلا ہونگی نہ اونہین صدمہ پہونچیگا — علاوہ اسکے
اسلام قبول کرنی سی نو مسلم کو بہی وہی حقوق ہو جاتی تھی جو کہ پہلی سی اسلام والی کی اور مغلوب لوگون کو
اون شرایط سی آزادی حاصل ہو جاتی تھی جو کہ فتح کرنیوالی نے آنحضرت کے وقت تک کر لیا
کرتی تھی قتل اطفال جو اوس زمانہ مین قریب عرب کی ملکون مین رایج تھا اسلام کی سبب سے بالکل
معدوم ہو گیا اور قرآن شریف کی سبب سے بردہ فروشی جاتی رہی اور یہہ رسم بہی جاتی رہی
کہ زمین کے ساتھ اوسکی خدمت گذار بہی فروخت کئی جاتی ہین اوسمین صرف یہی حکم نہین ہے کہ مسلمانون
ہی کو انصاف رسانی کیجاوی بلکہ اون لوگون کو بہی حفاظت کا حکم ہے جن پر اسلام غالب
آئین قرآن شریف کی سبب سے ہر طرح کا محصول جاتا رہا مگر صرف زمینداری کی نہ ہوسکے
رہگئی قرآن شریف کے احکام کی سبب سے تجارت کی تمام اخراجات اور اشکال جاتی رہی اور
غیر مذہب کی آدمیون کو آزادی حاصل ہو گئی کہ چاہین وہ اپنی پادریون کو اون کا مقررہ
روپیہ دین یا نہ دین اور ہر طرح کی چندی جو انکی اہل مذہب اونسی زبردستی لیا کرتی تھے
دین یا نہ دین اسلام قبول کرنی کیواسطی صرف کلمہ پڑھنا شرط تھا اور یہہ جو لوگ اکثر خیال

کرتی

لڑتی ہین کہ ختنہ بھی نہایت ضروری ہی یہ غلطی ہی — فی الحال یہہ امر بخوبی دریافت
کرنا ممکن ہی کہ استقدر آدمیون نے کیون اسلام قبول کرلیا مگر یہہ ہوسکتا ہی کہ ہم بعض
بڑی بڑی سبب اس جگہہ لکھین — اول سبب تو یہہ ہی کہ تمام قرآن شریف خدا تعالی
کی بیان اعلی اور ایسی سنجیدہ مضامین سے پُر ہی کہ جنکی پڑہنی سی ہر آدمی کی دل پر ایک خاص
طرحکا اثر ہوتا ہی مگر جب ایسی ان لوگون نے پڑہا جو اپنی اہل شہر یہودیون اور عیسائیون کے ربط و ضبط
کی سبب اپنی قدیم سوء اعتقادیون اور بت پرستی سی متنفر تہی تو وہ نہین اور بہی اپنی مذہب
کی بنیادی ثابت ہو گئی — دویم یہہ کہ اس مذہب مین تمام ان مذاہب کے عمدہ عمدہ مسئلی
اور رسوم اور روایتین جمع کر لی گئی ہین جو اس زمانہ مین عرب مین رایج تہی — سوم
قرآن شریف ایسی ہادی کتاب ہے کہ اسمین معاملات دینی و دنیوی سب موجود ہین —
بعض مورخ یہہ کہتی ہین کہ ان سببون کی سوا لوگون کی زیادہ تر اسلام قبول کرنیکا یہہ باعث
تہا کہ آنحضرت نی اس مذہب مین ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی اجازت دی ہی — مگر غیر متعصب
اور اہل انصاف اس خیال کو بیہودہ سمجھتی ہین کیونکہ یہہ بات ثابت ہو جاویگی کہ آنحضرت نے کبھی قبل اپنی
کی ترغیب پر اپنی مذہب کے رواج دینی کیواسطی اعتماد نہین کیا — ہمین یہہ نہین چاہیی
کہ ہم اس معاملہ مین عیسائیونکی زہد و تقوی یا اہل یورپ کے رسم و رواج کو دیکہکر رائی لگاوین جب اہل عرب
مین ایک سی زیادہ نکاح کرنیکا رواج قدیم سی چلا آتا تہا اگر آنحضرت نی بہی اس امر کا حکم دیا تو اس سے
اپنی معتقدین کو کیا زیادہ آزادی حاصل ہو گئی بلکہ آپ کی احکام نی اس بات مین بہی کثرت نکاح
مین جسکا اہل مشرق مین بہت رواج تہا کمی کردی اور اس زمانہ غیر تربیت یافتہ قومون مین اکثر حرام

کار بکا بہت رواج تہا اور وہ اپنی رشتہ دار عورتوں سی خراب ہوا کرتی تہی مگر جب آپنی
ان باتوں کی ممانعت قطعی فرمائی تو وہ بالکل معدوم ہو گئی آئی صاف ظاہر ہی کہ اسکی
وقت مین تہذیب کو ترقی ہوئی اور زوال نہین ہوا پارسا مسلمان سچ تو اپنی مذہب و اصول
مشتاب ہوتی ہین ایک یوری مذہب والون کی بہی نہین ہوتی ——— یعنی پارسا مسلمان
مستعد نفس ہوتی ہین عیاش نہین ہوتے ——— کوئی آدمی ایسا نہین ہے کہ جو قرآن شریف
کو بہی اور اوسکی دلپر خوف کا اثر نہو حقیقت مین یہہ بات ناممکن ہی کہ ایک شخص بانی مذہب
ہو اور وہ ایسی باتین نکالی کہ جس سے بدکاری رایج ہو اور پہر اوسکی مذہب کو مستقل
کامیابی حاصل ہو لہذا ہم یہہ کہہ سکتی ہین کہ اس مذہب کی مسائل کی سختی ہی زیادہ تر اوسکی
کامیابی کا باعث ہوئی چونکہ وہ احکام جنمین رسوم اور عبادتون کا بیان ہوتا ہی اکثر اہم
اور ذو معنی نہین ہوتی لہذا اونکا اتباع ایک مذہب کی قبول کرنی کی بعد زیادہ ہو سکتا ہی
یہہ بنسبت اون احکام کی اتباع کی جنمین صرف باطنی نیکیون کا ذکر ہو یہی باعث ہی کہ روزہ
داری او حج اور نماز اور وضو اور زکوٰۃ اور مسکرات سی پرہیز کرنی کی جنکا قرآن شریف
[illegible] ذکر ہی مسلمانون کو اونکی قوانین اور شرع کا پابند رکھا ——— ماسوا اسکی اس مذہب
کو اس سبب سی بہی ترقی ہوئی کہ جہان کہین اہل اسلام تجارت کیواسطی گئی وہان قرآن شریف
بہی پہنچ گئی اور جس زمانہ مین اونہون نے مشرقی ملکون مین تجارت کرنی شروع کی اونہی
لوگون کو جہان جا بسی کہین اوسوقت تک وہان نہ حکام اور سلاطین کسی مذہب کی [illegible]
لوگون نی قرآن شریف کو پڑہا اور اوس سی آگاہی حاصل کی کنارہ نا لیبار اور [illegible]

مسلمانون کی بہت تعظیم و تواضع ہوئی پادشاہان تترنات اور تدور فی نے اور

خوارزم کی سلاطین کی یہہ مذہب اختیار کرلیا اور جب خاندان مغلیہ قندہار کی طرف آئی اور گجرات

اور سا اون سلطنتون مین حکمران تہا جو ہنوز مسلمانون کا غلبہ نہ ہوا تہی بہت سے آدمی ہندوستان

مین قرآن پر ایمان لی آئی تہی جب پرتگال والی ہندوستان مین آئی تو اونہون نے دیکہا

کہ اسلام نی ہندوون کی بیہودہ مسائل کی مقابلہ مین بہت رونق پائی ہی اونہون نی تاریخون

مین یہہ لکہا پایا کہ زمورن بادشاہ ہندوستان جس کا دار السلطنت کالیکٹ تہا

اوس نے ہماری آنی سی اچہہ سو برس پہلے مورون کی نہایت خاطرداری کی اور اونکو اپنی ریاست

مین بہت اچہی اچہی عہدہ دئی اور آخر کار اون کا مذہب اختیار کرلیا ان بادشاہون مین

آخر بادشاہ جس کا نام پیری مل تہا اہل عرب کے جہاز مین بیٹہکر ہندوستان سی چلا گیا تا کہ

اپنی عمر مکہ مین بسر کری —— یہہ لوگون کا مبالغہ ہی کہ آنحضرت بہت متعصب تہے فی

الحقیقت بت پرستون اور اون لوگون کو جو وحی کی قائل نہین ہین دو مین سی ایک بات

قبول کرنی پڑتی تہی اون لوگون کو جنکا اہل کتاب ہونا قرآن سی ثابت ہی یا چارون فرقہ

عیسائی اور یہودی اور مجوسی اور صابی کو اس شرط سی اپنی مذہب پر رہنی کی اجازت ملتی

تہی کہ یا جزیہ ادا کرنا قبول کرین اور یا کوئی ایسی بات مان لین جس سی اون کا متبع الاسلام

ہونا پایا جاوی مگر جو مسلمانون کی قصد سے اونکی وہ طعن مقرر کی تہی وہ اوس سی بہت

کم تجاوز کرتی تہی اور جو وہ کفار سی معاہدہ کرلیا کرتی تہی اوسی پورا کرتی تہی اور باوجودیکہ

مسلمان فتح کرنیوالی گستاخ اور ظالم تہی مگر تاہم وہ اون لوگون کی مقابلہ مین نہایت رحم دل

تہی جو روم اور قسطنطنیہ کی پادریون کی فرمانبرداری کرتی تہی بس یہہ بات سچ
ہی کہ اگر سچائی اہل عرب اور ترک کی اہل یورپ ایشیا کی مالک ہوتی تو وہ اسلام کو اسے
طرح نہ رہنی دیتی جسطرح مسلمانون نے مذہب عیسائی کو رہنی دیا ہی کیونکہ دیکہو کیسی بیرحمی سی وہ
اپنی اور ہم مذہبون پر ظلم کرتی ہین جنہین وہ خیال کرتی ہین کہ مذہب حق پر نہین ہین چنانچہ
مسٹر [illegible] سی کا قول ہی کہ وہ ظلم جو اہل عرب نے عیسائیون پر کیا اور وہ ظلم جو پوپ کی
معتقدین نی پروٹسٹنٹ عیسائیون پر کیا اوسکا ہرگز مقابلہ نہین ہوسکتا والڈوا
ئیون نے صرف سینٹ بارتہولومیو کی عرس کے دن جو قتل ہوا اوسمین اتنی خونریزی
ہوئی کہ اہل عرب نے ابتک اسقدر عیسائی نہین قتل کئی یہہ مناسب ہے کہ ہم عیسائیون کے
اس بدگمانی کو دفع کرین اور وہ بدگمانی یہہ ہی ـــ کہ مسلمان ایک بڑا ظالم فرقہ ہے
جنہون نے عیسائیون سے یہہ کہا کہ یا مذہب عیسائی سی دست بردار ہو یا مرنا قبول کرو مگر یہہ بات
ہرگز صحیح نہین ہے اور اہل عرب کے معاملات پوپ کے معتقدین کے مقابلہ مین بہت ایسی رحم
دلی کی معلوم ہوتی ہین پوپ کے معتقدین آدم خورون سی بہی زیادہ بیرحم تہی ـــ
آنحضرت کی نسبت مین اگرچہ تعلیم باطنی نہین ہے پر اسمین کچہ شک نہین ہی کہ وہ باقاعدہ اور
بامطلب ہی یہہ مذہب ایک شاہراہ کی مانند ہی جو بداعتقادی اور توہمات مذہب والی حکما کے
بدعات کی جلال مین بغاوت ان جکلانی مذہب عیسائی کو ایسا داغ لگایا تہا کہ اگر ہم یہہ کہین
کہ مسلمانون نے اپنی تمام عہد حکومت مین عیسائی مذہب کے کوئی ایسی قسم نہین دیکہی جسکی
نسبت مین دلیل [illegible] جسکی اونکی قدر کرنیکی لایق نہون تو اسمین کچہ مبالغہ نہین ہے

یہہ صاف ظاہر ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کے ہدایت کیواسطے پیدا
ہوئی تہی وہ قوانین جو اس قوم کی لئی مقرر ہوئی تہی ایسی مشکل تہی کہ کسی غیر قوم کا آدمی
اوسمین داخل ہو سکتا تہا وہ کتابین جو آیوین جلد شیشن کے طرف منسوب ہین اونسی بہی یہہ
بات ظاہر ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام کی حواریون کو اسبات مین شبہہ تہا کہ آیا یہود کے
سوا کوئی اور بہی اس مذہب مین داخل ہو سکتا ہی یا نہین مگر صلاح کی بعد یہہ بات قرار پائی
کہ غیر اقوام کو بہی توریت کی تعلیم شروع ہی عیسائی مورخون کو خود اسبات کا اقرار ہی کہ جب عیسائی
مذہب بادشاہون وغیرہ نی قبول کر لیا وہین اوس کے صفائی اور سادگی کم ہوگئی جسکا کتب
آسمانی مین مذکور ہی غرور اور لالچ اور فسادی معلمان مذہب کے دلمین جا ہی پکڑی اور او
مین بحثین اور تکرارین شروع ہوگئین فلان صاحب کے رای ہی کہ قسطنطین کے زمانہ سی بہت
پہلے بہی اکثر عیسائی لوگ خراب ہوگئی تہی اور اونکی اصول مذہب مین فتور آگیا تہا مگر بعد
ازان جب اوس نے معلمان مذہب کے بہت قدر کی اور اونہین اعلی اعلی مرتبہ دی تو یہہ لوگ
دولت کی خواہش مند اور اختیارات ملکی کے شایق ہوگئی اور انہون نے مذہب عیسائی کو خراب
کر دیا — چہٹی صدی مین آنحضرت مشرق مین پیدا ہوئی اور آپنی اپنی مذہب کو قایم کرا
اور بت پرستی کو ملک ایشیا اور افریقہ اور مصر کی اکثر حصون سے بالکل نیست و نابود کر دیا
چنانچہ ان ملکون مین ابتک خدا تعالی واحد اور حقیقی کی پرستش جاری ہی — لاکہون
آدمیونکی طبیعت اس عرب کے نبی کی ظاہری اور باطنی کیفیت نی جگہہ پکڑی اور ہمارے صاف باطنی اس امر کی مقتضی ہی کہ ہم یہہ
خیال کرین کہ حقیقت مین آپکی معتقدین آپکی نبوت کے دلسی قایل تہی اور یہہ سمجہتی تہی کہ آپ پر وحی نازل

ہی اور آپ سچے نبی ہین ضروری ہی کہ مشرکون کو آپکا مذہب بسبب اوسکی عمدہ قواعد اور
قوانین کے خدا کیطرف سے الہام ہونا معلوم ہوا ہوگا آپکا مذہب زردشت کی مذہب سے زیادہ صاف
اور حضرت موسی کی مذہب سے زیادہ پاک معلوم ہوتا تھا اور اور جھوٹی اور فاسد مذہبون کے
مقابل مین بہت عقل کی موافق لکھا ہی ساتوین صدی مین کتب آسمانی کی سادگی ان
لوگون کے بد اعتقادیون سے جاتی رہی تہی ـــــ آنحضرت کی مذہب کے صداقت اس باتسے
اور بہی معلوم ہوتی ہی کہ اگرچہ اس مذہب کو نکلی ہوئی ایک عرصہ دراز منقضی ہوا مگر اپنی
اور مذہبون کی مانند خالق کی جای مخلوق کی پرستش وغیرہ نہوئی اور اہل اسلام نی اپنے
وہم اور قیاس کے متابعت نہین کی اور خدا تعالی کی پرستش پر قایم رہی اور اوسکی جای
بتون کو نہ پوجنی لگی انکی عقیدہ کی بنیاد یہہ چند الفاظ ہین جسکا ترجمہ یہہ ہی ـــــ
مین خدا اور اوس کے نبی محمد کا یقین کرتا ہون ـــــ یہہ جو اکثر مورخونے لکہا ہی اور
اب بہی بہت لوگ یقین کرتی ہین کہ یہہ قرآنی مذہب صرف تلوار کی ذریعہ سے شایع
ہوا تہا یہہ بات بالکل غلط ہی کیونکہ ہر ایک غیر متعصب آدمی اونکی فکر مین معلوم کر سکتا ہے
کہ آنحضرت کا مذہب ایسا تہا کہ جسمین انسان کے قربانی اور خونریزی کی جای نماز اور زکوۃ قایم
کی گئی تہی اور ہمیشہ کی جہگڑون اور قضیون کے جگہہ باہمی اخلاص و محبت کی بنیاد
ڈالی گئی تہی اور یہی باعث ترقی کا ہوا تہا حقیقت مین یہہ مذہب اہل مشرق کیواسطے
سر تا پا برکت تہا اور آنحضرت نی ہرگز اسقدر خونریزی نہین کی جسقدر حضرت موسی علیہ السلام
نی بت پرستی کی بیخ کنی کیواسطے کی تہی ـــــ لہذا یہہ بات بالکل بیہودہ اور بیجا ہی کہ

یعنی کلمہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ

ہم خدا تعالی کی اوس نمونہ قدرت کی کسر شان کرین اور جاہلانہ اوسکی بابت مین گفتگو کرین جسکو اللہ تعالی نی اپنی ہاتہہ انسان کی رای اور دل مین اثر ڈالنی کیواسطہ پیدا کیا تہا جب ہم اس تمام مضمون کو خیال کرتی ہین اور دیکہتی ہین کہ اپنی کیسی عجیب طور سی ظہور کیا اور ترقی پائی تو ہمین بی شبہہ بہت تعجب ہوتا ہی اور اسمین شک نہین معلوم ہوتا کہ جن لوگون نی مذہب اسلام اور عیسائی دونون کی کتابون کو پڑہا ہی اونہین بی شک یہہ شبہہ ہوتا ہوگا کہ کونسا مذہب ان دونون مین صحیح ہی اور اونہین یہہ اقرار کرنا پڑتا ہوگا کہ مذہب اسلام بہت عمدہ مطالب کیواسطی ایجاد کیا گیا ہی ——

باب چہارم در ذکر کلام اللہ شریف

جو ذکر ہمنی پہلی باب مین کیا ہی اوس کے دیکہنی اور راستی اس باب کے مطالعہ سی ناظرین کو بخوبی ظاہر ہو جاویگی —— ہماری نزدیک کسی زمانہ مین کوئی ایسی قوم نہوگی جو اہل عرب سی زیادہ علم و فضل کیقدر کرتی ہو ایک مسلمان شاعر کا قول ہی کہ جب مین کسی فاضل اور مولوی کو دیکہتا ہون میرا یہہ جی چاہتا ہی کہ اوس کی قدم بوسی کرون مسلمانون کی مرقوم دیگر قوم سب قانونون مین علم کیقدر و منزلت کے نہایت تاکید ہی ایک مسلمان شاعر لکہتا ہے کہ مولوی کی روشنائی اور شہدا کا خون مرتبہ مین برابر ہی ایک اور مولوی لکہتا ہی کہ جنت اوس شخص کیواسطہ موجود ہی جو اپنی بعد اپنی قلمین اور روشنائی چہوڑ جای یا یہ تبدیل الفاظ ہم یہہ کہہ سکتی ہین کہ ایسی کتابین تصنیف کر جائی جنکی پڑہنی سی اور لوگون کو بہی علم کا شوق ہو اہل عرب خیال کرتی ہین کہ دنیا چار چیزون کی سبب سی قایم ہی وہ چار چیزین یہہ ہین ——

علم عقلیہ کے انصاف شاہان سے نماز صلی کے عبارت دلیران — اور ان
سب سے زیادہ بات یہہ ہے کہ اونہون نے قرآن شریف مین خداتعالی سے کہوایا ہے کہ مال و
منال دنیا ناچیز اور بے حقیقت ہے مگر علم و فضل نعمت بے زوال ہے آنحضرت نے خود بڑے
شد و مد سے علم کی تحصیل کی طرف رغبت فرمائی ہے اور آپکی خواہش سے حضرت علی نے یہہ قول
فرمایا ہے کہ اللہ تعالے کی بڑی عنایت ہے اگر مال کی جگہہ علم عطا فرمائے پہلے جن لوگون نے
فلسفہ اور حکمت کو دوبارہ مروج کیا وہ لوگ بے شبہہ ایشیا کی سارسن اور ملک ہسپانیہ
کے تھے یہہ لوگ قدما اور متاخرین کی بیچ سلسلہ خیال کی جاتی تہی اور اونہون نے خلفائے
عباسیہ اور بنی امیہ کے زمانہ مین خروج کیا تہا علم و فضل جو اصل مین مشرق سے یورپ مین آیا
یہہ حقیقت مین دوبارہ لانا اہل اسلام ہی کا باعث تہا یہہ بات مشہور ہے کہ اہل عرب اپنے ہمسایون سے
برخلاف علم و فضل کو بہت رواج تہا مگر ہم لوگ مشہور جہالت اور بے علمی مین مبتلا تھے اور علم ادب
ہمارے ہان بالکل نیست و نابود ہو گیا تہا — مسٹر [illegible] صاحب کا قول ہے کہ مورخان معتبر
کی تصنیف سے یہہ بات قرار پاگئی ہے کہ دسوین صدی مین یورپ نہایت درجہ کی جہالت مین پڑا
ہوا تہا اور بجا فلسفہ اور حکمت کے اوس زمانہ کو زمانہ اہل لاطینیان کہنا چاہئے لاطینیون کی فلسفہ اور حکمت مین
بجز منطق اور فصاحت اور بلاغت کے کوئی علم شامل نہ تہا اور وہ خیال کرتے تھے کہ یہی دو نون
علم عقل انسانی کی بنیاد ہین یہہ بات یقینی ہے کہ اس زمانہ مین اہل عرب نے ملک ہسپانیہ اور اٹلی
مین بہت سے مدرسے جاری کئے تھے اور ان مدرسون مین ہزارون طلبا عربی فلسفہ اور حکمت کے
تعلیم پاتے تھے اور پیران علوم کو آن کر عیسائی مدرسون مین جاری کرتے تھے ہمین اس بات کا اقرار

کرنا

کرنا چاہئی کہ تمام قسم کی علم یعنی طب اور طبیعیات اور فلسفہ اور ریاضی جو دسوین صدی سے
یورپ مین جاری ہوئی یہہ سب اصل مین اہل عرب سے فلسفہ مدارس سے سیکھی گئی تہی مگر خصوصاً
ہسپانیہ کی اہل اسلام بانی فلسفہ یورپ خیال کئی جاتی ہین پہلی علم شعر اور علم داستان اہل
یورپ مین اہل عرب ہی کی سبب سے رایج ہوا ــــ اہل اسلام نی اپنی فتوحات حاصل کرنیکے
بعد عربی زبان کی سبب علم ادب کی طرف توجہہ کی جب وہ یہہ بات حاصل کر چکی تو انکی
علمی ترقی ایسی قلیل عرصہ مین ہوئی کہ کبہی سنتے ہین کو بہی ایسی قلیل عرصہ مین حاصل
ہوئی تہی اہل یونان نی آٹہہ سو سال مین علم ادب مین کمال حاصل کیا اور اسی قدر
عرصہ مین اہل روما کی ہان بہی عمدہ عمدہ مصنف اور شاعر پیدا ہوئی اتنی ہی عرصہ مین
رومانزبان کی ایک فرع نی جنوبی فرانس مین ترقی پائی اور وہان علم ادب کا رواج
ہوا مگر اہل عرب نے صرف ڈیڑہ سو برس کی عرصہ مین علم ادب مین کمال حاصل کر لیا اور
قدما کی فلسفہ اور شاعری اور اور فنون کی نگہبان بنگئی اہل روما اور گوتہہ لوگون نے
ہسپانیہ کو دو سو برس مین فتح کیا تہا مگر اہل عرب نے صرف بیس برس مین اس ملک کو
فتح کیا اور کوہ پیرینیز سی عبور کر کے دسطرف فرانس مین پہونچ گئی ــ اون کو علمی ترقیان
بہی ایسی ہی جلد حاصل ہوئی جیسی اونہین فتحین حاصل ہوئی تہین ــــ آنحضرت
کی بہتیجی اور چوتہی خلیفہ حضرت علیؓ علم و فضل کے بڑی قدر کرتی تہی ــــ
معاویہ جنکی وقت سی خلافت موروثی ہوگئی ان کے زمانہ مین اہل عرب نے
اہل یونان کی فن سیکہنی شروع کئی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت معاویہ کی بعد

ابو جعفر المنصور خلفاے عباسیہ کی دویم خلیفہ علم و فضل کی بہت قدر دان اور ترقی
دینی والی پیدا ہوئی باوصف اس کے کہ انکی وقت مین اکثر بغاوتین ہوئین اور انہون نے
بہت سی نئی ملک فتح کئی مگر بہت وقت اور روپیہ علم کی ترقی مین صرف کیا اور شہر بغداد
کو جو آبادی اور شان و شوکت مین بے نظیر ہی اپنا دار الخلافہ بنایا اور وہ پانسو برس تک
خلفاے عباسیہ کا دار الحکومت رہا اس خلیفہ کی پوتی ہارون رشید تھی کی دلیری اور جنگی ہنر سے
اہل یونان بہت خائف تھی یورپ مین بہت مشہور ہین اور حقیقت مین وہ علم و فضل
کی بڑی مربی تھی —— ہارون رشید اور شاہ شارلی مین[1] باہم خط و کتابت رکھتے تھے
اور آپس مین بڑی دوست تھی شارلی مین —— وہ بادشاہ ہی جس نے نہایت عالم اور
فن اور ہنر غیر ملکون سے لیجا کر اپنی ملک مین پہاڑی اور وحشی قومون کو جو اوسکی ملک
مین تھین انواع فنون کی تعلیم کی مگر وہ شخص جس نے اہل عرب کے علم و فضل کی شہرت کی بنیاد
ڈالی وہ المامون بن ہارون الرشید تھا ہزار ہا اونٹ قلمی کتابون سے بھرے ہوئی ہمیشہ
اوسکی دربار مین آتی ہوئی معلوم ہوتی تھی سول[2] سی اصفہان تک اہل عرب کا علم بہت
جلد پھیل گیا بغداد اور کوفہ اور قاہرہ اور بصرہ اور فیز[3] اور مراکو[4] اور کوردووا[5] اور گرنیڈا
اور وہین طلیطلہ اور سول مین اہل عرب کے حکمت اور فصاحت اور بلاغت کی بہت
جلد رواج پایا مگر ارسطو کا فلسفہ مغربی ملکون مین مشرقی کے نسبت بہت جلد پھیلا اہل
عرب ارسطو کی اسقدر عظمت کرتی ہین کہ گویا اوس کو دیوتا مانتی ہین اہل عرب نے تمام
مشرقی ان کو بہتر ترقی دی اور ان لوگون کے قلم کتابون کی یونان اور روما کی علم اوستین

[1] شارلیمین جسی عیسوی کہتی ہین شاہنشاہ فرنگستان بڑا نامی بادشاہ ... ۱۴ مترجم
[2] سول یا سویل وہ شہر ہی جس کو ... کہتی ہین اور ایک نے باعث ... وہ ملک اندلس یا اسپانیہ تھا مترجم ۱۲
[3] فاس
[4] مراکش دو شہر نامی ممالک مغربی کے ہین ساحل عربی پر ان شہر ... جو ... اندلس یا اسپانیہ ... ۱۲
[5] قرطبہ ... مترجم ۱۲

دوبارہ جہان ڈالی اہل عرب کی ہان شاعری مین صرف نصیحت اور مدح اور
مضامین عاشقانہ ہوتی ہین اور انکی شعرون مین یا تو اول مصرع دوسری مصرع سی اور
یا اول مصرع تیسری مصرع سی ہم قافیہ ہوتا ہی نوین صدی سی چودہوین صدی تک
عرب کے علم و فضل ہی یہہ نور حاصل ہوتا رہا ـــــ ان خلفا کی بعد ہسپانیہ کی سب
عبد الرحمن اولاد خلیفہ عبد الرحمن علم و فضل کے بڑی مربی تہی عبد الرحمن اول نی سنہ ۷۵۶
عیسوی مین ہسپانیہ کو فتح کیا اور خلفائی امویہ کی بنیاد ڈالی معلوم ہوتا ہی کہ اس خاندان مین
سے تین بادشاہ اس نام کی ہوئی اور تیسرا ان مین کا سب مین زیادہ شوکت اور عظمت والا
ہوا ـــ یہہ آٹہوان خلیفہ تہا اور ان خلفا مین پہلا شخص تہا جس نے امیر المومنین
کا خطاب اختیار کیا اس خلیفہ کی سلطنت مین ملک بہت بڑی بڑی صوبون پر
منقسم ہوگیا تہا اور انہین صوبون کے سبب سے آخرکار اس خاندان کو نقصان پہونچا
وہی خلیفہ تہا جو باوصف ان سب مشکلون کی علم و فضل کی قدر کرتی اور ترقی دینی
مین مصروف رہا اس خلیفہ نی دسوین صدی مین جبکہ یورپ جہالت مین پڑا ہوا
تہا پچاس برس سے زیادہ سلطنت کی اور ہم لوگون یعنی اہل یورپ کو تاریکی جہالت سے
روشنی علم و عقل مین لایا اگرچہ بغداد اور بخارا اور بصرہ کی مدارس بہت مشہور
تہی مگر وہ اسقدر دور تہی کہ طلبائی یورپ کو وہان جانی مین بہت وقت پڑتی تہی
اگر یہہ خلیفہ ملک ہسپانیہ مین مدرسی اور کتب خانہ جاری نکرتا تو ہمین بہی شک ہی اہل
عرب کے علم و فضل سی مطلق فائدہ نہوتا عبد الرحمن فنون زراعت اور عمارت مین

لاجواب تھا اوسنے اپنی محل اور باغ ایسی نایاب بنائی کہ شاید کبھی اور مشرقی بادشاہ
نے بنائی ہونگی زہرا ایک شہر اور محل کورڈوا سے تین میل کی فاصلہ پر ہی اس محل اور
شہر کو اس بادشاہ نے پچیس برس مین چھہ کروڑ روپیہ لگاکر بنوایا تھا اس خلیفہ کی محلسرا
مین چھہ ہزار خدمتگار تھی اور اوسکی شکار کی ہمراہی بارہ ہزار سوار تھے — اب ہم اس قصہ کو
ملتوی رکہتی ہین اور اوس الزام کا ابطال لکھتی ہین جو لوگ خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت
منسوب کرتی ہین عیسائی کہتی ہین کہ حضرت عمر نے سنہ ۶۴۱ عیسوی مین اپنی عمرو کو حکم دیا
کہ وہ اسکندریہ کے کتب خانہ جلادی اور اوسکی تمام کتابون کو شہر کی حمامون مین صرف
کری یہہ الزام بالکل جھوٹا ہی کیونکہ یہہ بات مشہور ہی کہ ٹولمی کی کتب خانہ کی چار لاکھ یا سات
لاکھ کتابین جو لیس قیصر کی لڑائی مین جل گئی تہین یہہ الزام جیسی اکثر مورخ علی التواتر لکہتی
ہین بالکل بے بنیاد ہی اور اوسکا کذب دلائل مندرجہ ذیل سی ظاہر ہی (دلیل ۱) آنحضرت
کا حکم ہی کہ یہودی اور عیسائیون کے مذہبی کتابین جو فتح مین مسلمانون کی ہاتھہ
آئین اونہین برباد کرنا چاہئی اور کتب عروض و فلسفہ و تاریخ وغیرہ بہی جو مسلمانون کے
قبضہ مین آئین اونسی فائدہ اوٹھانا چاہئی بس ایسا کیونکر ہوسکتا ہی اہل اسلام
آنحضرت کے عدول حکمی کرتی اور اوس کتبخانہ کو جلادیتی (دلیل ۲) ابوالفراج
جسکی کہ تنہا اوس نے اس کتب خانہ کی جلنی کی روایت بیان کی وہ اس سانحہ سی چھہ سو برس
بعد ہوا ہی جس زمانہ مین کہ اس واقعہ کا ہونا بیان کیا گیا ہی علاوہ اسکی اور مورخان قدیم
خواہ عیسائی خواہ مسلم کسی نی اس حادثہ کا ذکر نہین لکہا (دلیل ۳) سینٹ کرائی جسنی کہ

اسکندریہ

اسکندریہ کی کتب خانون کی تحقیق مین بہت سی کتابین لکھی ہین کہ یہہ حکایت
بالکل جہوٹی ہی کیونکہ اسکندریہ کی بڑی اور قدیم کتب خانہ چوتہی صدی سی پہلی تہے
تعجب کی بات ہی کہ زمانہ حال کی مورخ اس حکایت کو بیان کرتی ہین حالانکہ گبن صاحب
مورخ یہہ بیان کرتی ہین کہ یہہ حکایت مشکوک ہی کیونکہ نہ تو مسلمانون کی شان سے
ایسی حرکت صادر ہوتی معلوم ہوتی ہی اور نہ کسی عیسائی یا مسلمان مورخ نی اسکا
ذکر لکہا ہی اور گبن صاحب مورخ لکہتی ہین کہ اگر وہ کتابین جنمین اہل عرب اور موتوفرات
کی تکرارین ہین وہ جلادی جائین تو البتہ عقلا خوش ہو کر یہہ بات کہتی کہ انسان کو فقر
بلا اس حرکت کی نفع متصور ہی ـــــ ہم فرض کرتی ہین کہ مسلمانون نے حقیقت مین اسکندریہ
کا کتب خانہ جلادیا پس وہ لوگ کیونکہ الزام لگا سکتی ہین جو اپنی پادری زینر سی ناراض ہوئے
جسنی اہل عرب کی تمام عمدہ عمدہ کتب تواریخ و زراعت و طب کو جلادیا اور یہہ دلیل بیان کی
کی کہ یہہ کتابین قرآن سی مستنبط ہونگی اسیطرح عیسائیون نے مشہور سمرقند خانہ کو منہدم
کیا اور اس سے بہی زیادہ وینڈل قوم کیطرح یہہ بی وقوفی کی کہ فغفور چین کی عمدہ عمدہ عمارات
ہور ونقمرون کو برباد کردیا ـــ اب ہم پہر قصہ کیطرف رجوع کرتی ہین یورپ کو اہل اسلام سے
بہت فائدہ پہونچا کیونکہ اون فائدون کی سوا جو عیسائیونکو جنگ صلیبی مین حاصل ہوئی یعنی وہ ان
کی اہل عرب کی آزاد مزاجی اور عمدہ رسمون کو دیکہکر اپنی ملک کی رواجون کی اصلاح کی
اور اپنی بادشاہون کی خودسری سی نجات پائی یورپ کو مسلمانون سی یہہ فائدہ
پہونچا کہ اہل اسلام وہ لوگ ہین جنہون نے علم ادب متقدمین کو متاخرین سے ملا دیا

اور اس عرب کی تاریکی جہالت کی زمانہ مین اہل یونان کی عمدہ عمدہ تصانیف کو بہ
حفاظت رکہا اور نادر نادر فنون اور علوم مثلاً ریاضی اور طب وغیرہ کو رواج دیا
ہسپانیہ کیسمنو اور سٹلیرنم اوس زمانہ مین دار العلم تہی اور تصانیف ابو علی سینا و ابو
روزدوبی نہر ابیر ابرئیل وغیرہ کی اوس زمانہ کی علم کو ترقی دینی مین اون لوگون کو بہت مدد دی
جو تاریکی جہالت سے نکلی آتی تہی چونکہ یہہ لوگ علم جغرافیہ کی بہت شایق تہی انکا شوق
انہین ملک بملک لیگیا اور انہون نی افریقہ کی جنگلون تک مین سلطنتین قایم
کین مذہب اسلام اپنی ترقی کی زمانہ مین نہین بلکہ اپنی ابتدائی مین اور مذہبون کے نسبت
علم ادب کے طرف بہت مائل تہا آنحضرت نی خود فرمایا ہی کہ جس آدمی مین علم نہو وہ کالبد
بی روح ہی اور شان و شوکت دولت پر منحصر نہین علم پر منحصر ہے اپنی معتقدین کو تاکید
فرمائی ہی کہ اگر علم کسی ملک دور و دراز مین کیون نہو مگر تم علم کی سیکہنی مین کوشش
کرو ـــ عرصہ دراز تک خلافت ایسی بادشاہو مین رہی کہ اونکا نظیر ہونا بہت
مشکل ہی ان بادشاہون کو تعصب مذہبی بالکل جاتا رہا اماموں کا ذکر ہی کہ اوسنے
ایک عیسائی موسیل نامی کو دمشق کی کالج کا مدرس اعلی مقرر کیا اور یہہ کہا کہ مین اس عاقل
آدمی کو پسند کرتا ہون مگر امور مذہبی مین اپنا ہادی نہین بناتا بلکہ فنون فلسفہ وغیرہ کا
اوستاد مقرر کرتا ہون ـــ کون ایسا ہی جسنے تنزلی کی بابت یعنی سلطنت اسلام
کی ہسپانیہ مین جاتی رہنی کا افسوس نکیا ہو کون شخص ایسا ہی جسنی جس بہادر قوم پر تعصب
نکیا ہو جنہون نی تہہ سو برس تک حکمرانی کی مگر اون کے مخالفین کی مورخون نی بہی اونکی ایسا

نیر کہی

بی رحمی لکھا ہی ذکر نہین کیا کون ایسا شخص ہی جو عیسائیون کی پادریون کی اس
حرکت سی نادم نہو کہ اونہون نی اپنی حکام سی زبردستی سلطنت اور ظلم اوس قوم کی
کر دیا جسکی وہ حفاظت مین ایک عرصہ دراز تک رہی تہی ——— کون ایسا شخص ہی
جو زینمر پادری کی اس حرکت کی لکہنی سی شرمندہ نہو کہ اوسنی کورڈووا کی شہر کی شاعرون
اور فلسفیون اور ریاضی دانون کی تصنیفات کو جلا دیا اور اوس قوم کی ساتہ سو
برسکی علم ادب کی کتابون کو برباد کر دیا ——— یہہ فرانزنگن صاحب ہی کی تصنیفات
ہین کہ جنکی ذریعہ سی ہم اہل عرب کی عمدہ عمدہ تصنیفات سی واقف ہوگئی ہین یہہ پادری
صاحب سنہ ۱۲۱۴ع مین پیدا ہوئی تہی اور مشرقی زبانون سی خوب واقف تہی اونہون نی ———
الکندر ——— اور ثابت ابو قرا ——— اور علی الحصر ——— اور الفارابی ——— اور
الفرغانس ——— اور الازرقب کی ——— قول اکثر نقل کئی ہین اور معلوم ہوتا ہی
کہ وہ ان مصنفین کی کتابون سی ایسا ہی واقف ہی جیسا کہ وہ یونانی اور لاطینی زبانون سی
واقف تہا علی الخصوص وہ بوعلی سینا کی حکم کا بہت معتقد تہا اور کہتا تہا کہ یہہ حکیم فلسفہ
کا بادشاہ ہی یہہ مشہور ہی کہ سوڈیکن صاحب نی اپنی فلسفہ کی اول اصول ہمنام اور جید
——— روجر بیکن صاحب سی حاصل کئی تہی اس سی صاف ظاہر ہی کہ بیکن صاحب نی اپنا
فلسفہ بنی اسرائیل اور آنحضرت کی معتقدین سی حاصل کیا تہا ——— یہہ جو عیسائی کہتی ہین
کہ حال کی اہل اسلام علم و فنون کی دشمن ہین اسکی جواب مین یہہ کہا جاسکتا کہ یہہ بات بالکل
غلط ہی بلکہ اسلام ترقی علم مین ہماری زمانہ کی علم و فضل پر بہت سبقت رکہتا ہی

کیونکہ طالب علم اسلام کی حصول مذہب مین اول ہی مسلمانون کا قاعدہ ہی کہ وہ ہر ایک بچہ کو
پانچ برس کی عمر مین مکتب مین بٹھا دیتی ہین بادشاہ پر یہہ بات فرض ہے کہ وہ اہل شہر کو
اسقدر پڑھنا لکھنا ضرور سکھا دی کہ جس کے ذریعہ وہ اون قوانین کو سمجھہ سکین جن کا
اتباع اونہین ضروری اور ہر ایک خاندان پر یہہ بات فرض ہے کہ وہ اپنی لڑکون کو
علم معاش سکھا دی مسلمان ہر ایک طالب علم کو ہاتھہ کا پیشہ سکھاتی ہین اور بعض آدمی
صرف اسی پیشہ کو کرتی ہین مگر تعلیم کیطرف بادشاہ لوگون کو اسقدر توجہہ کرنی نہین
پڑتی کیونکہ عوام الناس اپنی بچون کو آپ تعلیم کر لیتی ہین قسطنطنیہ مین جب کوئی محلہ جلجاتا ہے
اور وہان ہمیشہ آگ لگتی رہتی ہی تو وہان کی باشندون کو پہلی مکتب ضرور بنانا پڑتا ہی یہہ
ضرور نہین ہی کہ وہ وہان کی مسجد کو بھی خود ہی بنائین یا تو کوئی امیر اوسکی تعمیر کیواسطے
روپیہ دیتا ہی یا اگر اوس کے چندی کا پہلا روپیہ باقی ہوتا ہی اوسکی صرف مین تعمیر ہو جاتی ہے
پہر جو لوگ کہتی ہین کہ ملک روم مین شخصی حکومت ہی اگر اس امر کو غور سی دیکھو تو یہہ بات
بالکل غلط ہی کیونکہ ملک روم ہی صرف دنیا مین ایسا ملک ہے جسکا بادشاہ اس بات کے
درپی نہین ہی کہ اپنی رعایا سی اونکی حقوق چہین لے بلکہ برخلاف اسکی وہ اوسکی حقوق مین
اور ترقیان کرتا جاتا ہی سلطان کو اختیار نہین ہے کہ وہ ٹیکس لگائی یا قانون بنائی یا خود
کسی قوم سی لڑی یا اپنی عیب سے کچھہ قرض لی اگر اسلام کی قوانین یہان سی لی جاوین
اور یورپ کی کسی ملک مین جاری کی جائین تو وہ ملک نہایت عمدہ مگر یورپ تو بیا کیسی
آزادی رکھنی والا خیال کیا جائیگا اگر اہل اسلام کی جہالت کا حال لکھا جائے تو نی شبہہ

وہ ایسی قوم ہین جنکا نظیر تاریخ مین نہین پایا جاتا کونسی بات اس سی زیادہ حیرت انگیز
ہی کہ مسلمانون کی سلطنت ابنائی جبرالٹر سی ہندوستان تک پہیل گئی دیکہو اسطرف
ترک لوگ اوپر اوسطرف اہل تاتار آنحضرت کی شہرت اور شوکت اب تک رکہتی ہین اگر
ممکن ہے تو کسی ایسی عیسائی بادشاہ کا نام لو جو چنگیز خان اور تیمور لنگ اور اسور اٹ اور
بجازیت اور محمد ثانی اور سلیمان سی شہرہ مین مقابل ہو گیا مسلمانون نی مذہب عیسائی
کو پہری نیز پہاڑون مین تنگ کر دیا گیا اونہون نی اٹلی پر حملہ نہین کیا اور فرانس کے
وسط مین نہین پہونچ گئی کیا ترکون نی اپنی فتوحات کو جرمنی کی حدون تک نہین
پہونچایا اور ویانا کی کہاڑی تک نہین جا پہونچی عیسائیون کی سازشین اور صلیبی لڑائیان
اور اون کی بڑی بڑی مہمات جنہین لاطنی قوم کی گروہین اور روسیہ کو بالکل خالی کر دیا گیا
وہ اوس سمندر کی مشابہ نہین ہو سکتی جسکی موجین مغرب سی مشرق کیطرف بہتی ہون
اور ایک بڑی مضبوط چٹہری سی ٹکر کہا کر ٹوٹ جاتی ہین اہل اسلام کی جہازون کے
فتوحات اور بہی حیرت افزا ہین آنحضرت کیوقت مین اہل عرب پانی سی ایسی ڈرتے
تہی کہ آنحضرت نی فرمایا ہی کہ اگر کسی قوم مین اور کعبہ مین دریا حائل ہو تو حج کرنیکی واسطے
عذر معقول ہی ایک پشت بہی نگذری کہ اہل اسلام کی جہنڈی بڑی شان اور شوکت سے
بڑی زمین یعنی بحر روم مین ظاہر ہوئی اہل اسلام نی کریٹ فتح کر لیا اور جزائر جنوبی مجمع الجزائر
کا بہی یہی حال ہوا — ملک سسلی شمالی افریقہ کی مسلمانون کا شکار ہو گیا اور اونہین لوگون نے
کورسیکا اور سارڈینیا اور جنوبی اٹلی مین بہت سے شہر آ گئی اہل اسلام ایک عرصہ دراز تک سسلی کے شہرون مین

بنہر مین سب قومون پر غالب ہی اور اونکی جہاز خواہ جنگی یا بیوپاری بہت بڑی بڑی
ہوتی تہی سنہ ۹۶۰ عیسوی مین عبد الرحمن سلطان یا خلیفہ ہسپانیہ نی ایک ایسا بڑا جہاز
بنایا کہ ابتک اون ملکون مین کسی نی نہ دیکہا تہا اور اوس مین تجارت کی بہت بیش
قیمت چیزین لادکر اوسی مشرقی ملکون کیطرف روانہ کیا یہہ جہاز سسلی مین ایک جہاز
سی ملا جس مین امیر سسلی کا خط المعز کی نام تہا المعز ساحل افریقیہ کا ایک بادشاہ
تہا سلطان عبد الرحمن کی جہاز نی اس جہاز کو گرفتار کرلیا اور اسکا مال سب لوٹ لیا
اس حرکت سی المعز جو کہ سسلی کا بہی بادشاہ تہا اور جسکی طرف سی ایک حاکم سسلی مین
رہتا تہا بہت ناراض ہوا اور اوسنی جہازون کا ایک بیڑا طیار کیا اس بیڑہ نی عبد الرحمن
کی جہاز کو جب اسکندریہ مین واپس آتا تہا گرفتار کرلیا اس جہاز مین بہت عمدہ عمدہ برتن تہے
جو عبد الرحمن نے اپنی استعمال کیواسطی منگائی تہی بہت سی ایسی نوکرین جس سی ثابت
ہوتا ہی کہ اہل اسلام کی جہاز بہت بڑی بڑی بنتی تہی غالبًا ہسپانیہ والی عیسائی جو
بڑی بڑی جہازونکا استعمال کرتی ہین اونکی جہاز اہل اسلام کی جہازون کی نقل ہین جو
فلپ دوم ہسپانیہ کی بادشاہ کی زمانہ مین اہل ہسپانیہ کی ایسی بڑی جہاز ہوتی تہی کہ ویسی
جہاز اور کسی قوم کی نہوتی تہی یہی باعث ہی کہ ان ویسٹل آرمیڈا کی جہاز اپنی مخالف انگریزی
جہازون سی بہت بڑی تہی انگریزی مورخون نی جو تاریخ ہندوستان لکہی ہی اوس مین
مسلمانون کی نہایت مذمت کیہی مگر یہہ مذمت اونکی نہایت بیجا اور سراسر انصاف کے
خلاف ہے وہ انیسوین صدی کی مغل بادشاہون کو امرای انگریزی نہہوتے مشرق مین

اونیسوین صدی مین رفتہ رفتہ اور بملایمت تمام اپنی حکومت پہیلائی لیکن اگر ان
لوگون کی نیت مین فساد ہوتا تو وہ مسلمانونکی ہندوستان پر حملہ کرنیکو نورمن لوگو
کی انگلستان کے حملہ سی جو اوسی زمانہ مین ہوا مقابلہ کرتی اور مسلمان بادشاہون کی
خصلت کو اون کی ہم عصر مغربی بادشاہون کی خصلت سے ملاتی اور چودہوین صدی کی
ہندوستان کے لڑائیون کو جاری فرانسیسی لڑائیون یا صلیبی لڑائیون سی مقابلہ کرتے
اور اہل اسلام کی فتحون کی اثر کو جو ہندوون کی دلون اور خصلتون پر پیدا کیا تہا
نورمن لوگون کی فتح کی اوس اثر سی مقابل کرتی جو اونہون نی انگلو سکسن لوگون پر کیا تہا
اور جس زمانہ مین باشندہ انگلستان ہونا عیب خیال کیا جاتا تہا اور جس ہنگام مین وہ لوگ
کہ جو انصاف کرنیکی واسطے مقرر ہوتی تہی وہ تمام ہمہ تن بی انصاف ہنگئی تہی اور جس زمانہ
مین کہ وہ حکام جنکا کام انصاف کرنا تہا خود بی رحم قزاق تہی اور جس زمانہ مین امرا کو دولت
کی اسقدر حرص تہی کہ وہ ہر طرح سی دولت حاصل کرنیمین مصروف تہی اور ظلم کا کچہہ خیال نکرتے
تہی اور جس زمانہ مین حرام کاریکا اسقدر زور تہا کہ اسکوٹ لینڈ کی ایک شب بادشاہ زادی نے
اپنی عصمت بچانیکی لئی فقیری کپڑی پہن لئی سوز خونکا قول ہی کہ مسلمان بادشاہون اور فتح
کرنیوالون نی ہندوستان مین نہایت ظلم و ستم کیا ہم کہتی ہین کہ اوسی زمانہ کی عیسائیون نے
بہی اونسی کم ظلم نہین کیا چنانچہ جب عیسائیون نے پہلی صلیبی لڑائی مین اورشلیم کو بسرداری
گوڈفری ڈی بولین وسوین صدی کے آخر مین فتح کیا تو اوسوقت بیت المقدس کے
قلعہ مین چالیس ہزار مسلمان تہی ان سب کو عیسائیون نے معہ زن و فرزند قتل کر ڈالا نہ

نہ ضعیف آدمی نہ عورتیں نہ پناہ مانگنے والے نہ بچہ کوئی بھی نہ بچا جن تلواروں نے ماؤں کو
قتل کیا تھا انہوں نے ہی بچوں کو قتل کیا اورشلیم تمام گلیاں مقتولوں سے بھر گئیں اور دوسری
طرف بھی مجبوروں کی آہ و زاری کی آواز آتی تھی جب کہ سلطان مصر اور شام نے دوسری
صلیبی جنگ میں بیت المقدس کو دوبارہ فتح کر لیا تو اوس نے ہرگز ظلم نہ کیا اور جب اہل قلعہ
نے اپنی تئیں اوس کو سپرد کر دیا سلطان نے ان عیسائی قیدیوں پر نہایت مہربانی کی اور
جو لوگ ایسے غریب تھے کہ اپنی رہائی کی قیمت نہ ادا کر سکتے تھے انہیں مفت آزاد کر دیا اس
بادشاہ کی تہذیب اخلاق کی سامنے فلپ بادشاہ فرانس نے کیا بلکہ رچرڈ شیر دل کی بھی
حقیقت کچھ نہ تھی ـــ سلطان مصر کو علم ادب میں بھی کچھ دخل تھا مگر اور فنون میں بھی
شخص کامل تھا اور تمام اپنی فتوحات کے زمانہ میں اہل ہنر کی بہت قدر کرتا رہا ـــ یہ
بادشاہ فقیروں کی طرح اپنی نفس پر بہت تنگی کرتا تھا مگر اور لوگوں کے واسطے اس کی مہربانی
اور فیاضی کی حد نہ تھی رحم اور نیکیاں اوسکی وہ انتہا بہت تھیں اور اوس نے اپنی زمانہ
حیات میں ایسے کام کیے کہ اوسکی معاصر عیسائیوں کو بھی ایسے کرنے چاہیے تھے ـــ یہ
سلطان نے [illegible] عقیل اور فیاض تھا دمشق کی صلحنامہ کی تھوڑی عرصہ بعد اوس نے
انتقال کیا اور کچھ روپیہ اس واسطے دے گیا کہ میری وفات کے بعد یہ روپیہ غربا اور مساکین پر
بغیر تمیز عیسائی اور یہودی اور مسلمان کے تقسیم کیا جائے ـــ اب فرق دیکھو
عیسائی بادشاہ رچرڈ اول ایسا بادشاہ تھا جسکی تمام شان اور شوکت اوس روپیہ سے
قائم تھی جسے وہ اپنی رعیت سے بظلم اور تعدی لیا کرتا تھا یہ بادشاہ بہت لالچی اور

[illegible] اور

تہا علم خوب دکہتا تہا اوسکا نفس مہذب تہا اور جب ہم اوسکی پیدایش اور تربیت
کا خیال کرین تو ہمین معلوم ہوتا ہی کہ اوسکی زندگی اون دریاؤنکی مانند تہی جو باغون کو
آب یاری کرتی ہین اور اگرچہ زمین کی رنگت کی سبب سے سیاہ معلوم ہوتی ہین مگر آسمانکا
تمام عکس اونمین معلوم ہوتا ہی — ہمایون اس بادشاہ کا بیٹا تہا اور یہہ شخص نہایت
نیک بخت اور نیک خصلت تہا اس بادشاہ کو شیر شاہ افغان نی شکست دی اور
ہندوستان سے نکال دیا اور اوسکی جگہہ پانچ برس سلطنت کرکی انتقال کیا شیر شاہ کی
انتقال کے بعد اسلام شاہ اوسکا بیٹا تخت پر بیٹہا سولہ برس بعد ہمایون نے پہر اپنی
سلطنت پر قبضہ کیا شیر شاہ غاصب کامیاب نہایت عقیلی اور لایق تہا اگرچہ اپنی
قلیل عرصہ سلطنت مین ہمیشہ جنگ و جدل مین مصروف رہا لیکن تو بہی اوسکے
ملک مین نہایت امن رہا اور اوسنی بہت اچہی اچہی قانون ایجاد کئی اور اوس نی ایک
شاہراہ بنوائی جو چار مہینہ کی راستہ تک بنگال سی مغربی ہندوستان تک جو دریای سندہ کی
کنارہ پر واقع ہی پہیلی ہوئی ہی اس شاہراہ کی ہر ایک منزل پر ایک کاروانسرائی اور ہر ایک
کوس پر ایک کنوان بنوایا ہر ایک مسجد مین ایک امام اور ایک موذن مقرر کیا اور ہر
سرای مین مسلمان اور ہندو دونون مذہب کے آدمی نوکر رکہی تاکہ دونون مذہب کے
لوگون کو آرام ملی — اس شاہراہ کی دونون جانب درختون کی قطار مین لگوائے
تاکہ مسافر اونکی سایہ مین آرام پائین جب انگلستان کے مسافرون نے اسکو دیکہا تو اوسوقت
تک بیاسی برس اس شاہراہ کو بنی ہوئی گذری تہی — مگر جیسا ہمنی بیان کیا

باتیں سب اس میں پائی جاتی تہیں — میری نزدیک اس جائی اکبر کی خصلت
کا ذکر لکہنا کچھہ ضرور نہیں ہے یہہ بادشاہ جیسا بہادر تہا ویسا ہی انتظام ملکی میں بہی
کامل تہا اور اپنی حلم و اعتدال و فیاضی و شجاعت و رحم دلی و تعصبی و جفاکشی و عالی
ہمتی کیواسطی مشہور تہا اکبر کا ملکی انتظام ایسا اچہا تہا کہ وہ انسان کیواسطی برکت
خیال کیا جاتا تہا اور اسی کی باعث سی وہ اعلی درجہ کی بادشاہوں میں گنا جاتا ہی اس
بادشاہ نی امتحان آبی و آتشی کو موقوف کیا اور یہہ حکم دیا کہ سن بلوغ سی پہلی شادی
نہونی پائے اور جانوروں کی قربانی موقوف کی اس بادشاہ نی ہندوؤنکی مذہب کی
برخلاف اونکی بیوگانکی شادیکا حکم دیا اور سب سے زیادہ بات یہہ ہی کہ ہندوؤنکی بیواؤنکے
ستی ہونیکی بالکل مخالفت کردی اسنی ہندوؤنکو بہی مسلمانونکی برابر عمدہ عہدی دئی اور
جزیہ اور تیرتھ والونکا ٹکس موقوف کر دیا اور لڑائیمیں گرفتار شدہ آدمیونکی غلام
بنانی کی رسم بہی موقوف کی اسنی تمام ملکی قوانین کو کمال پر پہونچایا جو شیر شاہ نے
بنانی شروع کئی تہی اور اوسنی تمام زمینیں جو زراعت کی قابل تہیں اونکی دوبارہ
پیمایش کروائی اور ہر ایک بیگہ جو نصف ایکڑ سی کچھہ زیادہ ہوتا ہی اوسکی پیداوار
کا اندازہ کیا اور یہہ مقرر کیا کہ ہر بیگہ پر اسقدر سرکار کو ادا کرنا چاہئی اور زمیندارون کو
اختیار دیا کہ اگر وہ نہیں روپیہ دینا گوارا نہو یا وہ اوس مقدار کو زیادہ سمجہیں تو
کریں یعنے پیداوار کا حصہ بطور محصول دیں اور اس بادشاہ نی بہت سے ایسی
جنسی لوگونکو تکلیف ہو موقوف کر دی ان عمدہ قوانین کا نتیجہ یہہ ہوا کہ محصول

بہت گیا اس بادشاہ نے جو حکم وغیرہ اپنے تحصیلدارونکو بھیجے ہین وہ ہمارے ہاتھ آئے
ہین ان حکمونسے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اکبر بہت منصف آدمی تھا اور اپنی رعیت کو آرام
دینا چاہتا تھا اوسنے جو احکام اپنے عمال وغیرہ کو بھیجے ہین اونسے اوسکی خیرخواہی عام
اور نیک نیتی خوب ظاہر ہے اس بادشاہ نے اپنے عمال کو حکم دیا کہ تم حتی الامکان مجرمونکو
قتل کی سزا نہ دینا اور اگر کسی سے کوئی ایسی خطا سرزد ہو کہ جس سے سرکار کو نقصان
پہونچنا متصور ہو تو اوس حالت مین بادشاہ کی منظوری کے بعد قتل کی سزا دیجا سکتی ہے
اوسنے حکم دیدیا کہ قتل کے عوض کسی عضو کا کاٹ ڈالنا یا اسی قبیل کی اور سزائین نہ دیجائین
اوسنے اپنی فوج کے قوانین بدل ڈالے اور اوسمین بہت اچھے اچھے طریقے داخل کئے اور یہہ
رسم موقوف کردی کہ فوج کو تنخواہ کے بدلے جاگیر دیجائے بلکہ اوسکو نقد روپیہ خزانہ سے
ملنے لگا بعوض قلعون اور ایسی عمارتون کے جنسے تمام لوگون کو فایدہ ہو اوس نے
اور بہی بہت سے شان و شوکت کے مکان بنوائے ہین اور ان مکانون کا خیال
اور تعریف مسٹر سنٹ ہیبر صاحب متوفی نے لکھی ہے ہر ایک سرکاری سررشتہ مین جو
انتظام ہوگیا تھا فہرست ملازمین کی ملاحظہ سے تعجب آتا ہے کہ کسطرح اسقدر اوسمے
ایسی شان و شوکت اور انتظام سے رہتی تھی اور پلوے وغیرہ ہوتی تھی اور باوصف
فضول خرچی کے کفایت شعاری پر بھی بہت نظر تھی ـــ ٹیری و ڈیویل
صاحب آئے کے رہنے والے اور مشہور سیاح جو جہانگیر بن اکبر کے عہد حکومت
مین ہندوستان مین آئے اور جنہون نے اپنی سیر کا حال سنہ ۱۶۲۳ عیسوی مین لکہا

اونکی تحریر سی اوس بادشاہ کی خصلت اور اوسکی رعیت کا حال جہنین صاحب
موصوف نی دیکہا کہ وہ بہت عشرت اور شان و شوکت سی بسر کرتی تہی اور نہایت
امن سی رہتی تہی بخوبی معلوم ہوتا ہی چونکہ بادشاہ یہہ خوب جانتا تہا کہ میری رعیت خود
کیطرف بہت مائل ہی لہذا وہ اونہین چہوٹی الزامات وغیرہ کی سزا مین ایذا رسانی
نکرتا تہا بلکہ اون کو اسطرح شان و شوکت سی بسر کرتی دیکہکر بہت خوش ہوتا
تہا —— مگر شاہجہان خلف الخلف اکبر کی سلطنت بہت سی متقدمین شاہان
کی بادشاہونکی سلطنت سی زیادہ امن کی تہی اوس کی تمام عملداری مین ہمیشہ امن رہتا
تہا اور بہت عمدہ انتظام تہا سر طامس رو صاحب نی جب شاہجہان کو سنہ ۱۶۱۵ء مین
اپنی لشکر مین اجلاس کرتی دیکہا تو وہ اوسکی اقتدار اور دولت سی نہایت متحیر
ہوئی صاحب موصوف لکہتی ہین کہ کم سی کم دو ایکڑ زمین ریشمی کپڑون اور زر
بفتی چہولون اور پردون سی آراستہ تہی —— ٹیورنیر صاحب کا قول ہی کہ یہہ
بادشاہ جسنی تخت طاؤس بنایا اور جو اپنی جشن کی دن اپنی وزن کی برابر جواہر اور درو
تماشہ بینون اور غربا پر تقسیم کرتا تہا یہہ اسطرح نہین سلطنت کرتا تہا جسطرح کوئی بادشاہ
کرتا ہو بلکہ جیسی کوئی بزرگ اپنی کنبی اور اہل خاندان کی پرورش کرتا ہو —— وہ اپنی
ملک کی اندرونی معاملات کی ہمیشہ خود خبرداری کیا کرتا تہا شاہجہان کی سوا ایسا کوئی
بادشاہ نہین ہوا ہی جو اپنی ملک کی انتظام اور ہر سررشتہ کی بندوبست کیطرف بقدر
راغب ہو —— یہہ تہی شان و شوکت وری بادشاہ کی سلطنت کی تہی کہ جسمین

۵ سنہ ۱۶۱۵ء مطابق سنہ ۱۰۲۴ ہجری

شہوت پرست تہا اوسکی شہوت پرستی کی اوس سی ایک بہت بڑا گناہ سرزد ہوا وہ یہہ بادشاہ تمام عمر اپنی خوبصورت ملکہ برن گیر یا دختر سینکو بادشاہ نوارے سی ناموافق رہا ایک غریب راہب کی سر دربار اوسی ملامت کے اور خدا کا واسطہ دیکر یہہ کہا کہ شہر سدوم[1] جہان قوم لوط رہتی تہی خیال کرو۔ اکثر اہل اسلام بادشاہ عجیب و غریب خصلت کی تہی محمود غزنوی کی عالی ہمت اندیشی اور چالاکی اور اولوالعزمی اور علم و ادب او شعر و فنون کی قدر دانی مشہور ہی — یہہ بادشاہ اہل کمال کی نہایت قدر کرتا تہا اور جسقدر عقلا اور فضلا اوسکی دربار مین حاضر رہتی تھے اوسقدر کبھی اینشیا کی بادشاہ کی دربار مین مجتمع نہین ہوی اگرچہ یہہ بادشاہ دولت کی حاصل کرنیکا بہت شایق تہا مگر اوسی اوس مال کی خرچ کرنیکا بہی خوب سلیقہ تہا اس بادشاہ کی بعد جو چار بادشاہ ہوئی[2] وہ چارون علم ادب کی نہایت قدر دان تہی اور اونکی رعیت اونسی بہت راضی رہی کیا ان بادشاہونکی ہمعصرون ولیم نورمن[3] اور اوسکی اولاد کا بہی حال تہا — جب لوئی ہفتم[4] بادشاہ فرانس نے بارہوین صدی مین وٹری مقصبہ کو فتح کیا تو اوس نی اوسی جلا دینی کا حکم کیا اپنی بی انصافانہ حکم کے سبب سے ایک ہزار تین سو آدمی جل مری اس زمانہ مین انگلستان مین بہی سٹیفن بادشاہ کے عہد حکومت مین بغاوت ہو رہی تہی تمام زمین کی زراعت پڑی تہی اور آلات زراعت غارت کر دئیے گئی تہی چودہوین صدی مین اہل فرانس کی لڑائی کی سبب اسقدر بربادی و تباہی ہوئی کہ کسی زمانہ اور ملک مین نہوئی تہی مورخ لکہتی ہین کہ مسلمان بادشاہونکا ظلم اونکی فیاضی سی بہت زیادہ تہا انکے نزدیک

اونکی معصر عیسائی بادشاہ اون سی زیادہ ظالم تہی ہم اسبابات کو بخوبی ثابت
کر سکتی ہین کیا ہم کسیطرح یہہ بہی ثابت کر سکتی ہین کہ عیسائی بادشاہ فیاض بہی تہی
فیروز شاہ سوم ۱۳۵۱ع مین تخت نشین ہوا اس بادشاہ نی لوگونکی نفع کیلئی بہت
عمارتین بنائین جنکی تعداد یہہ ہی پچاس نہرین چالیس مسجدین تیس مدرسہ سو سرائین بیس
تالاب سو شفاخانہ سو حمام ڈیڑہ سو پل علاوہ اسکی بہت سی عمارتین اس بادشاہ نی
آرایش اور آرام کیلئی بنائین انمین سب سے زیادہ نہر جمن ہے جو کرنال مین پہاڑ و بنسی چلکر ہو
ہانسی اور حصار کیطرف جاتی ہی ۔ مغل بادشاہ ہو ئمین کا پہلا بادشاہ بابر تہا یہہ آدمی
نہایت خلیق اور شریف تہا ہندوستان مین ایسا کوئی بادشاہ نہین ہوا اس بادشاہ
مین سادہ مزاجی اور شان و شوکت درجہ مساوات پر تہین ایام شباب مین یہہ بادشاہ
بد چلن اور بد رویہ تہا مگر بڑی عمر مین اس نی اپنی دماغ کو سدہار دیا اور تہذیب
اخلاق مین مشہور آفاق ہوگیا یہہ بادشاہ اپنی والدین کا نہایت فرمان بردار
تہا اور اپنی بہائی بندوں سی اور اولاد پر بہت شفقت کرتا تہا اور اپنی دوستون
سی صاف باطنی سی ملتا تہا اور اپنی دشمنون سی جلد صاف ہو جاتا تہا اگرچہ
یہہ بادشاہ شان و شوکت بہت پسند کرتا تہا مگر خلیق تہا خود اکثر بہت اعتدال
رکہتا تہا کم سوتا تہا جواہر شناسی مین دخل رکہتا تہا توپ ڈہالنی جانتا تہا
اور دوست کاری پیشہ بہی جانتا تہا یہہ بادشاہ شجاع اور صاف باطن اور فیاض اور بلند
نظر تہا اور اپنی ہم قومونکی مانند حرام کار نہ تہا اس کا مزاق بہت اچہا

دہلی مشہور نہر اوسکی میر عمارت علی مردان خان نی تیار کرائی ـــ یہہ نہر سیکڑون
میلون تک کسانون کو نفع پہنچاتی تہی اور آخر کار دہلی مین داخل ہوتی ہی اس
نہر کی اوسکی دونون طرف صدہا شاخین جاتی ہین اور دہلی کی ہر ایک محلہ مین
پہنچتی ہین اب اس نہر کا پانی کہین سنگ مرمر کی فوارون مین پہونچتا ہی اور کہین کسی
حمام مین جاتا ہی اور کہین کسی حرم سرای کی کیاریون کو آب یاری کرتا ہی اور کہین
سپاہیون اور چبوترون کو رونق بخشتا ہی اور کہین غربا کی گہرون مین جاکر اونکی
تشنگی بجہاتا ہی اور کہین محنت کرنیوالونکی پیشانی کی پسینہ دہوتا ہی ـــ اگرچہ
بعض مورخین نی دلیل یہہ لکہی ہین کہ مسلمان بادشاہون نے اپنی رعیت سی اسقدر
روپیہ لیا جتنا کہ انگریزون نی لیا ہی مگر ان مسلمان بادشاہونکی حمایتی کم سی کم یہہ بات
کہہ سکتی ہین کہ جسقدر مسلمان بادشاہون نے اپنی رعیت سے روپیہ لیا اوسی قدر اونہین
نفع رسانی بہی کی اور امرا اور غربا کا خوب انصاف کیا اور تجار کیواسطی ایسا انتظام کیا
کہ وہ اپنا اسباب تجارت صد ہزارون میل تک عمدہ اور محفوظ بنی ہوئی سڑکون پر بیخوف
و خطر لیجاتی تہی اور اگرچہ اوس انتظام سے ہم کیسی ہی نکتہ چینی کیون نکرین مگر اس مین
شک نہین کہ اوس زمانہ مین اکثر آدمی اس زمانہ کی نسبت آسودہ حال تہی اور امن
مین رہتی تہی مگر انگریزی دہلی خیرخواہ اور حمایتی یہہ بات نہین کہہ سکتی سنگ مرمر کے
کامی جسبیدہ چبوتری اور شکستہ نہرین اور بڑی بڑی محل جو اب صرف الو وغیرہ
جانورون سی آباد ہین اور تنہا ستون اور محرابین ہماری اس قول کی مؤید ہین

حقیقت مین ہم یہہ بات بی اندیشی اپنی تکذیب کی کہہ سکتی ہین کہ ان بادشاہون
مین سی ہر ایک بادشاہ نی اسقدر تعمیر عمارت مین صرف کیا کہ جس سے ہم اس زمانہ مین
ایک مستقل فوج رکہہ سکتی ہین — یہہ بات بالکل بی فایدہ معلوم ہوتی ہی کہ ہم
بادشاہونکی مضبوط اور عمدہ عمارتون کو اپنی بادشاہونکی عمارت یا کسی اور مغربی
ملک کے اوس زمانہ کی عمارت سی مقابلہ کرین ہماری نزدیک یہہ مقابلہ اچہا نہوگا ہم جانتے
ہین کہ اس ملک مین اوس زمانہ مین ایک بہی نہر نتہی اور ہماری ملک کی تمام سڑکین
سوای چند سڑکون کے صرف مویشی کی چلنی کی پٹیان تہین اور ہمارے
نہایت بڑی بڑی شہرون مین پانی کم یاب تہا اور ایسی تہانہ پولیس وغیرہ
بہی نتہی جو کہ دہلی کے سلطنت کی نہایت چہوٹی چہوٹی گانؤن مین تہے
اور اوس زمانہ مین کوئی انگریزی مسافر لنڈن سی ہای گیٹ تک بہی
ایسی آرام و امن سے نجا سکتا تہا جیسی کہ شاہجہان کیوقت کی نہر سے
غریب آدمی پنجاب کی سرحدی ملکون سی دہلی تک اور دہلی سے الہ آباد تک
پہونچ سکتی تہی ہول ویل صاحب نی اہل بنگالہ کی حالمین ایک کتاب لکہی ہے
اور اس کتاب مین اوس زمانہ کا ذکر ہی جب کہ وہ لوگ اپنی قوم کے
راجاؤن وغیرہ کی رعیت تہی اس بیان کو ہم بالکل مبالغہ
سمجہتی اگر ہم یہہ نہ جانتی کہ صاحب موصوف ایک مدت تک
اوسی ملک مین رہی ستہے اور وہان کے باشندون کے

ہای گیٹ نام کسی جگہ کا ہے … لندن سے … ۱۲۰

حالات

حالات سے بخوبی واقف تھی صاحب مشارالیہ لکھتی ہین کہ اس ضلع کی خوش نصیب
باشندون کو ذراسی بھی تکلیف دینا بڑی بی انصافی ہی کیونکہ صرف اس ضلع
مین خوب صورتی اور پاکیزگی اور پارسائی اور بیباقی عادگی اور انصاف اور
ہندونکی قدیم قوانین کے پابندی کی علامات پائی جاتی ہین یہان عورت کی
آزادی اور مالکی نہایت حفاظت ہوتی ہی اور قزاقی یا چوریکا کوئی نام بہی
نہین جانتا اور مسافر لوگ خواہ اون پاس اسباب تجارت ہو یا نہو سرکار کی مہمان
ہوجاتی ہین انکی حفاظت کیواسطی سرکار سی محافظہ ملتی ہین جو اونکی ہمراہ دورے
لئی اونہین منزل بمنزل پہونچاتی ہین یہہ محافظہ لوگ مسافر کی حفاظت کیجانے
اور مالکی سرکار کو جواب دہ ہوتی ہین جب ایک منزل ختم ہوجاتی تو مسافر
دوسری منزل کی محافظون کو سپرد کیا جاتا ہی یہہ محافظہ اوس سے پوچھتے
ہین کہ تجھہ پہلی منزل کی محافظون نی کسطرح رکہا اور تیری ساتھہ کس طرح
پیش آئے بعد اسکی وہ پہلے منزل کی محافظون کو واپس بہیجتی ہین اور اون
ایک اس مضمون کے سند لکہدیتی ہین کہ بیشک مسافر ان سی خوش رہا اور ایک رسید اوسکی
مالکی اور مسافر کے دیدیتی ہین یہہ سند اور رسید دونون پہلی منزل کی محافظون کے افسر پاس
پہونچتی ہی اور وہ اسکو اپنی کتاب مین نقل کرلیتا ہی اور پہر اوسکی باجہ کو دلوٹ کرتا ہے
اسطرح سی مسافر اس ملک مین سفر کرتی ہین اور اگر یہہ مسافر لوگ بی قیام کئی چلی
جائین تو اونہین اپنے خوراک یا مکان یا سواری کا کرایہ اور یا اسباب تجارت کی

یا اونہیں عبادت خانون مین داخل کریگا یا اونکی شاعرون وغیرہ کی دعوت
کریگا وہ سزا پائیگا اور جو کوئی باشندہ انگلستان سے کسی طرحکا خراج یا محصول
لیگا اوسکی تمام جائداد ضبط کیجائیگی اور سخت سزا پائیگا سنہ ۱۳۹۹ مین رچرڈ
دوم کو لنکاسٹر کے ہیر وکسانی نے زبردستی تخت سے اوتار دیا اور بعد ازان اوسے قتل
کر ڈالا اوسکی جائی خود تخت پر بیٹھا اور اپنا نام ہنری چہارم رکھہ لیا اور تخت کی
جو لوگ شہری وارثون کو ونڈزر کی قلعہ مین قید کردیا ـــ سنہ ۱۴۱۰ جون بہت سے
بدعتکی ایجاد کرنیکی سبب سے سمت فیلڈ مین جلا گیا اور اوسوقت پرنس آف ویلز
یعنی ولیعہد بادشاہ انگلستان رجو بعد ازان ہنری پنجم کی لقب سے ملقب ہوا
موجود تھا ہنری چہارم کیوقت مین اسطرح کی سخت سزائین دیجاتی تہین کہ مرد
یا عورت کہ دوبارہ قید مین آتا تھا اوسے کسی پست تاریک کوٹھری مین بند کیا
جاتا تھا نہ اوسکی لیٹنی کو سرکنڈی وغیرہ کا بستر دیا جاتا تھا اور نہ پہننے کو کپڑے اور اوسکی
ٹھنڈی زمین پر چت لیٹنا پڑتا تھا اور اوسکی دونون پیر اور ایک ہاتھہ رسی مین
باندھکر اوسے مکان کی ایک کونے کیطرف کھینچی جاتی تھی اور دوسرا ہاتھہ دوسرے
کونے کیطرف اور یہی حال اوسکی ٹانگونکا کیا جاتا تھا اور اوسکے جسم پر اسقدر
پتھر اور لوہا رکھدیا جاتا تھا کہ وہ اوسکی بوجھہ سے دبا جاتا تھا قیدی کو دوسرے دن
اوسکو جَو کی روٹی کی تین نوالے ملتی تھی اور پانی بالکل ندیا جاتا تھا دوسرے دن
پانی جیلخانہ کی نزدیک ہوتا تھا ـــ سوا اسی روٹی پانیکی اوسکا کھانا [illegible]

اور روٹی بالکل نہ ملتی تھی اور اسیطرح قیدی تاوقت حیات قیدخانہ مین رہتا تھا یہہ سخت
سزا جارج سیوم کی وقت تک قیدیون کو دیجاتی تھی یہہ ہمین تحقیق نہین کہ یہہ سزا
آخر دفعہ کب دیگئی مگر یقینی اسطور سی اون قیدیون کو دیجاتی تھی جنپر ایسا الزام لگا
جاتا تھا کہ جس سے اونکی تمام جایداد اور مال ضبط ہوجاوی اور جب تک کہ تحقیقات
کی بعد اونکی صفائی ہو یا ملزم ٹھہرین اونسی اسیطرح پیش آتی تھی پر گلمن صاحب اپنی
کتاب موسوم بہ قوانین قدیمہ کی چھیاسی صفحہ مین دو وارداتین لکھتی ہین جو سنہ ۱۶۷۱
مین جورج دوم کے عہد حکومت مین واقع ہوئین سنہ ۱۷۲۶ء سی زمانہ ریاست جمہوری تک
انگلستان مین اس قسم کی سزائین اکثر دیجاتی تھین چنانچہ کونسل کے کتابون مین اسطرح
کی مقدمات کا حال لکھا ہی اور وہ پروانی اب تک موجود ہین جنکے ذریعہ سی اس
قبیل کے سزائین دیگئین دفترون مین اس قبیل کی سزا کا آخری ذکر سنہ ۱۶۴۱ کی کاغذ
مین موجود ہی آرچر نامی ایک دستانہ بنی والا تھا یہہ گمان تھا کہ یہہ شخص اون بلوائیون
مین شریک تھا جنہون نے آرچ بشپ لاڈ صاحب کے محل پر لیمبتھ مین حملہ کیا اس
شخص کو بادشاہی قیدخانہ مین عذاب کل سی باندھ کر کوڑی لگائی اوس زمانہ کی ایک
چٹھی سی معلوم ہوتا ہی کہ اس شخص کو یہہ سزا اسواسطی دیگئی تھی کہ یہہ اپنی اور شرکا کا
نام بتادی وہ پروانہ جسپر سیدی کونسل کے مہر اور جو اس سزا کی دینی کی بابت جاری ہوا
تھا اوسکی نقل لندن کے سرکاری دفتر مین موجود ہی جیمز دوم جب سکاٹلنڈ مین گیا تو وہ اس
سزا دیکھنے کے وقت موجود تھا سنہ ۱۶۸۲ء مین بدعتون کے بیخ کنی کیواسطی قانون جاری کی گئی سنہ ۱۶۸۵ء جون

کلیڈن اور رچرڈ ولٹن بغاوت کرنیکی سبب سے سمت فیلڈ ل مین جلاۓ گئی سنہ ۱۴۴۱ الی نے
اور گلوسٹر کی ڈچز درحر بولنگ بروک منجم و سوتہول صاحب پادری و مارگری جورڈین
ڈ جون ہم پہ جادوگر ہونیکا الزام لگایا گیا پھر جلاوطن کیگئی بولنگ بروک کو پہانسی
ہوئی اور سر مین ٹوپی باندہ کہینچا گیا اور پتا کڑی کہی گئے اور مارگری جورڈین جلائی گئی
سوتہول قید خانہ مین مرا — اور جون ہم کی خطا معاف ہوئی سنہ ۱۴۵۵ مین گلاب
لڑائیان خاندان لین کاسٹر (جنکی نشانی سرخ گلاب تہا) اور خاندان یورک
(جنکی نشانی سفید گلاب تہا) مین شروع ہوئی یہہ لڑائیان سنہ ۱۴۸۵ مین ختم ہوئین اور ان مین
بارہ بادشاہزادی اور دو سو امیر اور ایک لاکہہ عام لوگ ماری گئی اس جنگ کے سبب سے
تمام ملک غیر آباد سا معلوم ہونی لگا اور امرا تباہ ہوگئی سنہ ۱۴۸۷ مین چوریلون کے
تحقیقات اور سزادہی شروع ہوئے سنہ ۱۴۸۳ مین رچرڈ سوم نی تخت چہین لیا اور اپنی بہتیجون بادشاہ
اڈورڈ پنجم اور یورک کے ڈیوک کو یعنی ان کی شاہی قید خانہ مین مروا ڈالا اور بہت لوگون
اور سردارونکو ہوم قلعہ مین قتل کیا سنہ ۱۴۸۵ ہنری ہفتم تخت پر بیٹہا چونکہ اسکو حکم
ولعنت سی رعایا سی بہت سا روپیہ لیا اور جمع کیا اسواسطی پارلیمنٹ کی مدد کی بہت حاجت
نرہین اور بہی استعانت اس مجلس کے حکو کرنی لگا اس بادشاہ نے طامس اور شکلس کو دوبارہ
جاری کیا جیسی لوگ طعنہ سی بنی لوجس یعنی فیاضی کا ٹکس کہتی تہی سنہ ۱۵۰۹ مین انہون
ہنری تخت پر بیٹہا یہہ بادشاہ بڑا مغرور اور ظالم تہا یہہ بادشاہ کہا کرتا تہا کہ مینی اپنے
غصہ کیوقت کسی مرد اور شہوت کیوقت کسی عورت کو نہین چہوڑا اس کے عہد

انگلستان اور ویلز مین تمام عمارات وقف منہدم کی گئی اور اونکی تعداد یہہ ہے
چہہ سو چہتالیس عبادتخانی ـــ نوہ مدرسی ـــ دو ہزار تین سو چوہتر ثری اور
چہوٹی گرجی اور ایک سو شفاخانی اس کام کا نتیجہ یہہ ہوا کہ لاکہون طلبا اور غربا
جو ان بزرگون سی پلتی تہی فقیر ہوگئی اور ہر طرف بہیک مانگتی پہرتی تہی
سنہ ۱۵۴۰ء مین جو تہیس ٹیلر یا ٹیو کا موقوف ہوا اور بادشاہ نی اونکا تمام مال و
اسباب ضبط کیا ـــ اور چونکہ جین سیمر سنہ ۱۵۳۷ء مین مرگئی تہی لہذا الکیوز کی این سی
بیاہ کیا مگر چہ مہینے بعد بادشاہ نی اسی طلاق دیدی اور کیتہرائن ہوورڈ سی شادی
کی سنہ ۱۵۴۱ء مین مارگریٹ سالسبری کی کونٹس اور جورج کلارنس کی ڈیوک کی بیٹی
جو پلینٹجینٹ خاندان کی آخر عورت تہی اس مغرور ملکہ کا بہی سر کاٹا گیا اس ملکہ نے
لکڑی کی کندی پر سر رکہنی سی انکار کیا اور یہہ کہا کہ مین مجرمونکی مانند مرنا نہین چاہتی
مجہی اپنی کوئی خطا معلوم نہین ہے جلاد وہی بہاگنی کی تاڑ کی گرد ضربین لگاتا پہرا
اور ہوستی اوسکی سپید سر کو بہت مشکل سی کاٹا اوسکی تمام شانی اور گردن پہلی
زخمون سی مجروح کردی جب وہ مری سنہ ۱۵۴۲ء مین کیتہرائن ہوورڈ کا سر کاٹا گیا ـــ
سنہ ۱۵۴۳ء مین ہنری نی کیتہرائن پار سی شادی کی یہہ اسکا چہٹا نکاح تہا اور اس ملکہ کے
ساتہی اس بادشاہ نی انتقال کیا سنہ ۱۵۴۶ء مین بدعت کی الزام پر این ایسکیو قتل
ہوئی اور تین آدمی اوسکی ساتہہ اور جلائی گئی کیونکہ اون تینون نی مسئلہ حضری اور
چیزی کا انکار کیا ـــ اٹہائیسوین جنوری سنہ ۱۵۴۷ء کو ہنری ہشتم نی چہپن برس کی عمر مین

برس کی عمر مین انتقال کیا اس سے زیادہ کوئی انگلستان کا بادشاہ خودسر نہین ہوا
اسکے فوتکی بعد ایڈوارد ششم تخت پر بیٹھا ۱۵۴۷ سنہ مین تمام انگلستان مین تباہی
اور گداگری پہیلی ۱۵۴۹ سنہ کا حال دیکہو بہت سخت سخت قانون بنائی گئی جج لوگون سے
مجسٹریٹون کو حکم دیا کہ وہ فقیرون اور سائلون کو جہان پاوین پکڑ لاوین اگر پانچوین نمبر کا
سپاہ انہ گداون کی بات مین اونکی سینہ پر جلا یا جاوے اور یہہ بہی حکم دیا کہ جو مجسٹر کسی فقیر کو
پکڑوائیگا وہ فقیر اوسکا دو برس تک غلام رہیگا اسی زمانہ مین نورفوک مین بڑی بغاوت
ہوئی ۱۵۵۳ سنہ مین سسٹر یعنی مریم تخت پر بیٹھا اور اوسنی پوپی مذہب پہر قایم کیا ۱۲ فروری
۱۵۵۴ سنہ کو لیڈی جین گری اور لورڈ گلفرڈ ڈڈلی قتل ہوئی ۱۵۵۵ سنہ مین پروٹسٹنٹ
مذہب والی عیسائیون پر ظلم شروع ہوا بشپ رڈلی اور لیٹمر اوکسفرڈ مین بد
ہونیکی الزام پر جلائی گئی تمام قید خانی بدعتیون سے بہر گئی میری نی تمام گہر جونکی متعلق تہی مین پایا
اور وہ یکسان بحال کردین اور یہہ کہا کہ یہہ بات میری نجات کیلئی ضروری ہے بدکاریان نہایت
زیادہ ہوگئین فرقیون اور بڑی بڑی منظالمون کی کثرت ہوئی اوکسفورڈ مین بچاس سے
ایک سے اجلاس مین پہانسی دیگئی اور ذی رتبہ آدمی فرار ہوگئی ۱۵۵۸ سنہ مین نومبر سترہ
کو ملکہ میری نی بیالیس برس کی عمر مین انتقال کیا اس ملکہ کی قلیل عرصہ سلطنت یعنی پانچ برس
مین دو سو چہیاسی آدمی زندہ جلائی گئی انمین پانچ بشپ اکیس پادری چہپن عورتین اور ۴ لڑکے
تہی علاوہ اسکی ہزارون آدمیون نی اپنی ایمان کی خاطر جانی اور مالی نقصان اوٹہائی اسی ۱۵۵۸ سنہ مین ملکہ
الزبتہ تخت پر بیٹھی اور اوسی مناسبت کے کہ حضرت عیسیٰ کے سن مین بادشاہی گرجی مین روح حضرت عیسی کے

بہشت کی جگہہ بیشک ملیگی رومن کیتہولک مذہب والون نی ہسپانیہ سی انکار نہ
کیا کہ پوپ کیطرف سی ملکہ کی تخت سی اوتارنی کی طاقت نہین ہی اسواسطی اونپر بڑی بڑی ظلم کیے
گئی اور وہ جلائی گئی ایک ایک تجارت کا ایک ایک آدمی کو اختیار دیا کہ اوس کے
سوا کوئی اور نکرنی پاوی اور اس حکم سی بہت لوگونکو بہت تکلیف پہونچی سنہ ۱۵۸۶ع
سکاٹ لینڈ کی ملکہ میری کی فوتہرنگی قلعہ مین تحقیقات شروع ہوئی الزام یہہ تہا
کہ میری نی بہی ملکہ الیزبیتہہ کی قتل کے سازش مین جو بی بنگٹن کی تہی شرکت کی تہی
اٹہارہ برس کے سخت قید اونہانیکی سبب سی میری تندرست اور خوبصورت
عورت سی ایک بیمار ضعیفہ بنگئی تہی سنہ ۱۵۸۷ع مین آٹہوین فروری کو ملکہ میری کا
سر کاٹا گیا اس زمانہ مین ملکہ کی عمر چوالیس برس کے تہی سنہ ۱۵۹۸ع مین آئرلینڈ کے
رومن کیتہولک مذہب والی باشندون پر سخت ظلم ہوئی سنہ ۱۶۰۳ع مین چوبیسوین
مارچ کو ملکہ الیزبیتہہ نی ستر برس کے عمر مین انتقال کیا اور جیمز اول جو سکاٹ لینڈ کا چہٹا
جیمز تہا اور وہانکی ملکہ میری کا بیٹا تہا تخت انگلینڈ پر بیٹہا اسی زمانہ مین یہہ قانون جاری
ہوا کہ مذہبی معاملات مین حد سی زیادہ رعایت نکرنی چاہیی اور پیورٹین مذہب والی بہت ایذا سی امریکہ مین
جابسی سنہ ۱۶۰۴ع مین جیمز نی قصد کیا کہ سکاٹ لینڈ مین بسپ کی رسم یعنی گرجی مین پادریونکی حکومت
موقوف کری دس بڑی بڑی سکاٹ لینڈ قید کیی گئی تین ہزار پادری موقوف کیی گئی اور بہت
تکلیفین اس مذہب والونکو دیگئین جادوگرون کی بندوبست کیلئی قانون جاری سنہ ۱۶۱۱ع
مین جیمز کی ایما سی کتاب مقدس کو تیسری دفعہ چہپوایا اس کتاب مین بادشاہ نی خود ترجمہ کیا

چڑیلون وغیرہ کی سازشون اور پہچان کی ترکیب لکھی ہے اور یہ
بہی لکھا ہی کہ انہین سزا دینا ضرور ہی ـــــ پارلیمنٹ نی اس زمانہ مین ایک قانون
جاری کیا جسمین جادوگرون کے واسطی وہی سزائین لکھی تہین جو بادشاہ نی اپنی کتاب
مین تجویز کی ہین اور اس قانون کی تعمیل بڑی سرگرمی سے کیجاتی تہی اسیطرح اس بادشاہ کے
تخت نشینی کے زمانہ سی سترہوین صدی کی آخر تک تین ہزار ایک سو بانوین آدمی انگلینڈ
مین جادوگری کی الزام کی سبب قتل ہوئی اگرچہ اس تعداد کا ٹہیک یقین نہ آئی مگر بالکل
صحیح ہی ان لوگو مین جو اسطرح ماری گئی وہ دو بیوائین بہی شامل ہین جنہین ہیل صاحب چیف جج
کلان نی اونکی دشمنون کی اس بیان پر پہانسی دلوادی کہ اونہون نی تین بچون پر
جادو کیا ہی اور وہ بچی ایسی بیمار ہین کہ وہ کبہی بہی نہین چنگی ہو سکتی مگر
جبتک وہ دو بیوائین پہانسی پاچکین اوسکی دوسری دن تینون بچی جج صاحب کی
سامنی صحیح و تندرست حاضر ہوئی اور ملزمون نی بیان کیا کہ جو بیان اون دونون
عورتون کو پہانسی ملی اوسی دم یہ بچی اچہی ہو گئی ۱۶۲۵ء مین جیمز اول نی اونسٹہ
برس کی عمر مین انتقال کیا اوسکی جاہی اوسکا بیٹا چارلس اول تخت پر بیٹہا اس نی بہی رعیت سے
زبردستی قرض لینا شروع کیا اور پارلیمنٹ کی بی صلاح ٹکس جاری کئی اور لوگون کو
قید کیا ان امر کا تسی رعیت نہایت ناراض ہوئی سنہ ۱۶۲۹ء مین محکمہ ستار چیمبر کو بڑی بڑی
اختیارات دیگئی چارون اشتملہ مندرجہ ذیل سی ناظرین کو ظاہر ہو جاویگا کہ اس محکمہ سی خلقت کو
کیسی تکلیف پہنچی اور اس محکمہ کو محکمہ انصاف کہنا بیجا ہے ہر ہنصاف ہمر [illegible] ایک [illegible]

تصنیف کیا کہ جو اہل دربار کو مضر تہا اس خطا پر وہ وکالت سے موقوف ہوئی اور یہہ
حکم ہوا کہ صاحب مذکور کو سمٹر اچپ چیپ سا بدو دو نو مقاموں میں خلقت کی سامنی
کاٹ میں ٹہو کا جاوی اور ہر ہر جگہہ ایک ایک کان کاٹا جاوی اور دہ وہ بادشاہ کو پچاس
ھزار روپیہ اوسکی دین اور دائم الحبس لکا دین ــــ کرنل للیمرن پر ایسی رسالہ لکہنی کا الزام
لگایا گیا کہ جس سے بغاوت مقصود ہو کہ اس محکمہ نے تحقیقات کا حکم دیا مگر ملزم نی ستائیسویں
میں قسم کہا نیسے انکار کیا اور وہ قسم یہہ ہوتی ہی کہ میں ایسی سوال کا بہی صحیح صحیح جواب
دیدونگا کہ جس سے میرا مجرم ہونا ثابت نہ ہو جاوی ججون نی کہا کہ اس شخص نے محکمہ کی حقارت کی
لہذا اسی کوڑی ماری جاوین اور کاٹ میں ٹہوکا جاوے اور قید کیا جاوے جسوقت اوسی کوڑی لگ رہی
تہی اوسوقت اوس نی پکار کر بعض صاحب کہا کہ سرکار میں بڑا ظلم ہوتا ہی اسپر ستائیسویں
کی ججون نے حکم دیا کہ منہہ میں ٹہونس دیجاوی ــــ ولیمس صاحب لنکن کے بشپ وعظ
بہت اچہا کہتی تہی لاد صاحب کنٹربری کی آرچ بشپ دشمنی اسبات پر جلنی لگے
اور بادشاہ کو بہکا کر ولیمس صاحب پر ایک لاکہہ روپیہ کا جرمانہ کروایا اور یہہ بہی حکم
دلوایا کہ یہہ شاہی قید خانہ میں جبتک قید رہیں کہ جبتک بادشاہ انہیں رہا کری
اور اونہیں اونکی پادری گری کی عہدہ سی معطل کروایا ولیمس صاحب پر یہی ظلم
نہیں ہوا بلکہ ایک اور بہی ظلم ٹوٹا جسوقت انکا اسباب خانگی اور کتابیں
ضبط کیجاتی تہیں اون کے گہر میں سی چند خط نکلے جو اونہیں اوس بال ڈس نَن
صاحب مذکور نی لکہی تہی اس خطا پر اسی ھزار روپیہ جرمانہ ہو گیا بعد ازاں بیچارہ غریب بلڈ کے

تحقیقات کا حکم ہوا اور بعد تحقیقات کی یہہ حکم ہوا کہ پچاس ہزار روپیہ جریانہ ادا کرے
اوسکی مدرسہ کے ساتھی اوسکی دونون پانو کاٹ مین ٹھوکی جاوین سنہ ۱۶۴۱ مین آئرلینڈ مین
بغاوت ہوئی اور پچاس ہزار پروٹسٹنٹ مارے گئی سنہ ۱۶۴۲ مین انگلستان مین فساد ہوا
سنہ ۱۶۴۹ مین چارلس اول پر ظالم و باغی و قاتل و دشمنی ریاست جمہوری ہونیکی الزامات
قایم کئی گئی اور اوسکی مقدمہ کی تحقیقات کا حکم ہوا بارہوین جنوری کو وہ مجرم قرار پایا
اور تیسوین جنوری کو وایٹ ہال مین اوسکا سر کاٹا گیا اور یہہ منادی ہو گئی کہ انگلستان
مین ریاست جمہوری قایم کی گئی سنہ ۱۶۵۶ مین کروم ول چھبیسوین جنوری کو وسٹ منسٹر ہال
مین لورڈ پروٹکٹر یعنی محافظ انگلستان مین مقرر ہوئی اوسکی عہد حکومت مین بہت سختی
ہوئی ہزارون آدمی بے تحقیقات کے قتل کئے گئی اور بہت سے آدمی جو لڑائی مین ہاتھہ آئی
تھی اور پچاس انگلستان کے معزز آدمی جو سرکار سے ناراض تھی وہ گرفتار ہو کر بار بیڈوز
جزیرہ مین بیچنے کیواسطی بھیجی گئی اور تمام وہ آدمی جنہون نے کبھی کچھ ایسی بات کہی تھی کہ
جس سے بادشاہ کیطرف داری پائی جائی اون سے اونکی تمام آمد کا دسوان حصہ لیا جانی لگا
اور اس ٹکس کا نام وہ یکی از خیر خواہان سلطان مشہور ہوا تمام ملک چھہ چھوٹے
ضلعون مین تقسیم ہو گیا اور ہر ضلع پر ایک فوجی سردار رہنی لگا اس حاکم کو اختیار
تھا کہ جس آدمی پر اوسی کسی طرح کا شبہہ ہو گرفتار کر لے اب ہم حال کی زمانہ کا حال
لکھتی ہین اور یہہ لکھتی ہین کہ جب ہم ہندوستان کے حاکم اور مختار ہو گئی تو ہمنی کیا کیا
کیا یو صاحب دوسری زمانہ کا حال لکھتی ہین جب میر قاسم کو بنگالہ کی تخت سے اوتارا

وہ لکہتی ہین کہ ایسی بے انتظامی اور رشوت ستانی اور ظلم کبہی کسی ملک مین نہوا ہوگا
جیسا اس زمانہ مین بنگالہ مین ہورہا ہی بنگال بہار اور اڑیسا تینون صوبہ کا خراج مین
کرور روپیہ سی بالکل اوس وقت کمپنی کے ملازمون کے اختیار مین آگیا ہی جبسی کہ مہینی میر جعفر
کو پہر صوبہ داری پر بحال کیا کمپنی کی فوجی اور ملکی دونون نوکرون نی ہر ایک مالدار
آدمی سی نواب سی لیکر زمیندار تک رشوت ستانی شروع کردی ہی کمپنی کے نوکرون کے
طرف سی ہزارون سوداگر تجارت کرتی ہین اور ہرگز محصول وغیرہ کچہہ نہین دیتی وہ کہتی ہین
کہ ہم سرکاری نوکرونکی گماشتہ ہین اور اونکی نام سی ایسی کام کرتی ہین کہ جس سے مسلمان
اور ہندوون کے ناک مین انگریزکی نام سی بدبو آنی لگی ہی اور کمپنی کی نوکر نواب کے طرح مین
وسیع دست درازی کرنی لگی ہین اور اپنی مرضی کی موافق کسی سرکاری نوکر کو موقوف
کردیتی ہین اور کسی نوکر کو رکہوا دیتی ہین اور ہر ایک آدمی سی نذر لیتی ہین اس بدانتظامی کے
تہوڑی دن بعد ایک بڑا قحط پڑا اسواسطی کچہہ تعجب نہین ہے کہ بیس برس بعد لورڈ کورن
والس صاحب گورنر جنرل نی بنگال کے ذکر مین یہہ لکہا کہ یہہ ملک اتنیک بہت تنزل پر پہنچا او(نکے)
الفاظ کا ترجمہ یہہ ہی —— مجہی اسبات کی بیان کرنی سی بہت غم ہوتا ہی
کہ اس ملک مین بہت برسون سی تجارت اور زراعت مین رفتہ رفتہ
تنزل ہوتا جاتا ہی اور شریف بنیوان کی قوم کی سوا جو اکثر بڑی بڑے
قصبون مین رہتی ہین تمام باشندی مفلس ہوتی جاتی ہین اس ذکر مین مجہے
یہہ بہی کہنا چاہی کہ کمپنی کی ملکوان کے تمام زمیندارون کا یہی حال ہی اور اون کے یہہ

ہو اور اونکی یہہ مفلسی کچھہ تو اونکی کاہلی اور فضول خرچی کی سبب سے معلوم ہوتی ہی اور کچھہ
ہماری پہلی بد انتظامی کی طرف سی منسوب ہو سکتی ہی — یہہ بات نہین ہے کہ ہماری
بد انتظامی کی سبب سے صرف ہماری ہی رعیت کو نقصان پہونچا ہو بلکہ اور راجاؤن کے
ملکون مین بھی یہہ خرابی پہیل گئے جیسی ملک[1] اودہ کی نواب سے ہمارا ارتباط ہوا ہی جیسی اوسکا
ملک بھی ایک لاش ہو گیا ہی جسی انگریز لوگ نوچ نوچ کر کہا رہی ہین ہیسٹنگس صاحب
جس زمانہ مین گورنر جنرل تہی اور جو خود اس بد انتظامی مین شامل تہی وہ اوس زمانہ کا حال
اسطرح لکہتی ہین مجھی خوف ہے کہ ہماری دست اندازیون اور بی باکیون کے سبب تمام
ہندوستانی سرکارین ہماری دوستی سی ایسی ڈرتی ہونگی جیسی کہ ہماری فوج سے
ڈرتی ہین ہمارے دست اندازی کے اور نوکرونکی بد اعمالی نے ہماری شہرون کو ہماری فوج سے
زیادہ نقصان پہونچایا ہی ہندوستان کا ہر ایک آدمی ہمسی خط کتابت کرنی مین
بہی خائف ہے کیونکہ ہندوستانی دیکہتی ہین کہ جن لوگون نے ہمسی آشتی[2] کی ٹہیرہ کی
تباہ اور برباد ہوئی وہ لکہتا ہی کہ لوگ ہمسی بدگمان ہو گئی ہین اسکا باعث ہمارے
معاملات اودہہ ہین — مل صاحب مورخ کا قول ہی کہ ان معاملات سے پہلی[3] ملک اودہ
نہایت ترقی پر تہا اور اوسمین تین کرور روپیہ آمدنی سالانہ تہی مگر ظلم کی تہی جب
اونکی ملک مین کچھہ انگریز اور ایک فوج مقرر کی تو نواب عرصہ قلیل مین بہت مفلس
ہو گیا اور رعیت بسکہ مرنی لگا اور چند سال بعد اوسی معلوم ہوا کہ سیر ملک کے محاصل پہلی کی نسبت
نصف ہو گئی ہین نوبرس مین بحساب اوسط چونتیس لاکہہ روپیہ سالانہ کمپنی کی لئے نواب سے لیے

[1] ... ملک اودہ ...
[2] گلگ صاحب ... کتاب موسوم بہ ... وارن ہیسٹنگس جلد دوم ۱۲ مؤلف
[3] مل صاحب کی تاریخ ہندوستان جلد ۵ صفحہ ... دیکھو ۱۲ مؤلف

ہیسٹنگز صاحب گورنر جنرل لکھتی ہین کہ ہزارہا آدمی کمپنی کی ملکی اور فوجی نوکر جنکی
تنخواہین پنشنون اور رشوتون کی ظلم کی سبب سے مفلس ہوگئی ہین اور نواب کی خزانہ
مین اتنی گنجایش نہین ہے کہ ہماری نوکرون کو بہی راضی کری اور اپنی نوکرونکو بہی تنخواہ
دی ان ظلمونکی باعث سے تمام ملک ہمارا دشمن ہوگیا ہی نواب صاحب کے نوکر یہہ کہتے ہین
کہ ہمنی اونہین حقوق سے بی حق کردیا ہی میری رای یہہ ہی ہمارا جو نواب پر اس مطلب کے لئی ٹکس
لگانا کہ ہمارے رسالے محفوظ ہین تو اوس ٹکس سے فایدہ پہونچی اکثر آدمیونکی نزدیک بیجا ٹہیریگا
اور اوس سی بہی زیادہ آدمیونکی نزدیک یہہ بات بیجا ٹہیریگی کہ ہمنی نواب کی حفاظت کے
لئی ایسی فوج بہیجی ہے کہ جسکی تنخواہ دینی کا اوسی مقدور نہین اور جسکی اوسی حاجت نہین
مین نہین کس پیرایہ تقریر مین یہہ بات نواب صاحب کی سامنی کہون کہ اگرچہ آپکو اس فوج
کی حاجت نہین ہے مگر اسکی تنخواہ ضرور دینی چاہئی ——— ہیسٹنگز صاحب کے ہنگام گورنری
مین جو واردات واقع ہوئی تہی اونہین کو لکہکر چپ نہین ہورہی بلکہ اونہون نے
اوس فوج مین سے ایک حصہ کم کردیا جسکی نواب کو حاجت نہ تہی مگر تنخواہ دینی پڑتی تہی
لیکن ہیسٹنگز صاحب کے بعد لارڈ کورن والس صاحب گورنر جنرل نے پہر اوسیقدر
بلکہ اوس سے بہی زیادہ فوج نواب پر مقرر کی ہرچند نواب صاحب نے بہت التجا کی مگر اونہون نے
نہ مانا لارڈ ٹین متہہ یعنی سرجون شور صاحب نے نواب سے بہ ذریعہ طلب کی اور رفتہ رفتہ
پچیس لاکہہ روپیہ سالانہ سی ستر لاکہہ روپیہ سالانہ پر نوبت پہونچا دی اور اوسپر بہی ٹہرائی گئی انکی علیحدہ
ویلزلی صاحب گورنر جنرل نے سنہ ۱۸۰۱ع مین نواب کو یہہ دہمکی دی کہ ہم تمہارا سب ملک

چہین لینگے اور اونسے ہاون کا آدہا ملک جسکی آمدنی ایک کروڑ تینتیس لاکہہ روپیہ سالانہ تہی
بعوض ستر لاکہہ روپیہ کے جو کمپنی نی نواب صاحب پر ڈنڈ الاستحقاقی لیا مگر ہمارا ظلم اور طلب
زر اب بہی موقوف نہین ہوئی سنہ ۱۸۱۵ اور سنہ ۱۸۲۵ کی درمیان ہمنی چالیس لاکہہ
روپیہ سی کچھہ زیادہ قرض کے نام سی لیا لورڈ ہیسٹنگ صاحب گورنر جنرل لکہتی ہین کہ یہہ روپیہ
ہمنی اونسی قرض نہین لیا تہا بلکہ اپنی طاقت کا ڈر دکہا کر لیا تہا اور اوسکی عوض مین
ہمنی اونہین بادشاہی کا خالی لقب اور تہوڑا سا غیر آباد ملک جو جنگل سی کچھہ ہی بہتر
ہوگا دیدیا ۔ اودہ پر جو انگریزون نے ظلم کیا اوسکا حال بیان کرنیکی واسطی ہم اب
اس بیان کو یہین چہوڑ دیتی ہین ۔ نہایت بڑا ظلم جو ملک اودہ پر ہوا وہ یہہ ہے
کہ لارڈ ڈلہوزی صاحب گورنر جنرل نی سنہ ۱۸۳۷ع کی عہدنامہ کو توڑ ڈالا اور اودہ کو اوسکے
نواب سے چہین لیا اور عذر یہہ کیا کہ یہہ عہدنامہ ردی سمجہو کہ کورٹ اوف ڈائرکٹرز نے
اس عہدنامہ کو منظور نہین کیا تہا اور جو ہین اون ہی نی یہہ عہدنامہ بہیجا تہا اونہون نے
کہا تہا کہ یہہ بالکل بیجا ہی مگر یہہ دلیل دلائل مندرجہ ذیل کی سبب سے بیہودہ ہی ۔
اس عہدنامہ پر اوس وقت کی گورنر جنرل لورڈ اکلینڈ صاحب اور کونسل کے
تین ممبرونکی دستخط موجود ہین ۔ اور سنہ ۱۸۳۹ع اور سنہ ۱۸۴۷ع مین گورنر جنرل نے
بادشاہ اودہ کو اپنی دو خطوط مین اس عہدنامہ کا حوالہ دیا ہی اور یہہ لکہا ہی کہ
اونکو اس عہدنامہ پر قایم رہنا چاہئی ۔ اور سب سے بڑی دلیل یہہ ہے کہ سنہ ۱۸۴۵ع مین
سرکار کے حکم سے ایک کتاب چہپی ہی جسمین تمام راجاؤن کے عہدنامی مندرج ہین یہہ عہدنامہ

مراد واجد علی شاہ بن امجد علی شاہ ولد محمد علیشاہ ابن نواب سعادت علی خان بادشاہ حال لکہنوی ہیں

بھی اوس کتاب مین موجود ہی اوده کی بابت کتاب دیکھو سنه ۱۸۰۵ع مین یہہ مقدمہ
ڈاکٹر ٹریوِر نِزاس صاحب کو مفوض ہوا اور اون سی استفسار کیا گیا کہ تمہارے
اسباب مین کیا راے ہی جو اس فاضل آدمی نے اپنی راے لکھی ہی اوسکا ترجمہ یہہ ہی —
جسقدر تک مجھہ سی کہا گیا تھی کہا میری راے مین گورنر جنرل ہندوستان اور کونسل
سنه ۱۸۲۷ کی عہدنامہ کی توڑنی کی مجاز نہ تھی یہہ معاملہ قوانین معاملات غیر اقوام کے
خلاف ہی باوصف اسبات کی کہ ایسی بڑی شخص نی یہہ راے دی مگر ایک حال کی
زمانہ کا مورخ جو کہتا ہی کہ مین قوانین معاملات غیر اقوام کی ایسی بے عظمت
کہتا ہون جیسی کہ بوتیت کی لکھتا ہی کہ میری راے مین اوده کا قلمرو سرکار سے
مین داخل کرنا بیجا نہ تھا اور دلیل یہہ لاتا ہی کہ جو کام ایک دفعہ آدمی کرلی خواه وه
کسی طرح سی ہوا ہو درست ہی یہہ ایسی دلیل ہے کہ اسکی سبب سے جیب کتری اور
رہزن دونون کا کام ٹھیک ٹھہر جاتا ہی — کیٔ صاحب مورخ لکھتی ہین کہ لورڈ
ڈلہوزی صاحب کی ایام گورنری مین ایک اور ملک شامل قلمرو سلطانی ہوا یہہ ملک
فتح ہو کر حاصل نہین ہوا کیونکہ اوس کی تمام حاکم ہمیشہ ہماری دوست رہی تھی اور اوسکے
رعیت سی ہماری فوج بہری ہوی تھی اور یہہ ملک اس سبب سی ہاتھہ نہین آیا
کہ اوس کا کوئی شرعی وارث تخت پر بیٹھنی کا مستحق نہ رہا ہو کیونکہ ہمیشہ کوئی
بیٹا یا بہائی یا کوئی خاندان شاہی کا آدمی جسی آئین محمدی کے موافق وراثت پہونچتی ہو موجود ہوجاتا تھا اور
اوس زمانہ مین ایک بادشاہ یعنی بادشاہ تخت پر موجود تھا بلکہ یہہ ملک صرف اس دلیل سی لیا گیا کہ اب

تاریخ [illegible] ہندوستان جلد اول صفحہ [illegible]

سرکار انگریزی کی یہہ مرضی ہی کہ اب ہم اس ملک کو اپنی قلمرو مین شامل کرلین اس
ملک سی مراد ملک اودہ ہی جو ہندوستان کی وسط مین واقع ہی اور جسکی لینی کی تین
اسبب سے حرص ہوئی کہ وہ بہت اچھی موقع پر واقع ہی اور بہت زرخیز ہی — ای گروش
وپفن ڈورٹ وڈہیل کے جو ان معاملہ کو سنو اور ای ہندوستان ایڈ وراجاؤن
تم بہی اس حیرت انگیز ماجری کو سمجھو اور سپر فکر کرو — لی تہ ہنور ڈگارن وارن
صاحب ایک منصف آدمی تہی اور لورڈ مینٹو بہت ایماندار اور ہماری لورڈ ولزلی
صاحب بڑی آدمی مگر تو بہی ان گورنرون نی اپنی ایمانداری عقلمندی وسیر چشمی
کو کام نفرمایا اور بادشاہان اودہ پر جو ہماری دوست تہی ظلم کیا ————
مسٹر ونڈکس جو بعد ازان لورڈ ملول کی نام سی مشہور ہوئی انکی بہی رائی یہی ہی کہ
ہمنی بادشاہان ہندوستان پر ظلم کیا ہوا انکو سزا مین اونہون نی پارلیمینٹ مین
اپریل ۱۷۸۲ مین یہہ تجویز پیش کی یہ گفتگو بیان کی — ہندوستان مین چار بڑی
بڑی ریاستین تہین جو باہم متصل تہین اول ریاست میسور دوسری ممالک حیدر علی
تیسری قلمرو نظام دکن چوتہی راجہ برار یون اس کے علاوہ اور بہی بہت سی چہوٹی
چہوٹی ریاستین مثل نواب مرکوٹ و راجہ تنجور وغیرہ کی تہین لیکن یہہ چارون بڑی بڑی
ریاستین ہماری دشمن ہوگئی تہین دونون انمین سے ہمسی ظاہر لڑتی تہین اور
دو دشمن ہوگئی تہین اس عرصہ مین بمبئی کی گورنری ناگوناتہ جی سی جسے
ہم نی ملک کا دعوی تہا خط کتابت شروع کی اور اوس سے یہہ قرار کر لیا

کہم

کہ ہم تجھی راجہ بنا دینگے اگر تو راجہ ہونیکے وقت ہمین فلان فلان اضلاع دیدے
اس معاہدہ کے بعد اونہون نے مرہٹون سے لڑائی شروع کردی اسکے چند روز بعد بنگالہ
کے گورنر نے برار کے راجہ سودھوجی بہونسلہ سے اسی قسم کا معاہدہ کیا اور اوس سے یہہ کہا کہ ہم
تمہین مرہٹون کا ملک دلوا دینگے اگر تم ہمین یہہ یہہ ضلع دیدو مگر انگریزونکا دورخاپن
کھل گیا اور سودھوجی بہونسلہ اس بے ایمانی اور بدمعاملگی سے بہت ناراض ہوا نظام دکن کے
ملک ہماری ملکون کے شمال کیطرف واقع تہی اور وہ ہماری ملکون کو اپنی مفر ہی کہ اگر ہم
کچھہ اوسکے ساتھہ بدسلوکی بھی کرین تو بیجا نہین ہے اور اوسکی لکھنے کی یہان کچھہ ضرورت نہین ہے
نظام نے کمپنی کو چند ضلع سپرد کردئے اور اونکا سالانہ خراج لینا ٹھہرا لیکن خراج کبھی ندیا
بدمعاملگی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ نظام نے کہا کہ انگریز ایسی قوم ہے کہ انہین ایمان کا خیال ہے نہ انصاف
کا اور اونہی حیدرعلی کو بھی لڑنیکی نہ بلایا اور یہہ کہا کہ کوئی ہندوستانی جبتک ہو کر
امن چین نصیب نہین ہوگا جبتک کہ انگریزون کی پاس ہندوستان مین ایک انچ زمین بہی
رہیگی جب انگریزون نے خود اپنی بے ایمانی اور ہندوستانیکی بے انتظامی کا حال اسطرح
لکھا ہو تو وہ رائے جو قسطنطنیہ کی وزیراعظم نے اپنی جوابنامہ مین انگریزونکی نسبت
لکھکر سر ادبرٹ اس سلامی صاحب سفیر انگلستان کو دی اوس سے ہی تعجب نہین کرنا
چاہئے اس کاغذ کو گریصاحب ام پی نے بوڑادوف کو سنہ مین اونتسون مین ضرور
سنہ ۱۸۵۲ء کو اوس ہنگام مین پڑہا کہ جب روسی فوج کی بابمین باہم گفتگو
ہورہی تہی جب گریصاحب اپنی تقریر ختم کرنیکو ہوئے تو اونہون نے کہا کہ ترک

لوگ جیسے ہمنی مدد کی بہانی دغا کی اب ہم سی بہت نفرت کرنی لگی ہیں مجھی معلوم نہین کہ آپ صاحب میری اس حرکت پر مجھی الزام لگاؤگی یا نہ لگاؤ گے کیونکہ بڑی مشکل ہے یہہ بات یعنی ناراضگی اہل ترک دریافت کر لے ہی اور اوس جواب نامہ کی نقل یہہ منگالی ہی جسکو وزیر اعظم سلطان روم نی ہمارے سفیر سر روبرٹ این سلے کی جواب مین لکھا اور اوس جواب نامہ کا مضمون یہہ ہے

نامہ سلطان روم

سلطان خود جنگ کرتا ہی اور خود ہی صلح کرتا ہی اوسی اپنی غلامون اور نوکرون اور رعیت پر اعتماد کلی ہے سلطان جانتا ہی کہ وہ وفادار ہین اور اونکی دلیری سے دیکھ چکا ہی اور اون کی وفاداری پر اعتماد ہی — مدت ہوئی کہ تمہاری یورپ کے کوئی بہی وفا اور ایمان داری جاتی رہی ہی — اگر تمام عیسائیون کا قول سچ ہی تو انگلستان اور اوسکی آدمیون پر ہرگز اعتماد کرنا نہ چاہیی انگلستان تمام انسانون کے خرید و فروخت کرتا ہی جو کوئی اوسکو تمہاری ملک کی بادشاہ سی کچہہ علاقہ نہین ہے ہمنی کبہی تمسی نصیحت یا دست اندازی نہین طلب کی اور نہ تمسی دوستی کرنی چاہیی پر تمہارا کوئی وزیر یا قاصد تمہارے ہان ہی اور نہ کبہی ہمنی تمسی خط کتابت کی ہی پہر تم کس دلیل سی ہمارے اور اہل روس کے معاملات مین دست اندازی کی درخواست کرتی ہو تمہین کیا غرض ہے کہ ہم ایسی لوگون کو نفع پہونچاوین جنہین تم کافر کہتی ہو نہ ہمین تمہاری دوستی نہ مدد درکار ہے نہ دست اندازی

خلاصہ ہو کہ یہہ عبارت گویا تقریر زبانی وزیر اعظم سلطان روم کے ہی جو کہ اوس سفیر بادشاہ انگلنڈ سے کہی درجواب نامہ بادشاہ مذکور ۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۲

تم اپنی وزیر کی نسبت تعریف کرتی ہو ہماری نزدیک وہ ہمیں کسی طرحکا فریب
دیا چاہتا ہی اور کوئی ایسی تجویز نکالی ہی کہ جس سے وہ تمہاری قوم کو ہماری طرف متوجہ
رکہنی سے ہمیں سنا ہی کہ تم لوگ بڑی سریع الاعتقاد اور کمینہ اور زر دوست ہو اگر
ہم غلطی پر نہیں ہیں تو یہہ بات سچ ہی کہ لالچ تمہاری خمیر میں ہے تم اپنی خدا کی بہی خرید او
فروخت کرتی ہو اور روپیہ تمہارا معبود ہی سب چیزیں تمہاری وزرا اور قوم کی نزدیک
تجارت کی ہیں کیا تم اسواسطی آئی ہو کہ ہمیں روس کے ہاتہہ بیچ ڈالو نہیں ہم آپ
اپنا سودا آپ کر لینگی ہمیں اپنی قسمت پر شاکر رہنا چاہئی جب ہماری اچہی دن
آئینگے ہمیں آپ ترقی ہوگی جو خدا اور اوسکی نبی کی حکم دیا ہی وہ ضرور ہو کر رہیگا ترک
مکر نہیں جانتی دوروئی اور شرارت تم عیسائیونکا طریقہ ہی ایمانداری اور صفائی
باطنی اور معاملہ کی درستی ہمارا پیشہ ہی اور ہماری ریاست کے کاروبار میں صدق رائج ہیں
اگر ہم لڑتی ہیں تو پہر ہم اپنی کاموں کو خدا کی مرضی پر سونپ دیتی ہیں اور جانتی ہیں
کہ جو بدل ہمیں خدا تعالی نی ہماری تقدیر میں لکہا ہی ہو کر رہیگا ہم بہت عرصہ تک شان و شوکت سے
بسر کر چکی ہیں اور ہماری ریاست سارے زمین پر اول درجے کی تہی اور ہم ہمیشہ اسکا فخر کرتی ہیں کہ ہمنی کئی سال
تک عیسائیوں پر فتح پائی اور انکی مکر و حیلوں اور دغابازیوں اور تمام قسم کی بدیونکو مغلوب کر دیا ہے
ہم خدا اپنا خالق موجودات کی پرستش کرتی ہیں اور محمد کی نبوت کا یقین کرلی ہیں تم جس خدا کی
پرستش کا دعوی کرتی ہو نہ تو اوسکا یقین اور پرستش کرتی ہو اور نہ اوسکی نبی کا یقین کرتی ہو
جیسی تم اپنا خدا اور نبی کو کہتی ہو ایسی ہی بی ادب اور بد تہذیب قوم کا اعتبار کیونکر کیا جا سکتا ہے

ہم اپنے ہر کام اور معاملات باہمی مین صدق اور نیکی کو دخل نہین دیتے تمام عیسائی
بادشاہونکی شکایت نامہ وغیرہ دیکھو کہ جب وہ باہم لڑتے ہین تو ایک دوسری کی
نسبت کیا کہتے ہین تمہین وکیہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام اور عیسائی بادشاہ بہی
ایسے ہی کفر بکنے والے اور بے ایمان اور ظالم اور نا منصف اور دغاباز ہونگے کبہی کسی
نے بہی اپنا اقرار یا بات جہوٹی کی ہے کبہی نہین کبہی کسی عیسائی حاکم نے بہی اپنا
وعدہ وفا کیا ہے نہین ہرگز نہین کیا یہہ لوگ جبتک وعدہ وفا کرتے ہین کہ جبتک
انکا کوئی مطلب نکلے اسصورت مین تم کیونکر خیال کرسکتے ہو کہ ہم تمہارا اعتماد
کرین اگر لوگ سچ کہتے ہین تو تم ایسی قوم ہو کہ جنکے تمام وزیر بے ایمان ہین اور جنکی
امور ریاست مین ایک جو بہر بہی نیکی نہین پائی جاتی سلطان کو تمہاری بادشاہ
سے کچھہ بہی تجارت اور خط وکتابت نہین ہے اور نہ وہ چاہتا ہے اگر تم مخبر کی طور پر
یہان رہنا چاہتے ہو یا اپنی قول کی موافق اپنی بادشاہ کا سفیر بنکر رہنا چاہتے ہو تو
اور عیسائی قومونکی سفیرونکی ساتھہ رہو کیونکہ تم ایسی حرکات کرتی ہو کہ تہذیب کے
بہت خلاف ہے ہمین نہ تمہاری بڑے مددگار ہے اور نہ مخبری نہ ہم تمہاری صلاح چاہتے ہین
اور نہ دست اندازی مجہے بادشاہ کا حکم ہے کہ تو اس درخواست مدد کا شکریہ کر کیونکہ
مجلس سلطانی ایسی ہی جا سمجہے اور مجہے بادشاہ کا حکم نہین کہ تمہاری درخواست مدد مجہے
کا بہی شکر کرون کیونکہ سرکار کی قلمبن کبہی یہہ خیال نہین گیا کہ وہ تمہاری جہازونکو اپنے
سمندر مین داخل ہونے دین جو تم اوسی عاقلہ کیا چاہتے ہو نہ ہم اونکو چاہتے ہین اور نہ ہم اونکی پروا کرتی ہین اپنے

سپاہی

اپنی معاملات اوس طرح سی کرینگی جو ہمین مناسب ہوگا اور ہماری قوانین شرعی اور
ملکی کی موافق ہوگا لوگ تمہین کہتی ہین کہ تم بڑی بدکار ہو عیسائی قوم ہو اگر تم ایسی نہین
ہو تو اسمین بہی شک نہین ہے کہ بڑی گستاخ اور فضول گو ہو تم یہہ دعوی کرتی ہو کہ اوس جیسے
بادشاہ کو ہم صلح پر راضی کردینگی تم اور تم جیسی اور بہت سے سفیر عیسائیون کے ایسی ہین ایکا کرتی
ہین اور اپنی تئین برابر کا سفیر خیال کرکی لکہتی ہین ہم تمہین خوب جانتی ہین یہہ
تمہارا اعتدال سی گذرنا تمہاری بیہودگی پر دلیل ہی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تم دلوا
دار و دخل بیجا کرتی ہو تمہاری اسطرح کی حرکاتسی معلوم ہوتا ہی کہ تمہاری ملکی مجلسین
ذلیل اور حقیر ہین اور تمہاری نصیحت بیوقوفانہ ہی اور اس لایق نہین ہے کہ اوس پر
کوئی بادشاہ توجہہ کری چہ جای کہ سرکار سلطان روم اس ملک کی وزیروں نی
جب کبہی اور جس موقع پر تمہاری نصیحت مانی ہی یا تو اونہون نی تمہارے
ارادہ مین قصور پایا یا تمہاری جہالت سے نقصان اوٹہایا ہمارا سلطان تم جیسی
قوم کی ارادون اور تمہاری دخل بیجا سی کیونکر تم ایک قوم ہو جو اپنی رعیت
اور ہم طلبون سے بہی بی پروائی کی ایک تمہین نہین بلکہ تمام عیسائی بادشاہونکا یہہ قدیم سے
رواج ہے کہ وہ روپیہ کیواسطی اپنی رعیت کو بہی فروخت کردیتی ہین ہمین خوب تحقیق ہی
کہ جب تم مین صلح ہوتی ہی تو عہدنامہ مین شرطین اوس بادشاہ کی مفید لکہی جاتی ہین جسنے
زیادہ رشوت دی ہو سنا ہی عثمانیونکی وزیر یورپ والونکی صلح بہت مان چکی ہین مگر جبکہ
وہ سمجہتی ہین کہ صلح یا اضطراب ہوگی یا دغابازی اپنا نامہ لیکر چلی جاؤ سلطان کو تمہارے وقت

اندازی روس کے باب مین درکار نہین ہے تمہارا یہہ ارادہ ہی کہ تمام دنیا کو آپس مین
لڑوا دین اور بعد ازان اس اپنی بی ایمانی سی فائدہ اوٹہائین — ہمین تمہاری تجارت
بہی درکار نہین ہے کیونکہ ہماری سوداگرون نی تمہاری دورخی سی بہت نقصان اوٹہایا
ہی خودغرضی تمہارا ایمان ہے اور صرف لالچ تمہارا خدا اور تم عیسائی مذہب کا اسواسطی
بہانہ کرتی ہو کہ اس پردہ مین اپنا مطلب حاصل کرو ہم تم سی اب خط وکتابت رکہنا
نہین چاہتی اور اسواسطی ہم حکم کرتی ہین کہ تم اس کا جواب نہ لکہنا فقط

اسبات کی ثابت کرنیکی لئے کہ قرآن شریف بہت موثر اور مفید مسائل ہین ہم اسباب کی
ختم کرنی سی پہلی ای ای سینٹ صاحب کی کتاب موسوم لائف ایک چوالی کی چند فقرے
نقل کرتی ہین اس کتاب کو مصنف نی خود سنہ ۱۸۵۵ع مین چہپوایا تہا

صدق مقال و دیانت

ان بڑی بڑی بازارون مین جو ہر قوم کے آدمی اور ترک یا ملک شام کی عیسائین مجمع
ہین اونکی کو یا عثمانیون پر معلوم ہوتا ہی یا ترکون کی خط و خال مین چند اور خط و خال
زیادہ ہوگئی ہین یہہ ترک لوگ اپنی دوکانکی سائبانون مین یونانی اور آرمینیان کے
سوداگرونکی برابر بیٹہی رہتی ہین آرمینا اور یونان کی تاجر اودہر اودہر دیکہتی ہین اور
ہر خریدار کو تاکتی ہین اور یہہ کہکر بلاتی ہین یہان آئی جناب کپتان صاحب یہان
آئی مگر ترک لوگ بہت سنجیدگی سی خاموش بیٹہی رہتی ہین اور حقہ پیتی جاتی ہین اور
اپنی تسبیح پڑہتی جاتی ہین اگر کوئی آدمی ایک ترک کی دوکان کی تختہ سے تم گئے

شہری اور اوسی قیمت کسی چیز کی پوچھی کہ وہ بہت نرمی اور اختصار سی ۵۰ یا ۱۰۰
ایشیا مینر[۵] یا جو کچھہ قیمت ہوگی کہدیگا اگر کوئی آدمی اونکی عادات سی واقف نہو اور
اونسی سودا بیچنے مین تکرار کرنی لگی تو وہ لوگ کچھہ جواب نہین دیتی صرف منہہ اونچا کر دیتی
ہین اور حقہ پینی لگتی ہین ہر چند کوئی تکرار کری مگر وہ قیمت مین ایک حبہ کی کمی نہین
کرتی مگر عیسائی اور یہودی تاجرونکا حال بالکل خلاف ہی — ایشیا مینر سی ۵۰ پر
آتی ہین اور ۸۰ سی ۶۰ اور ۶۰ سی ۴۰ پر اور زیادہ تکرار کرو تو اس سی بہی کم پر نوبت
پہونچ جاتی ہی — قاعدہ یہہ ہی کہ اگر تاجر ارمینیا[۲] کا رہنی والا ہی تو جتنی قیمت وہ مانگتا
ہی اوسی نصف پر راضی ہو جائیگا اور اگر یونان کا ہی تو ایک تہائی پر اور اگر یہودی
ہی تو چوتہائی پر مگر مسلمانون کا یہہ حال ہے کہ اگر اوس کا کوئی اسباب خریدنا چاہی تو
تو اوسی چاہی کہ جو قیمت وہ مانگتی ہین وہی دی وہ ایک حبہ کم نہین لیتی ——
چونکہ کوئی عیسائی ہونگا اونکی اقرار سی نہین پہر سکتا وہ اہل ترکی کی بات کو بہی ایسا ہی سچا سمجھتے
ہین اور فوراً یقین کر لیتی ہین اگر کوئی ترکون کی سامنی قسم کہائی اور کہی کہ یہہ بات سچ ہی تو
اونکو ہمیشہ اوسی وقت اوسکی بات کا یقین آجائیگا ایکدن ایک فرانسیسی افسر بازار مین آکر خریدنی گیا
اور اوسنی وہی کپڑا تلاش کیا جو ایکدن پہلی اوسکی دوست نی خریدا تہا مگر اوس تاجر پاس وہ کپڑا
ہو چکا تہا وہ دوسری تاجر پاس گیا اوسنی وہی کپڑا دیکہا مگر قیمت زیادہ مانگی افسر نی شکایت
کی کہ تو قیمت زیادہ مانگتا ہی اور اوسنی اپنا نمونہ دکہایا سوداگر نی نمونہ کے
کپڑی کو بغور دیکہا اور معلوم کر لیا کہ بیشک اس کپڑے اور میرے

کپڑی مین کچھہ فرق نہین ہی آلحمد للہ اوسنی خریدار سی کہا کہ تو قسم کہا کہ تینی اس قیمت
پر اس کپڑیکو خرید ہی جو مین کہتا ہون اوسنے اسباب کے دیکھنی کی لیے کہ دیکھون میرے
قسم کا نتیجہ کیا ہوتا ہی قسم کہائی اسپر سوداگرنی اوسی کپڑا اوسی قیمت پر دیدیا ـــــ
الی سینی صاحب فخر السلیسی لکھتی ہین مین اقرار کرتا ہون کہ اسطرح ہر آدمی کی بات کا
مان لینا اور شان و شوکت سی بیٹہا رہنا اور کم سخن کرنا مجہی بہت پسند ہی مین
نہین جانتا کہ قلم مین لکہون تاجر لوگ اسقدر تکلف کرتی ہین اور خریدار سی اپنے
تئین اسقدر کہینچتی ہین ملک شام مین بایع اور مشتری مین کچھہ فرق نہین ہوتا
تاجر اپنا اسباب بیچنی مین اسقدر کوشش نہین کرتا اور اگر اوسکی پاس بیٹہنی والے
تاجر کا اسباب بہت بکی اور اوسکا کم بکی تو حسد نہین کرتا وہ کہتا ہی کہ میری بہائی کے
کل اتفاق ہی جب وہ موذن کی آواز سنتا ہی تو اپنی دوکان مین نماز پڑہنی
لگتا ہی اور آنی جانی والونکی کچھہ پروا نہین کرتا اور اپنی نماز مین ایسا مصروف
ہوتا ہی کہ گویا وہ جنگل مین تنہا ہی یا وہ پاس کے مسجد مین نماز پڑہنی چلا جاتا ہے
اور اپنی اسباب کو اکیلا چہوڑ دیتا ہی اور خلق اللہ کی ایمان داری پر بہروسا کرتا
ہے اس بڑی دار الخلافت (قسطنطینیہ) مین جہان سوداگر مقررہ کو ٹہتیون پر
اپنی مال کو تنہا چہوڑ جاتی ہین اور ہر ایک کو یہہ بات معلوم ہے اور جہان کہ
صرف رات کو دروازہ ایک بلی ہی سے بند ہوتی ہین ایسی بڑی شہر مین تمام برس
مین چار چوریان بہی نہین ہوتین ـــــ پرا اور کہتا مین صرف تیسا سے

آبادین

آباد ہین مگر یہان ایکدن بہی نہین گذرتا کہ جسمین مین قزاقی یا قتل نہ سنا جاوے
اسیطرح کی ایمانداری گانؤن اور قریون مین پائی جاتی ہی اب ہم ایک انگریزی سیاح
کی روایت لکہتی ہین جو اوسنے حال مین اخبار مین لکہی ہی — کل مینے ایک بلغار کی
کسان کا چہکڑا اپنی اور اپنی دوستکے اسباب لادنیکیلئے کرایہ کیا اور میری اسباب مین صندوق
اور پیٹیان اور شطرنجیکی تہیلے اور یخنی اور پوستین سمور اور شالین تہین مین یہہ
چاہتا ہون کہ تہوڑیسی خشک گہاس اسواسطی خریدلون کہ رات کو بچہا کر اوسپر سویا
کرون اور اسی تلاش مین چلا ایک نہایت خلیق ترک راستہ مین مجہی ملا اور کہنی لگا
کہ آؤ مین تمہارے ہمراہ چلون کسان نی بہی اوسیوقت اپنی بیل گاڑیسی کہول دئی اور اونہین
ادہر ہی اسباب کو کوچہ مین چہوڑ کر چلا گیا جب مینی دیکہا کہ وہ بہی جاتا ہی تو مینی کہا
کہ کسیکو تو یہان رہنا ضرور ہی ترک نی متحیر ہو کر پوچہا کہ کیون کیا وجہہ کیون رہنا چاہیے
مینی کہا کہ ہماری اسباب کے حفاظت کرنیکی واسطہ اوس مسلمان نی جواب دیا کہ واہ اگر
تمہارا اسباب ایک ہفتہ بہی رات اور دن یہان پڑا رہیگا تو بہی کوئی اوسی نہین چہو سکیگا
مینی اسکا کہنا تسلیم کرلیا اور جب واپس آیا مینی دیکہا کہ سب چیزین جیسے مین چہوڑ گیا تہا
ویسیہی رکہی ہوئی ہین اسباب کا یہی خیال ہی کہ اوسوقت اوس کوچہ مین ترکی
سپاہی بہی پہر رہی تہے اگر ہم یہہ بات لنڈن کی ممبرون پر چڑہ کر بیان کرین تو بعض
خیال کرینگی کہ ہم خواب دیکہہ رہی ہین اونکو ہین اس خواب سی بیدار ہونا چاہیے انکا
حال ادہر دوردون کی ایمان دار ہی ہماری ان کی سوداگرون کے نسبت زیادہ

اعتماد ہو سکتا ہی یہہ حمال مصالحونکی گٹھر کی گٹھر کلیتا کی دفترون سی جہازون تک لیجاتی اور
جہازون سی دفترون تک اور مجہی یقین ہے کہ کبہی ایک گٹھری بہی نہین جاتی رہی
یہہ بات تمام قوم کی دیانت کی سبب سے ہی اور اس قوم کی دیانت اور امانت ضرب المثل ہے
کلیتا کا ایک تاجر قسطنطنیہ کو واپس جاتا تہا اور اوسکی تہیلی مین دو ہزار اشرفیونکی بنکنوٹ تہی
جب وہ پہونچا نہ اپنا اسباب اوتار رہا تہا تو وہ تہیلہ اتفاقاً پہٹ گیا اور اوسکی تمام بنکنوٹ پانی پر
پہیل گئے اور بعض اوسمین سے دریا مین گرکر جا پڑی دنیا کی تمام خلقت اونکی جنتی پہل پڑے
اور بعض آدمی پانی مین کود پڑی نوٹ گہیر کر ایک ایک کے پیچہی دوڑنی لگا مگر ایک لمحہ کی
بعد اوسکو اس معاملہ کی دیکہنی سی ثابت ہوگیا کہ یہہ لوگ میری ہی واسطہ اس روپیہ کی تلاش
کرتی ہین اور جو سکہ جسکو پاتا تہا وہ لاکر اوسکی تہیلی مین رکہ دیتا تہا بعد ازان ایک
حمال نے اوسکا تہیلہ اپنی پیٹ پر اوٹہا لیا اور سوداگر کی ساتہہ ساتہہ اوسکی گہر کو چلا جب
سوداگر اپنی گہر پہونچا تو اوسنی مزدور کو مزدوری دیکر رخصت کیا اور جلدی سی اپنے
بنکنوٹ گنتی لگا شمار کرنیکی بعد اوسی معلوم ہوا کہ ہر ایک بنکنوٹ بہی نہین گیا۔

سماحت وفیاضی

چونکہ عیسائی اپنی مذہب کے مسئلونکی متابعت مین غفلت کرتی ہین اور امور دنیوی کی
لحاظ سی مذہب کیطرف کم توجہ کرتی ہین یا اپنی بدنیتی سی اس مذہب کو ترک کرتی ہین اس
سبب سی ترک لوگ ان باتونکو دیکہکر عیسائی مذہب کو ذلیل سمجہتی ہین اور یہی سبب ہے

کہ وہ ملک یورپ کو تعلیم کرتا کہتی ہین اور ہماری ذکر مین ہین ملحد اور بدمذہب کہتی
ہین اگرچہ وہ یہان حنفی مانتی ہین پر ہم پر ظلم نہین کرتی ہین اس کتاب مین کسی جا گئی
بہت سی نقلین لکھکر ثابت کیا ہی کہ یہہ جو عیسائی مسلمانون پر بی اعتدالی اور غیر
قومون کو بزبر دستی اپنا مذہب منوانی کا الزام لگاتی ہین یہہ بالکل بیجا ہے جیسے
کہ دنیا مین کوئی چیز غیر انسانون سی اونکا مذہب نہین چھوڑ و اسکتی ویسی ہے وہ غیر
قومون کے مذہب مین دست اندازی روا نہین جانتی اگر کوئی اون کو خوشی سے
اور اون سی محبت کری تو یہہ دعا دیتی ہین کہ خدا تیرا انجام بخیر کری اور اس
مراد یہہ ہی کہ خدا تجھی ایسی ہدایت دی کہ تو مسلمان ہو جائی لیکن اس سے زیادہ
اور کچھہ دست اندازی نہین کرتی مسلمانون کے علما کا قول ہی کہ دل مین
ہدایت کا ڈالنا اور مسلمان کرنا خدا کا کام ہے ان علما کا یہہ بھی مقولہ ہی کہ ہر
ایک سی نیکی کرو اور جہانتک ہو سکی نکو کار ہو مین مذہب کی تعصب سے
کسی پر ظلم نہین ہوا برخلاف اوس کے وہ اون لوگون کا حامی ہے جو اپنی
ہم قوم عیسائیون کے تعصب کی سبب سی تباہ ہو جاتی ہین تاریخ مین دیکھو
پندرہوین صدی مین ہزارون بنی اسرائیلی اسپانیہ اور پرتگال سی نکالی گئے
اور ترکی مین آکر قیام پذیر ہوئی یہان انکی اولاد چار صدیون سی بہت
امن و امان سے رہتی ہے مگر ہمین اقرار کرنا چاہئی کہ بعض بعض جاہل
عیسائیون اور خوش عقیدہ کیتھلک مذہب والون کا ظلم سے

پہچنی کیلئے اونہین مقابلہ بہی کرنا پڑا تہا انہین مین حال مین بہی جبتک ایسٹر ہستا ہے
کوئی یہودی بازارین نہین پہر سکتا ٹہر کی مین اگر قوم بنی اسرائیل سی کوئی یونانی
یا ارمینا کا عیسائی بری طرح پیش آئے تو وہان کا حاکم بیشک بنی اسرائیلی قوم کی آدمی
کی حفاظت اور حمایت کریگا — سلطان کی عملداری مین تمام مذہبونکی آدمی ہین
ہر قوم کی رسمین اس ملک مین پائی جاتی ہین یہہ سچ ہی کہ مسجدین گرجون اور یہودیونکی
عبادت خانہ سی زیادہ بلند ہین مگر یہہ نہین کہ اس قسم کی عبادتخانہ بالکل نہون کیونکہ ہر ایک
مذہب کو قسطنطنیہ اور سمرنا مین پیرس اور لیونز کی نسبت زیادہ آزادی حاصل ہی کیسے
قانون مین یہہ نہین ہے کہ اس ملک مین غیر مذہب والی اپنی مذہب کی رسمون کو پوشیدہ
کرین جب مردی قبرستان مین لیجائی جاتی ہین تو ہزارون عیسائی بہت شمعدانون
مین لی اونکی ساتہہ ہولتی ہین اور انجیل کی سطرین یعنی الصلیح پڑہتی جاتی ہین
فیسٹ ویو کی دن پیرا اور گلیٹا کی تمام عیسائی قطارین باندہ کر بازارین نکلتی ہین
اور صلیب اور جہنڈا اونکی سامنی ہوتا ہی اونکی حفاظت کیلئی ترک لوگ اپنی سپاہونکا
پکٹ اونکی ساتہہ کر دیتی ہین اور یہہ پکٹ خود عثمانیون کو بہی رستہ مین سی ہٹا دیتا ہی
اور عیسائیونکی یہہ رسم پوری ہو جاتی ہی — مجہی امید یہہ ہو گئی ہی کہ مشرق کی کیتہولک
لوگونکو فرانس اور آسٹریا مین ایسا ہی حق ملا جیسی کہ اوس یونانی عیسائیونکو اور انگریز
پروٹسٹنٹ کو دیتی ہین خدا کری ایسا ہی ہو مگر یہودی بیچارون کی کون حفاظت
کریگا چار یا پانچ برس گذری کہ ایک خنجر باندہنی والی یہودیکو موصل کی پادشاہ پاس پکڑ کی

لائی اور یہہ بیان کیا کہ اسنی حضرت سی بی ادبی کی ہی اور اس سبب سی اوس
مقام کی تمام باشندہ پریشان ہو گئی ہین پاشانے پوچہا وہ کیا الفاظ ہین جو ملزم نی آنحضرت
کی نسبت کہی اور جب اوسنی اون الفاظ کو سنا تو وہ ڈر گیا اور یہہ کہتا ہہا کا یہہ ناممکن ہے
کہ کوئی آدمی ایسی گستاخی کری اور خدا تعالی اوسی لمحہ اوس سے اس بی ادبی کا انتقام نہ لے
اسلئی میری سمجہہ مین نہین آتا کہ یہہ خچر پانکی دالا مجرم ہی اور یہہ بات بیہودہ ہی کہ مین ایسی شخص
کو سزا دون جسکو خدا تعالی نی خود سزا ندی ——— اس سی اہل ترک کی چشم پوشی
صاف ظاہر ہی اسپر بہی اہل فرانس اسپرگ گرٹ اور اسی قسم کی ادب زدہ اخبار
کی روایتون پر یقین کرتی ہین اور یہہ جانتی ہین کہ ترکی مسلمان عیسائی کتون کو
ہر روز سولی پر چڑہا دیتی ہین اور عذاب دیتی ہین اور گاہی اونکا سلطان اپنی خاص
غلامون پر جو رومال پہینکتا ہی اوس رومال ہی سے اوسکا گلا گہونٹ کر مار ڈالتی ہین اور گا
جیتی عورتون کو گونون مین سی دیتی ہین اور انہین باسفورس مین پہینک دیتی
ہین اہل فرانس ان روایتون کو اپنی قصہ کہانیون کی کتابون مین لکہا پاتی ہین
——— مگر حال مین ترک کی سرکار نی اپنی مصالحت کم کر دی ہی کیونکہ اونہون
نی دیکہا کہ اس ہمارے مصالحت کی سبب سے اکثر لوگون نی اپنی مذہب پلٹ نی شروع
کر دی اور اونکی اس مذہب پلٹنی سے امور ریاست مین فتور واقع ہونی لگا اور لوگون
کی ایمان مین فرق پڑنی لگا صرف ایک ہی ریٹ پادری جنہون نی سنہ ۱۶۱۷ع مین
تمام ترکی خروج کیا اپنی پادری پن کی ماہیت کو سمجہہ گئی چنانچہ یہہ پادری اپنا نام

تبوت میں پہیل گئے ہیں یہہ خصوصیت انہیں لوگوں کی واسطی ہے کہ انکی وعظ اور
نصیحت کی عمدہ نتیجہ بخشا ہے جگہہ کے حاکم نے بجای اسکے انکی وعظ کی اور استعانت سے
کیونکہ انکی سعی کا صاف ظاہر تہا کہ یہہ لوگ نیک نیت اور خیر اندیش ہیں حسیب افندی
حاکم مصر کی ایک بڑی معزز لوکری نے ١٨٤٤ء میں مدرسہ سنیسر یادقت خیری کا ملاحظہ
کیا اور وہانکی افسر مدرسہ پاس اوسی قسم کا ایک نہایت عمدہ خلعت بہیجا جیسا دنیا کی عورتیں
پہنتی تہین اور یہہ کہلا بہیجا کہ جو اس خلعت کی لایق ہو اوسی یہہ خلعت دیا جائے کیا یہہ
شخص ترک تہا غرضیکہ انہوں کی نزدیک احسان کرنا سب میں بڑا فرض ہے ایک شاعر نے
اپنے بیٹے کو یہہ نصیحت لکہی ہے تو ہر درویش اور غریب کیواسطے اپنا دروازہ ہمیشہ وا
رکہا کر مسجدیں کئی بنائی اور دایم الصوم ہو اور کعبہ کے ہزاروں حج سے یہہ عبادت
خدا تعالی کو زیادہ پسند ہے ترک لوگ مہمان نوازی کو مذہب کا ایک حصہ سمجھتے ہیں
جو کوئی مسلمان خیرات دینے میں غفلت کرتا ہے ترکوں کے نزدیک وہ مسلمان نہیں ہے
اہل اسلام کی ہاں پانچ چیزیں فرض ہیں اور وہ یہہ ہیں. ۱ زکوۃ ۲ حج ۳ صوم رمضان
۴ نماز پنجگانہ ۵ اقرار مذہب بالسان — یعنی کہیں اس کتاب میں ذکر کیا ہے کہ ترک
لوگ بہت ہی فیاض ہیں اور وہ خیرات دیتے ہیں اپنے ہم مذہب اور غیر مذہب کے تمیز نہیں
کرتے اور یہاں تک کہ دشمن کو بہی دیتے ہیں اور بادشاہوں کا یہہ حال نہیں ہے بلکہ ہر امیر
اور غریب میں یہہ بات پائی جاتی ہے یہہ لوگ ایسے مہمان نواز ہیں جیسا کہ ٹیسی ٹس
مورخ اہل جرمنی کو لکہتا ہے اور یہہ لوگ صرف بڑی بڑی قصبوں یا گاؤں ہی میں

ہین فیاضی نہین کرتے بلکہ انہون نے شاہراہون پر ایسی چندی ڈال کر ایسی
عمارات بنادین ہین کہ جنسی مسافرونکی حفاظت ہوتی ہے اور غربا کی حاجت روائی اور
عمارات مین یہان کے اہل حقیقہ کی ہمسایون اور ہم قومون کی غور پرداخت نہین ہوتی
بلکہ جانورونکی بہی خبرگیری کیجاتی ہے فقرہ مذکورۃ الصدر مین آپ سائنس صاحب فیرلاسی
قسطنطنیہ کی بازاری کتون کی حال مین لکھتی ہین کہ ہزارون کتی اہل یورپ سی بہاگ
کی اس شہر کی دور دور کی محلونمین آچہتی ہین اب بہی یہان کی رحمدل لوگ ہین جو
صبح کو انہین خوراک دیتی ہین اور جب کتیان بچی دینی لگتی ہین تو اونکی زیادہ خبرگیری کرتی
ہین اور جب جاڑی مین کتون کی پلی سردیکی ماری مرنی لگتی ہین تو اونکو بچاتی ہین
اور یہان تک فیاضی کرتی ہین کہ اپنی مرتی وقت کوئی جاگیر ایسی چہوڑ جاتی
ہین کہ جسکی آمدنی سے کتون کی خبرگیری ہوتی رہی — یہہ سچ ہی کہ کتا بہی مسلمانون
کے نزدیک سور کی مانند ناپاک ہی اور اوس کو عثمانی ایسا ناپاک سمجہتی ہین کہ
اوسکی موجود ہونی سی وہ یہہ سمجہتی ہین کہ ہم ایسی شرع کی موافق پاک نہین ہوسکتی اسلئے
وہ کتون کو اپنی گہر مین نہین آنی دیتی مگر ان کتون وغیرہ کا مالک یہہ جانتا ہی کہ
اللہ تعالی نی تمام اون جانورونکا محافظ مقرر کیا ہے جو اوس محلہ مین رہا کرتی ہین
رہتا ہون آنحضرت نی مہمان نوازی اور خیرات دینی کا حکم دیا ہے
اور یہہ فرمایا ہے کہ یہہ نیکی سب نیکیون سے اول درجہ کے
ہے جس سے ترک لوگ جانورون تک سی بہی برتتے مہمان نوازی کی

آئی ہین القصہ ہمنی کوئی ایسی قوم نہین دیکہی جو ہمکو اسنی زیادہ رحم دل ہو اور ایسی کہ ہم ہمکو ہمنی اونکا اسطرح پیش آئی ہین جیسی کوئی وحشیون سی پیش آئی فقط

باب پنجم در ابطال الزامات نسبت

انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باب خاص

وہ الزام جو عیسائی انحضرت کی نسبت لگاتی ہین وہ سب ان چار مین شامل ہین (۱) آپنی ایک نیا اور جہوٹا مذہب اس بنا پر ایجاد کیا کہ وہ مجہپر خدا کی طرفسی وحی ہوا ہی مگر برخلاف اسکی وہ اونکا اپنا ایجاد تہا جو اونہون نی اپنی بلند نظری اور شہرت پرستی کی سبب سی نکالا (۲) آپنی اسلام کو شمشیر کے ذریعہ سی رواج دیا اوس باعث سی لاکہون آدمیون کا خون ہوا اور ہزارون برباد ہو گئے (۳) قرآن شریف مین جنت کا ایسا بیان ہی کہ جس سے دینوی عیاشی سے مشابہ ہی (۴) آپنی ایک سی زیادہ نکاح کا حکم دیکر پیروون کی کو جائز کر دیا اب ہم ان الزامات کا جس قدر ہم سے ممکن ہی جواب دیتی ہین —

الزام اول

(۱) آپ نی ایک نیا اور جہوٹا مذہب اس بنا پر ایجاد کیا کہ وہ مجہپر خدا کے طرف سی وحی ہوا ہی مگر برخلاف اسکے وہ اونکا اپنا ایجاد تہا جو اونہون نی اپنی بلند

نظری اور شہوت پرستی کی سبب سے نکالا — آپکی تمام عمر کی صرف ایک کام سی یہہ
بات بخوبی ظاہر ہی کہ آپ مین بلند نظری کا عیب ہرگز نہتا اور جب ہم اس امر کو
غور کرین کہ آپنی باوصف اسبابات کے کہ اسلام کو آپکی زمانہ حیات مین ہی خوب رواج
ہوگیا اور آپکو انتہا شکوہ و حشمت حاصل ہوگئی مگر آپ پالی اوس سے ہرگز اپنا ذاتی فائدہ
نہ اوٹہایا اور نہ بانداز وفات تک ویسی ہی سیدہی سادہی وضع رکہی جیسی پہلی تہی تو
یہہ امر اور بہی زیادہ ہمارے اس قول کا مؤید ہی کہ آنحضرت بلند نظر نہ تہی اور یہہ جو
عیسائی الزام لگاتی ہین کہ آنحضرت شہوت پرست تہی یہہ تو انکا الزام باطل ہے کیونکہ
جب آنحضرت نے ظہور کیا تو اوس زمانہ مین اہل عرب مین بے انتہا نکاحون کا رواج
تہا پس یہہ امر ظاہر اور بیہودہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک ایسا شخص جو شہوت پرست ہووے
بدکاری اور بے ہودگی کو خود معدوم کردی — علاوہ اوسکے جیسا ہم پہلی اسباب
مین بیان کرچکی ہین ہم یہہ بات بہی آنحضرت کے طرف سی کہہ سکتی ہین کہ آپ بہی اپنا ہم
وطنون کی مانند عورتون سی بہت رغبت رکہتی تہی اور آپنی یہہ کبہی دعوی نہین
کیا کہ مین اون انسانی خواہشون سی بری ہون جو سب آدمیون کو ہوتے ہین
بلکہ برعکس یہہ فرمایا کہ مین بہی تمہین جیسا آدمی ہون اور بمقابلہ حضرت داؤد کی جو
نبی اور بادشاہ تہی اور جنکی تعریف مین انجیل مین لکہا ہی کہ وہ ایسی آدمی تہے
کہ جو خدا کا سا دل رکہتے تہی آنحضرت ایسی صاف تہی جیسی ایک برف کا ٹکڑا اور اپنی
پاکدامنی اور عفت کے ذیوی) سمندر پر گرا ہوا ہو سال کی ذوسبری کا دختر فتال حضرت

داؤد کی پہلی زوجہ تھی اس زوجہ کو اوسکی باپ نے آپکی جلا وطنی کی زمانہ مین الیسی لیلیا
اور بعد ازان آپنی برابر کتنی ہی نکاح کئی مگر یہ نبی ہمہ اپنی پہلی زوجہ کا بھی دعوی کئی گئے
حضرت داؤد نی ایک غیر مختون بادشاہ کی بیٹی سی بھی بے تکلف نکاح کرلیا اور
اگرچہ آپکی ہان اکثر بیویون سی اولاد تھی لیکن پھر بھی آورشلیم مین جہہ بیبیان کین اور
آخر کار بتشبا کی مقدمہ مین آپنی حرام اور خون ناحق بھی کیا جب حضرت داؤد
ایسی ضعیف ہوگئی کہ آپ پر ہر چند کپڑی ڈالی مگر آپکو گرمی نہ پہونچی اور بستر دہی نہ
ہوتی ہوئی تو یہہ تجویز ٹھہری کہ ایک نوجوان پاکیزہ عورت بہم پہونچائی جائے
جو آپکی خدمت کری اور آپکی ساتھہ ہمخواب ہو آپنی لوگون کو حکم کیا ایک نہایت
حسین اور نوعمر عورت لاؤ آپ پہونچتی ہین کہ کیا ایک نیک آدمی ایسی حرکت
کر سکتا ہی یعنی وہ عیسائی جو آنحضرت پر عیاشی کا اعتراض کرتی ہین اونہین اس
انگریزی مثل کا ضرور ہی خیال رکہنا چاہئی — جو لوگ شیش محل مین رہتی ہین اونہین
پتھر پھینکنی مین پیش قدمی نکرنی چاہئی — آپنی اپنی اقتدار اور حکومت کی استحصال
مین حضرت موسی علیہ السلام کے پیروی کی اگر حضرت موسی سرداری فوج اور حصول
اقتدار اور مقنن نبی ہین کوشش نکرتی تو بنی اسرائیل کے رہائی مصر مین سے
ہرگز نہوتی یعنی ابتک کوئی ایسا آدمی نہین ہوا ہی جسنی حضرت موسی پر یہہ الزام
لگایا ہو کہ آپنی بلند نظری اور اپنی نفع کیواسطی یہہ مہتم اشتیاق کی تہی کیونکہ اگر
آپ ایسا نکرتی تو آپ اپنی رسالت کی اوس مطلب کو انجام ندی سکتی جسکے واسطی

خدا نے آپ کو پیدا کیا تہا ــــ وہی حال ملک عرب کا ہی چونکہ عرب اوس
زمانہ مین بہت سی ریاستون مین منقسم تہا اور وہ باہم ہمیشہ جنگ مین رہتی تہی
پس آنحضرت کیواسطی اسکی سوا اور کوئی چارہ نہتہا کہ آپ اونکی سردار بنجاوین
اور اون مین مصالحت کرادین اور اپنی مذہب کو اون مین رواج دین ــــ
اس امر کی ملاحظہ سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ بلند نظر نہ تہی اور یہہ عیسائیون کا
الزام باطل ہے ــــ اکثر عیسائی جو آنحضرت پر مکر اور جعلسازی کا الزام لگاتی ہین
اسکی بے انصافی اسبات سی ظاہر ہی کہ اپکا اصل مسئلہ خدا تعالی کے وحدانیت اور
حضرت عیسی علیہ السلام کا بہی یہی مسئلہ تہا اگر ہم یہہ نہین کہہ سکتی کہ لفظ مکر و جعلسازی انکی
دعوی نبوت کیطرف منسوب ہے ــــ اب یہہ امر یقینی ہی کہ بت پرستی کا معدوم
کرنا اور خدا تعالی واحد مطلق کے عبادت کا ایسی قوم مین بنیاد ڈالنا جو نہایت درجہ کے
بت پرستی تہی اور خدا کو بالکل بہول گئے تہی حقیقت مین ایسا کام ہے جسکی واسطی خدا تعالی
نے نبی مقرر کیا تہا ــــ یہہ بہی امر یقینی ہے کہ آنحضرت نے
عرب مین خدا تعالی واحد مطلق کے عبادت قایم کے اور اوس
ملک سی بت پرستی ایسی معدوم کردے کہ وہ ایک ہزار برس
کے عرصہ سے اب تک پہر کبہی کسطرح سے نہین ظاہر
ہوئے لیکن برخلاف اس کی جب عیسائیون مین پہر بت پرستی
پہیلی تو اونکی دوسری فرقی نے جسنی غلبہ حاصل ہوگیا

نہایت شگونوں کو بدمذہبی کا صرف اسواسطی الزام لگایا کہ اونہوں نے اون کے بنائی ہوئی بتونکو توڑ ڈالا ——— آنحضرت صلعم کے اون حکموں کے سوای جن میں بت پرستی کی بیخ کنی کا حکم ہے سب حکموں میں اخلاص اور مددگاری باہمی کی تاکید ہی اور اس مذہب کے بڑی بڑی دشمن بھی اس بات کی مقر ہین کہ آنحضرت نی قرآن شریف مین ان حکموں کے باب مین بہت مدد و شد کیا ہی ——— اون تمام قصوں اور روایات مین جنکا قرآن شریف مین مذکور ہی اور جو عربوں کی رسم کی موافق استعاروں سے پر ہین کسی پر عیسائی اسقدر طعن نہین کرتی جیسا ذکر معراج صلعم پر کرتی ہین ان نکتہ چینوں کو خیال کرنا چاہئی کہ یہہ قصہ ایک جو برابر بھی اوس قصہ کی مقابل مین خلاف عقل اور ناممکن الوقوع نہین معلوم ہوتا جس مین یہہ لکھا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو شیطان جنگل مین بہکا کر لیگیا ——— ترجمہ عبارت قصہ مذکور الصدر پھر شیطان حضرت عیسی علیہ السلام کو ایک نہایت بلند پہاڑ پر لیگیا اور اونہین تمام سنسار کے بادشاہوں کی شان و شوکت دکھائی حقیقت حال یہہ ہی کہ بیان معراج تمام استعارات سی پر ہی اور اون استعارات کی شرح یہہ ہی البراق سے بجلی مراد ہی جو برق بادی سی بھی زیادہ تیز رو ہی اور وہ نور کا زینہ جس پر سے آنحضرت اور حضرت جبرئیل آسمان پر چڑہی وہ خیال سے مراد ہی کیونکہ خیال ایسی چیز ہی کہ اسکی وسیلہ سی ہم تمام آسمانوں پر پہونچ جاتی ہین اور خدا کی تخت یعنی عرش تک ہمارا گذر ہو جاتا ہی اور وہ عجیب مرغ جس کی آواز سنی سی خدا تعالی خوش ہوتا

اور جنکی عبادت کبھی آدمی نی سنی اور نہ اوسکی وہم و خیال مین آئی اسمین بھی مراد
صلحائی کی دعا ہی باقی چیزون کا بھی یہی حال ہی علاوہ اسکی ہم پوچھتی ہین کہ آنحضرت صلعم کی
احادیث کی باب مین ہم استعارات وغیرہ کی تاویل کیون نکرین جب ہم دیکھتی ہین کہ
ہزارون عیسائی فقیہ اپنی مذہب کی صدہا مسئلون مین اسقسم کی تاویلین کرتی ہین
تاکہ بیہودگی کا الزام اون سی رفع ہو چنانچہ اوسمین تیا کا تمام قصہ دیکھو جسمین لکہا
ہی کہ خدا تعالی جہوٹ کی دیوتا سی اس باب مین صلاح کرتا تہا کہ آب یعنی حضرت
ایوب کو کون فریب دیگا فقرات انجیل — اور خدا نی کہا کہ کون آب کو سمجہائیگا
کہ وہ اوپر جائی اور ریتہ گلی ائیڈ مین مارا جائی ایک فرشتہ نی کچہہ صلاح دی اور
دوسری نی کچہہ اور آخر الامر خدا تعالی کی سامنی ایک فرشتہ نکر کہڑا ہوا اور کہنی لگا کہ مین
اوسی سمجہاونگا خدا نی اوس سی پوچہا کہ کیونکر سمجہائیگا فرشتہ نی جواب دیا کہ مین
جاؤنگا اور تمام نبیون کی منہہ سی جہوٹ بلواؤنگا خدا نی کہا کہ تو اوسی سمجہا دیگا
اور کامیاب ہوگا جا اوٹہہ اور ایسا کر کیا حضرت سلیمان کی تمام غزلات کی بیہودہ تاویل
نہین کی گئی کہ اون سی حضرت عیسی کی محبت اپنی مذہب کیطرف پائی جاتی ہی اسی طرح
سی عہد جدید مین جب حضرت عیسی اپنی تئین انگور کی بیل اور راستہ اور دروازہ
کہتی ہین اور یہہ فرماتی ہین کہ خبز اور خمر میرا جسم اور خون ہی کیا اسمین استعارہ نہین
ہی استعارہ کی انکار سی ایک بڑی بڑی طرح کی بت پرستی اون عیسائیون مین پہیلی
ہی جو رومن کیتہلک طریقہ رکہتی ہین اس مسئلہ کو ٹرینسبسٹینشیئشن یا مسئلہ تخمیر

اور خضری کہتی ہین ہماری نزدیک یہہ بات انصاف کے خلاف معلوم ہوتی ہے کہ ہم
اہل اسلام کو اون کی ایسی مسئلون مین جو بظاہر عقل کے خلاف معلوم
ہوتی ہین تاویل کی اجازت نہین ہماری رائی مین اونکی مذہب مین کوئی مسئلہ
ایسا خوفناک اور بیہودہ نہین ہے جیسا عیسائیونکا خمری اور خضری مسئلہ ہے
جس مین ایک روٹی کا ٹکڑا جیسے کہ سپاہی جاہل اور شریر عیسائی پادری جب لفظ
پڑھکر پہونک دی اوس سے وہ قرین خدا بنجاتا ہی جس نے تمام عالم پیدا کیا آنحضرت
پر یہہ بھی اعتراض ہی کہ پہلی آپنے یہہ بیان کیا کہ مین اہل عرب کو کوئی نیا
مذہب نہین سکہانیکا بلکہ اونکو حضرت ابراہیم کا قدیم مذہب دوبارہ تلقین کرونگا
اور یہہ مذہب وہ تہا کہ جو حضرت ابراہیم کی بعد حضرت اسمعیل ابو الاعراب نے
سکہایا تہا مگر آنحضرت نے فی حقیقت مین ایک نئی مذہب کی بنیاد ڈالی اور لہذا
خلاف بیانی ہے لیکن اگر ہم صرف اوسی مذہب کو نیا مذہب کہتی ہون کہ جسمین
پہلی مذہب سے اصول عبادت اور احکام شرعی بہی خلاف ہون تو یقینی نہ حضرت
موسی علیہ السلام کا مذہب نیا ہی اور نہ حضرت عیسی علیہ السلام کا نہ آنحضرت کا حضرت
موسی کے مذہب مین سوا اسکی کوئی اور بات نئی نتہی کہ آپنے حضرت آدم علیہ السلام اور
حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہ السلام اور اسمعیل
علیہ السلام کی مذہب کے مسئلونکو فقط زیادہ مدو شد سی بیان کیا ہی اور وہ مسئلہ یہہ ہی
کہ صرف ایک خدا کی پرستش کرو اور جان و دل سی اوسکی حکم مانون اور اوسکی محبت دل مین رکہو اور

معاملات

معاملات باہمی اسطرح کرو جس مین سب کا فائدہ متصور ہو اور جسطرح خدا
نی فرمایا ہی چنانچہ حضرت عیسی نی فرمایا ہی کہ خدا کو سب چیزون سی زیادہ چاہو
اور اپنی ذات اور ہمسایون سی بڑی محبت رکہنی یہی بڑا قانون ہی اور تمام
نبیون اور حضرت موسیٰ نی بنی اسرائیل کو جو مذہب سکہایا اوس مین صرف
یہہ قانون تہی کہ خدائی لایزال کے پرستش کرو اور اوسکی محبت رکہو اور ایک
دوسری کو چاہو اور اسی سبب سے حضرت عیسیٰ کا مذہب کچھ نیا نہ تہا بلکہ وہی تہا
جو موسیٰ نی آپ سی پہلی تلقین کیا تہا لیکن صرف فرق یہہ تہا کہ حضرت عیسیٰ نی معاملات
باہمی کو زیادہ صدق دل سی ادا کیا تہا اور یہہ عمدہ فائدہ مقرر کیا ہی کہ جس فائدہ
کو نہایت کمینہ اور جاہل سی جاہل آدمی بہی خوب سمجھہ جائیگا اور جب وہ اوسکی برخلاف
کریگا تو وہ یہہ جان جائیگا کہ اب سے پہلے اوس قانون کی برعکس کے اور وہ حکم یہہ ہے
اور اون کی ساتہہ تم وہی معاملات کرو جو تم یہہ چاہو کہ وہ لوگ تمسی کریں جب
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نی خروج کیا اوس زمانہ مین تمام یہودیہ کے بنی اسرائیل یہودی نہایت بدچلن
اور انمین خودغرضی اور خودپسندی مدت سی پہیل گئے تہی اور اونکی پادری اور پیشواؤن کا
شہر و دونون مین سب کا لالچ اور لوٹ اور بی انصافی اور ظلم کی اور کچھہ بات نی تہا اور وہ چند ظاہری رسوم
مذہب مین مستغرق ہوکر اصول مذہب کو بالکل بہول گئی تہی اللہ تعالے نے حضرت عیسیٰ کو جب پیدا کیا تو اوسی کے خاص غرض یہہ
کہ وہ سوسائیٹی کو پہر راہ راست پر لا دیں اور یہہ بات حضرت عیسیٰ کی مسئلون سے صاف ظاہر ہی اور فکر کرنی سی یہہ
بات معلوم ہو جاتی ہی کہ مذہب عیسائی مین اسواسطی نکلا تہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مذہب کو دوبارہ بحال

کر دی ـــــ آنحضرت کا کام صرف یہہ ہی نہ تہا کہ آپ مسائل مذہب اور معاملات
باہمی کا بہت بد و شد سی حکم دین بلکہ آپکا یہہ بہی کام تہا کہ آپ خدا تعالی واحد مطلق کے
پرستش قایم کرین کیونکہ جس قوم مین آپ پیدا ہوئی وہ دونون باتون مین گمراہ تہے
لہذا آپکا ارادہ یہی تہا کہ آپ حضرت اسمعیل ابو الاعراب کا مذہب جو صرف خدا تعالی
واحد مطلق کے پرستش تہے پہیلائین اور اس سبب سی یہہ بات خوب ثابت ہوجاتی ہی کہ
آنحضرت نی جو اہل عرب سی یہہ کہا کہ مین نہین نیا مذہب لا سکتا بلکہ وہ قدیم مذہب
سکہاتا ہون جسکی تمکو تمہاری جد امجد حضرت اسمعیل نی دعوت کی تہی یہہ سچ ہی بولا
تہا ہم سوال کرتی ہین کہ کیا ہم یہہ خیال کر سکتی ہین کہ وہ شخص جسنی ایسی بڑی اور
پایدار اصلاح اپنی ملک مین کی اور حجر اور دیل بت پرستی کی جای جسمین اوسکے
اہل ملک سیکڑہا سال سی مستغرق تہی خدا تعالی واحد مطلق کی پرستش قایم کی اور جسنے
قتل اطفال معدوم کر دیا اور قمار بازی اور شراب خواری کہ جو اصل اصول بد وضعی
سی ہی بدرویہ گی کی ممانعت کی اور عصمت نی پہلی کی نسبت کم بیان کرنیکا حکم دیا
ہم پہر سوال کرتی ہین کہ کیا ہم ایسی بڑی مصلح مذہب کو صرف فریبی کہہ سکتی ہین
یا یہہ کہہ سکتی ہین کہ تمام اوسکا دورنگاری اور دغابازی کا زمانہ تہا (معاذ اللہ) نہین ہرگز نہین کہہ سکتے
یقینی آپکے نیت بخیر ہوگی اور ارادہ نیک اور یہی باعث ہوگا کہ جس نی آپکو اپنے
دعوی پر ہمیشہ مستقل رکہا اور کبہی آپ سے کسی طرح کی خامی ظاہر نہین ہوئی اور کبہی
آپ نے اپنی کسی بڑی دوست یا عزیز قریب سے ایسی بات نہین کہی کہ جو آپکے دعوی کے

کو منصر ہونے سی آپ نی حضرت خدیجۃ الکبری سی اپنی وحی کا مضمون بیان کیا اوس
وقت سی اوس دم تک کہ جب آپنی عایشہ صدیقہ کی گود مین وفات پائی آپ ہمیشہ
اپنی دعوی نبوت پر قایم رہی —— یقینی جو شخص پارسا اور صاف باطن ہو اور
اپنی خالق پر اعتماد کلی رکہتا ہو اور جس نی رسوم مذہب مین بہت بڑی اصلاح کی
ہو وہ شخص حقیقت مین ایک آلہ ہی جو خدا تعالی کی ہاتہہ مین ہی اور ممکن ہی
کہ ہم اوسی یہہ کہین کہ وہ خدا کیطرف سی رسول تہا اگرچہ آنحضرت خدا کی بالکل
کامل بندی نہین تہی اور فرمانبرداری تام سی اوسکی احکام بجا لاتی تہی مگر اسمین
شک نہین کہ وہ بہی سمجہا اور سمجہاتی تہی اور خدا تعالی کی وفادار بندون مین
سی تہی کیسواسطی ہم یہہ یقین نکرین کہ آپ اپنی ملک اور زمانہ مین واعظ حق اور
صدق تہی اور اللہ تعالی نی آپکو اسواسطی بہیجا تہا کہ وہ اپنی ہم قوم لوگونکو خدا تعالی
کی وحدانیت اور پاکی سکہائین اور اونکی واسطی ایسی ملکی اور باہمی قانون
مقرر کرین جو اونکی واسطی بہتر اور لایق ہون —— اسمین شک نہین کہ آنحضرت
کو اپنی رسالت کا خوب یقین تہا اور وہ یہہ جانتی تہی کہ مجہکو خدا تعالی نی ہی
مقرر کیا ہی اور آپنی اپنی زمانہ نبوت مین اپنی ملک مین بہت اچہی اصلاح کی گو
اوس مین کچہہ نقص تہین اور آپکا یقین نبوت کی نسبت ضعیف نہ تہا —— اگرچہ
لوگ آپس مین طعن و تشنیع سی پیش آتی تہی اور آپکو بہت تکلیفین دیتی تہی لیکن تو بہی
بہی آپنی دعوی نبوت ترک نکیا اور اہل عرب کو خدا تعالی کی وحدانیت اور حقیقت

تلقین فرماتی رہی اور اپنی ہم قوموں کی دھمکیوں اور ایذا رسانیکی کچھہ پرواہ نکی —
آپ جو مسائل وعظ فرماتی ہین وہ ایسی پر تہذیب اور مفید تہی کہ اہل عرب نے اونکی
مثل ابتک کبہی نہ سنی تہے — نہ آپ کچھہ دنیوی حکومت چاہتی تہی اور نہ پادریانہ
فضیلت — آپ صرف یہہ چاہتی تہی کہ میری ہم قوم مجہی وعظ و پند سی باز
رکھنی مین کوشش نکرین اور مجہی اجازت دین کہ مین لوگون کو وعظ و نصیحت
کرکی راہ راست پر لاؤن آپکی خواہش یہہ تہی کہ آدمی انصاف کیطرف راغب ہون
اور رحم کرنا سیکہین اور خدا تعالی کے فرمانبرداری کرین اور اوسکی سامنی عجز اور
انکسار کرین اور جیسی سب نبیون مین لکہا ہی اوسیطرح آپنی فرمایا کہ قیامت
آئیگی اور مردی اوٹہین گے اور منصف اور ظالم دونون کا انصاف ہوگا —
اب آنحضرت اور آپکی ذلیل معتقدین مین مقابلہ کرو دیکہو تیمور نے اصفہان مین کیا
کیا اور نادرشاہ نی دہلی مین اور اون کمبختون کو دیکہو آنحضرت کے مقابل مین جنہون
نی ہماری زمانہ مین کالوس اور سپیرس اور کسنڈر اجہر وات کو ویران کردیا جیسی کی
بادشاہ اہل مشرق مین سی کا فتح مند ہوتا ہی اور کسی قلعہ مین داخل ہوتا ہی تو گویا اوس
کا یہہ داخل ہونا ایک قتل عام کا حکم ہے مسلح اور غیر مسلح اور گنہگار اور بیگنہہ سب قتل
ہوتی ہین آنحضرت صرف اپنی بدسلوکیونکا عوض لیتی تہی اور چند گنہگارونکی سوا سبکو
امن دیتی تہی اور ان مجرمان مین سی بہی اکثر لوگونکی خطا معاف کردیتی تہی اور آپنے
خانہ خدا کو بتون سی پاک کیا اور ان عمدہ لفظون سی جنکا ترجمہ یہہ ہے — صدق آیا ہی دروغ گیا

جاتا رہنا چاہیے ٣٦٠ بت جو بیت کے گہر میں تہی ایک فتح مکہ کے بعد توڑ ڈالی اور جب
آپ اپنا مطلب حاصل کر چکے تب آپ نے اپنی اوس تسخیر مندہ تمام ملک میں جو اوس زمانہ
مین ہوا تھی اپنا تخت اپنی فتح کی ہوئی شہر مین قایم نکیا آپ نے اپنا نام باقی رکہنے کیواسطے
یہان کوئی محل نہ بنایا جو اس خانہ خدا کی برابر کہڑا ہوتا آپ پہر اوسی شہر کو چلے گئے جسمین آپکے
باپ دادا بستے تہے اور جو آپکی قوم کا دار الحکومت اور آپکی مذہب کا درگاہ تہا اور
پہر آپ نے اپنی چہوٹی سی مکان مین جاکر رہنا شروع کر دیا جو اون لوگونکی مکانون کے
پاس واقع تہا جنہون نے مصیبت کی زمانہ مین آپکا ساتہہ دیا تہا فقط

الزام دوم

اپنی اسلام کو شمشیر کے ذریعہ سے رواج دیا اس باعث سے لاکہون آدمیون کا
خون ہوا اور ہزارہا ملک برباد ہو گئی ہم بیان کرتے ہین کہ یہہ الزام قریب قریب سچ کی ہے
اور حقیقت مین یہہ سب بت پرست ایسا تدبیر مارے گئی کہ اونہون نے خدا تعالے
کی وحدانیت کا اقرار نہین کیا اسکا جواب یہہ ہے کہ جو کچہہ خدا تعالی نے ایکدفعہ حکم کر دیا
وہ کسی زمانہ مین بی ایضا فانہ نہین خیال کیا جا سکتا اور چونکہ عیسائیون پر فرض ہے کہ وہ
یہہ یقین کرین کہ خدا نے بنی اسرائیل کو اہل کنعان کی قتل کا اونکی بت پرستی کی سبب سے
حکم دیا اور آفتاب اور ماہتاب کو ایک جگہہ قایم ہونیکا حکم دیا تا کہ حضرت یوشع
روشنی کی روشنی مین اپنی دشمنونکو قتل کر ڈالین پس اسصورت مین تو اون کو اسباب

کا بھی اقرار کرنا چاہیے کہ اگر آنحضرت نے بھی اپنا اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلایا تو
انہیں کچھ بے انصافی نہیں کی کیونکہ اگر وہ اس بات کا اقرار نکریںگے تو گویا یہ بات
کہنی پڑیگی کہ خدا تعالی کو بت پرستی اوس زمانہ مین زیادہ بری معلوم ہوتی تھی اور اب
اتنی بری نہین معلوم ہوتی اور آنحضرت کے زمانہ مین حضرت موسیٰ کے زمانہ کے
نسبت بانی اسرائیل کی بادشاہون کے نسبت جنکو اور جنکی تمام قوم کو خدا تعالی
نے صدق بس گناہ پر غارت کردیا خدا تعالی بت پرستی سی کم ناراض تھا یہہ بات
سچ ہی کہ آنحضرت بہت سی لڑائیان لڑی مگر آنکی سب لڑائیان حضرت موسیٰ کے
لڑائیون سے بالکل مختلف تھین کیونکہ آپکی لڑائیان اس مطلب کے واسطے نتھین کہ قوم
عرب کو بالکل نیست اور نابود کردین بلکہ اسواسطے نہین کہ تمام عرب کے قوم کو اپنے
سلطنت مین شامل کرین اور اون سے بت پرستی چھوڑائین اور اونہین خدا تعالی
واحد مطلق اور خالق کے پرستش سکہائین — آنحضرت کا قاعدہ تہا کہ جو لوگ
ایمان لے آتے تو آپ اونسے بہت خلق سے پیش آتے تہی اور اونکی بہت مدارات
کرتے تھے البتہ منکرون کو آپ قتل کرڈالتے تھے مگر ہمیشہ آپ عورتوں اور لڑکیون
اور بچون کو قتل سے بچاتے تھے القصہ آپ اپنے معتقدین کو بہت تاکید فرماتے ہے
کہ تم اون لوگون کو کلمۂ ننگ نہ دینا جو قرآن شریف پر ایمان لے آئین بلکہ
اونکو بھائی سمجھنا برخلاف اسکی حضرت موسیٰ سب قومون کو قتل کرڈالتے تہے
اور نہ کسی پر کوئی شرط پیش کرتی تھی اور نہ کسیکے کوئی شرط مانتے تھی آنحضرت کبھی

ایسا کام نہین کیا مگر ہان عیسائی بادشاہون نی ایسی حرکتین اکثر کی ہین خصوصاً
ہسپانیہ والون نی دیکھو جب اونہون نی پیرو اور میکسیکو فتح کیا تو اہل امریکہ پر کیسا ظلم
کیا — قرآن شریف مین ہم کہین یہہ نہین دیکھتی کہ خدا تعالی کی نسبت ایسی
حکم منسوب ہون جنکو انسان رحم اور انصاف کے خلاف گمان کری مگر توریت مین
منجملہ اور بہت احکام کی یہہ احکام بھی لکھی ہین — اور موسی نی کہا کہ خدا تعالی
کا حکم ہی کہ ہر ایک آدمی اپنی کمر مین تلوار باندھی اور دشمنونکی فوج مین جاوی اور ہر
ایک آدمی اور اوسکی بہائی اور ہر ایک آدمی اوسکی دوست اور ہر ایک آدمی اور
اوسکی ہمسایے کو قتل کری — حضرت یوشع نی تمام نذر ملک اور تمام
بادشاہون کو قتل کر ڈالا اور کسی ذی روح کو بنی اسرائیل کے خدا کی حکم کی موافق
زندہ نچھوڑا حضرت سیموئیل نی ساول سی کہا جا اور عمالیق قوم کو قتل کر اور تمام چیزین
جو اون پاس ہین وہ سب غارت کردی اور اون مین مرد چھوڑ نہ عورت اور
نہ دودہ پیتا بچہ چھوڑ اور نہ روٹی کہاتا اور نہ بیل چھوڑ نہ اونٹ نہ گدہا اور
نہ بھیڑ بکری — لیکن اون لوگون کی شہرون مین سی جنہین خدا تعالی تیری
واسطی میراث بنایا ہی تو کسی ذی روح کو زندہ نہ چھوڑ — اور تو اپنی خدا
کی حکم کے موافق اونہین بالکل نیست اور نابود کردی یعنی حتی قوم کو اور
امری قوم کو اور کنعانی کو اور اہل فریزی کو اور حوی کو اور یبوسی کو اسیطرح سی حضرت
عیسی نی جو بہاری نصیحت فرمائی تھی اوسمین اسطرح کی ظلمون کی اجازت کہان سی

جو اونکی نام مبارک کی بہانہ سی لوگون پر پہنچی یہہ نصیحت سر تا پا رحم اور امن اور محبت
سی بہری ہی اب ہم پوچہتی ہین کہ یہہ ظلم کسکی طرف منسوب ہونی چاہئی جواب آسان ہے
یعنی شاہنشاہ قسطنطین کیطرف جسکو قسطنطین اعظم کہتی ہین وہ اس خطاب کا مستحق
نہ تہا حضرت عیسیٰ کے وفات کی بعد آپکے مقولون کی دو مختلف قسمین ہوئی اور
انہین انجیل کا نام دیا گیا پہلی انجیل حواریون کے اعتماد پر جاری ہوئی اور دوسری
قسطنطین کے ـــ اس بادشاہ نی صرف اپنی ملک کو استحکام دینی کی لئی مذہب
عیسائی اختیار کیا تہا اور یہہ ایسا ظالم تہا کہ اسی لوگ پیشہ ثانی (؟) کہتی تہی اسکی ہان ایک
مشہور انجمن تہی جسکو ناشیا یا ناس (؟) کہتی تہی اس مجلس نے پہلے پہل ۳۲۴ء مین حضرت
عیسیٰ کے خدا ہونیکا مسئلہ نکالا سینٹ ہلیری جو چوتہی صدی مین پوائی تیرز ضلع کا بشپ
تہا اور اگلی زمانہ کی پادریون مین تہا وہ اون مذہبی تکرارون اور مناقشونکو بہت ناپسند
کرتا تہی جنکی سبب سے سزا رہا عیسائی لڑ گئی تہی اور اون لوگون سے ظلم ہوا جنہین تو ہمین بہائی بنکر رہنا چاہئے
تہا اوسکی الفاظ یہہ ہین ـــ کہ بڑی افسوس اور خوف کی بات ہی کہ جسقدر ہم لوگون مین
رائین ہین اوسیقدر مسئلی ہین اور جیسا جسکا میلان ہے ویسا ہی اوسکا مذہب ہے اور
جتنی ہم مین خطائین ہین اوتنی ہی ہماری کفر گوئی اور بی ادبی ہے کیونکہ ہم لوگ
مسئلے اپنی دل کے خواہش کے موافق بنا لیتی ہین اور پہر اون مسئلونکو اوسی طرح بناوٹ سے
بیان کر دیتی ہین ہر ایک سال نہین بلکہ ہر مہینی ہم نئی مذہب یا نئے شیادہ (؟) کہنون سے
بیان کرنی کی لئی نکال لیتی ہین ـــ جو ہمنی کہا ہی اوس سے پشیمان ہوتی ہین اور

جو لوگ پشیمان ہوتی ہین ہم اونکی حمایت کرتی ہین اور ہم اون لوگونکو بد دعا دیتی ہین

جنکی ہم حمایت کرتی ہین اگر ہم اور لوگونکی مسئلونپر چلتی ہین تو ہم اون مسئلون کو

غلط بتاتی ہین اور اگر اور لوگ ہماری مسئلون پر چلتی ہین تو ہم اونہین لعنتی سمجہتی

ہین اور اسیطرح آپس مین فساد کرکی ہمنی ایک دوسریکو برباد کر دیاہی

قسطنطین نے نائیسی نایشا کونسل مین اجلاس کرکے پادریون کو وہ اختیارات دی

یہہ نتیجی نکلی اور جنکا حال ذیل مین ہے انہین اختیارات کی باعث سی تو صلیبی لڑائیان

مجنون عیسائیون اور بیگناہ ترکون مین ہوئین اور قریب دوسو برس کے

یہہ لڑائیان رہین اور کروڑون انسان مارے گئے انہین اختیارات کی باعث سی

بیشمار غیر اصطباغی عیسائی قتل ہوئی اور ظلم مندرجہ ذیل ہوئی ہیں

سی لیکر یورپ کے شمالی حدون تک لوتہر اور پوپ کے معتقدین قتل ہوی

اور اوسکی بیٹی مری نی لاکہون آدمی قتل کرائی فرانس مین سینٹ بارتہولومیو

کی عیدکے دن ہزارون پروٹسٹنٹ عیسائی قتل ہوئی اور چالیس برس تک فرانس

اول کے زمانہ سی ہنری چہارم کی پارس مین داخل ہونی تک ہزارہا عیسائی

مارے گئے مجلس انکوزیشن یعنی محکمہ تحقیقات بدعات کی سبب سی ہزارہا

آدمی مارے گئے یہہ قتل اس سبب سی اور بہی زیادہ الزام کے لایق

ہین کہ تحقیقات کی بعد ہوتی تہے اور سرکار کیطرف سی اون کی اجازت

ہوتی تہی اور یہان ہم اور جگہونکا ذکر نہین کرتی مثلاً اسپین فرقون کا

اور مقابلہ نکرنا پڑا ملک عرب آنحضرت کی خدا کا وراثت اور درگاہ تھا لہذا آنحضرت نے
نگرہ زمین کی اور قوموں کو اسقدر عزیز نہیں جانا اور اونکی باب مین بہت مداخلت
نہیں چاہے اسلام مین درست ہے کہ جو مشرک اور بت پرست ہو اور آنحضرت کی تمام سے
واقف نہو وہ قتل ہوسکتا ہی مگر آپنی عقلمندی سے انصاف کو غرض کر دیا ہی اور اسی سبب سے
ہندوستان کی مسلمان فتح کرنیوالوں نی چند تعصب کے حرکات کے بعد اوس آباد اور بڑا سے
ملک کی تمام مندر وغیرہ باقی رکھی ـــــ حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت
عیسی علیہما السلام کی امت کو اسلام کی دعوت کی گئی اور اون سے یہہ درخواست کیگئی
کہ آنحضرت کے وحی تمہاری نبیوں کی وحی سے کامل تر ہے تم اسکو قبول کر لو لیکن اگر تم
اوسط درجہ کی جزیہ دینیکو ترجیح دو تو تمہین اپنے مذہب کا اختیار ہی ایک لڑائی کا ذکر
ہی کہ وہاں بہت سی قیدی مسلمانونکی ہاتھ آئی اور اونہوں نی اونہیں قتل کا حکم دیا
مگر جب قیدیوں نے اسلام قبول کیا تو سب رہا کیے گئے اور عورتوں نی بھی اپنی آقاونکا
مذہب اختیار کر لیا اور بچوں کو بھی اسلام تعلیم کیا گیا اسطرح سے ساری قوم صدق
دل سے ایمان لے آئی ضرور ہی کہ لاکھوں اہل ایشیا اور افریقہ جو مسلمان عربونکی فتح مین
شامل ہیں اونہوں نے رغبت سی خدا کی وحدانیت اور آنحضرت کی نبوت کا اقرار کیا
ہوگا زبردستی سی نہیں کیا ہوگا خواہ رعیت ہو خواہ غلام خواہ قیدی ہو خواہ گنہگار
جہاں اوسنی کلمہ پڑہا اور ختنہ کرایا وہیں وہ فتح کرنیوالی مسلم کا برابر دوست بنگیا اور سرا تک
گناہ کا کفارہ ہوگیا اور ہر طرح کی فرمانبرداری اوسکی دہری سے ساقط ہوگئی اور وہ بجائے اسکے

قسم تھی کہ تمام عمر مین تحریر دیسی تنسیر کرونگا وہ قسم اوسکی وسہ سی جاتی ہی اور وہ جو اوسکی
خدمت مین لیاقتین نہین اور جسکی اظہار کا تھا عبادت خانہ مین موقع نہ تھا اون کے
اظہار کا وقت آگیا اور پھر ایک آدمی اپنی لیاقت اور ہمت کے موافق اپنی رتبہ کو پہونچ
گیا ہیہ جو کہین صاحب نے آنحضرت کے بی تعصب ہونیکا حال بیان کیا ہی اسیا کی تقویت
کیواسطی ہم ذیل مین آنحضرت کا فرمان درج کرتی ہین یہہ فرمان ہمنی رچرڈ لکی کوک صاحب
مینہہ کی نسبت کی کتاب سنہ سوھم بکر مشرقی وغیرہ سی نقل کیا ہی یہہ کتاب ۱۸۶۳ع مین
چھپی تھی اور اوسکی اول جلد کی دو سو اڑسٹھ صفحہ مین یہہ فرمان مندرج ہی چونکہ مصنف
صاحب تقوی اور دیانت اور علم مین مشہور ہین اس سے صاف ظاہر ہی کہ اس
فرمان مین انہون نی کچھہ تصرف نکیا ہوگا اور وہ فرمان یہہ ہی

فرمان محمدی ۲ جو کہ اپنی کو سیاہ کی راہبون اور تمام عیسائیون کو عنایت
فرمایا — خدا تعالی بزرگ ہے اور حاکم اوسنی تمام پیغمبر بھیجی ہین اور کبھی اوسنی نا انصافی نہین
کی — وہ نعمتین جو اللہ تعالی نی آدمیون کو عطا کی ہین محمد ابن عبد اللہ رسول خدا و حامی
دنیا اون کی ذریعہ سی یہہ سند ہی ہم قومون اور اسکے نام لکھدی ہی اور
کی ساتھہ بہت پختہ اقرار ہی اور ہم مین سی ہر فرد بشر کی ساتھہ وفا کیا جائیگا خواہ عیسائی سند یافتہ
ہو خواہ زبردست اور خواہ وہ معزز ہو اور خواہ ذلیل (۱) میری قوم مین سی جو کوئی میری اقرار
اور قسم کو جو اس عہد نامہ مین لکھی ہی توڑیگا اوسنی خدا کا اقرار توڑا اور قسم کی خلاف کیا
اور مذہب سی پھر گیا کیونکہ وہ لعنت کا مستحق ہوا یہہ حکم سب کیواسطی عام ہے

خواہ بادشاہ خواہ غریب خواہ کوئی ہو — (۲) جب کبھی کوئی راہب سفر
کرتی کرتی کسی پہاڑ یا پہاڑی یا گاؤن یا اور آبادجگہ یا سمندر یا صحرا یا کسی گرجا یا خانقاہ
یا جہان میسر آہین اگر ٹھہری گا تو مین جان و دل سی اوسکی اور اوسکی اسباب کی
محافظت کرونگا اور ہر طرح کی اوسکو مدد دونگا اور میری ہم قوم بھی اوسکی مدد
کرینگی کیونکہ وہ بھی میری ہی قوم سی ہوگا اور میری عزت کا باعث ہوگا (۳)
علاوہ اسکی مین تمام عمال کو حکم دیتا ہون کہ عہ راہبون سی محصول نہ لین اور
اون پر اسباب مین زبردستی نکرین (۴) کوئی راہبون کی حکام وغیرہ کو تبدیل
کا حکم نہ دیگا بلکہ وہ اپنی عہدون پر ہمیشہ قایم رہینگی (۵) جب راہب سفر
کرتی ہون تو کوئی اونہین راستہ مین تکلیف ندی (۶) جتنی گرجے اونکی قبضہ
مین ہین کوئی اون گرجون کو اون سی نہ چھینی (۷) جو کوئی ان حکمون مین سی کسی
حکم کو بھی منسوخ کریگا اوسی نی غریب جان لینا چاہئی کہ اوس نی خدا کی قانون کو منسوخ
کیا (۸) راہبون کی حاکمون اور معتقدون اور نوکرون اور متعلقون سی جزیہ
نہ لیا جائیگا کوئی اونہین اسباب مین نہ ستائی کیونکہ وہ کہین کیون نہون خواہ
سمندر مین ہون خواہ زمین پر خواہ مشرق مین ہون خواہ مغرب مین خواہ شمال
مین ہون خواہ جنوب مین ہین اونکا محافظ ہون کیونکہ وہ اور تمام اونکا مال
اس قسم کی عہد اور فرمان میں شامل ہی (۹) مسلمانون کو چاہئی کہ جو
راہب اس سی تنہا پہاڑون پر رہتی ہین اون سی نہ خراج لین نہ عشر اور نہ

جو اونکی

جو اونکے پاس مال ہی اوس سی کچھ حصہ لین کیونکہ یہہ لوگ صرف اپنی بسر اوقات
کیواسطے محنت کرتی ہین ـــ (۱۰) جب ارزانی ہو اور فصل تیار ہو جاوے
تو وہان کی باشندون کو ضروری ہی کہ وہ ہر ایک شے مثل میوے ان لوگون کو کچھ
دین (۱۱) مسلمان لڑائی کی زمانہ مین بھی ان لوگون کو انکی مکانون سے
باہر نکالین اور نہ انہین زبردستی لڑائین اور نہ انسی جزیہ طلب کرین ـــ یہہ
گیارہ فقرے صرف راہبون سی متعلق ہین اور آیندہ کی سات فقرے عام
عیسائیونکی واسطی لکہی گئی ہین (۱۲) جو عیسائی کہ اہل اسلام کی عملداری مین
رہتی ہین اور اپنی تجارت اور دولت کی سبب سے جزیہ دینی کی لایق ہین اونہین
اتنی یا بارہ درہم سی زیادہ نہین دینا پڑیگا (۱۳) اوس کی خدا کی حکم کی موافق
اس جزیہ کی سوا اور کچھ نہ لیا جائیگا اور وہ حکم یہہ ہی ـــ جو لوگ خدا کی کتابون
کی عظمت کرتی ہین اونکو تکلیف نہ دو بلکہ بہت نرمی سی اونہین اپنی تحفہ دو
اور اون سی گفتگو کرو اور اگر کوئی اونہین ستاتی تو منع کرو ـــ (۱۴)
اگر کوئی عیسائی عورت کسی مسلمان سی نکاح کری تو مسلمان کو چاہئی کہ اوس کے
امور مذہبی مین دست انداز نہو اور نہ اوسی گرجی جانی اور نماز پڑہنی سی باز رکہی
(۱۵) کوئی مسلمان عیسائیون کو انکی گرجونکی مرمت کرنیکی ممانعت نکری
(۱۶) جو کوئی اس فرمانکی برخلاف کام کریگا یا اسکی کسی برخلاف بات کہی
یقین سمجہی گا وہ گویا حقیقت مین خدا اور اوس کی نبی سی پہر گیا کیونکہ

ذریعہ کی خوشیان ہر ہر حواس کے لایق حاصل ہونگی کیونکہ اگر ہم ان قوتون اور حواسون
سے انکے کام چہڑوادین اور وہ چیزین اونسے لے لین جو اونہین خوش کرتی ہین تو ہمین
ناچار یہی فرض کرنا نہین پڑیگا کہ یہہ طاقتین اور حواس ہمین بے فایدہ عطا ہوئی ہین
بلکہ یہہ بہی ماننا پڑیگا کہ یہہ ہمین ہمیشہ کی ناامیدی اور تکلیف دینیکے لئے ملی ہین کیونکہ
حقیقت مین ہم یہہ فرض کرین کہ اجسام اور روحین ہمین پہر ملینگے اور اگر ہمین ہمارے
کمال کے لایق بدن ملینگے اور روحین بہی ضرور ملینگے تو اوسکی دلیل نہین معلوم ہوتی
کہ کیونکر ایسی چیزین ہمکو نہ ملینگی جس سے قوای انسانی اور حواس کو علاقہ ہے اور جنکی
چکہنے اور دیکہنے سے حواسون اور قوتون کو خوشی ہوتی ہے کیا ایسی خوشیان حاصل کرنے
مین کسی طرحکا گناہ یا شرم یا ذلت بہی عاید ہو سکتی ہے اور اگر اوس خوشی کا حال پوچہو
جسکی بابت مین خاص حفاظت کرنیکی بہت تاکید ہے یعنی مباشرت تب ہم پوچہتے ہین
کہ کیا اللہ تعالی نے اس خوشی حاصل کرنیکی طاقت ونہایت کامل بندون کو نہین
عطا فرمائی تہی اور چونکہ اللہ تعالی نے اونکے واسطے حسب ایک سامان مہیا کیا تہا اور اونہین
ایسے اسباب دئے تہے کہ جنسے وہ بعیش و عشرت بسر کرین لہذا اونکو اونسے یہہ طاقت دے
کہ وہ نسل انسانی کو ترقی دین — یہہ سچ ہے کہ آنحضرت نے قران شریف مین یہہ
وعدہ کیا ہے کہ مومنونکو حورین ملینگے اور بہشت عمدہ عمدہ باغ ملینگے اور اور طرحکی
نعمتین عطا ہونگی لیکن یہہ غلط ہے کہ آنحضرت نے صرف انہین چیزون کو جنت کے
بہشت بڑی نعمت کہا ہو کیونکہ جس طرح روحکو جسم پر فضیلت ہے اسیطرح آپنے جسم کے

عليه السلام

واسطی اوسکی لایق نعمتیں تجویز کین اور اوسکی وجہ یہہ ہی کہ اوس زمانہ مین اہل عرب
عموماً بہت وحشی جاہل تھی اور وہ سوای کہانی اور پینی اور عیاشی کی کسی اور چیز کو
نعمت نہ سمجھتی تھی اسواسطی اوتہین اسطرحکی نعمتین بیان کین کہ جنکی لالچ سی اہل عرب
بہت جلدی خداتعالی واحد مطلق کی عبادت کیطرف راغب ہوجاوین چنانچہ یہہ
امر انکی چند بیت سے ثابت ہی لیکن آنحضرت نی روح کیواسطی اوسکی لایق نعمتین تجویز کے
ہین وہ نعمتین یہہ ہین خدا کا دیدار جو سب شہوات پہ فایق ہوگا اور جو خوشی کو
کمال بخشیگا اور جنت کی تمام خوشیان فراموش کرادیگا اور اور جنت کی خوشیان
تو شہوانی وغیرہ کو بہی ہونگی ادنی سی ادنی باشندہ بہی اللہ تعالی کی باغ اور حوریں
اور سامان اور غلمان ہزار برسکی راہ تک پہیلی ہوئی دیکہیگا مگر اعلی رتبہ کا وہ شخص
ہوگا جسی ہر صبح کو خداتعالی کا دیدار نصیب ہوگا لہذا یہہ غلط ہی کہ مسلمانون کے
جنت مین صرف کہانی پینی اور جسمین بہشتی نعمتین ہونگی اور کسی قسم کی نہین
ہونگی اور یہہ بہی غلط ہی کہ اہل اسلام اونہین صرف جسمانی ہی نعمتین یقین کرتی ہین بلکہ
برخلاف اسکی اکثر مسلمان یہہ کہتی ہین کہ یہہ نعمتین ہماری سمجہانی کیلئے اسیطرح بیان
کی گئی ہین اون سی مراد روحانی نعمتین ہین چنانچہ اسیطرح علمای عیسائیان بیان
کرتی ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی غزل صرف سہاگ ہی نہین ہی بلکہ
اوس سے حضرت عیسی کے محبت بکمال امت کی ساتہہ مراد ہی ——— ناڈ صاحب
اپنی کتاب موسومہ نوٹ ایڈ ای آف کرک کی گیارہوین صفحہ مین لکہتی ہین

سینٹ اجوسٹن ... الہام کی کتاب ... ایک صفحہ ۷ کا حاشیہ ۱۲ مولف

کہ یہہ جو جنت کی جسمانی نعمتون کا بیان ہی اونہین اکثر عقلمند مسلمان خیالی کرتی
ہین کہ وہ استعارون مین بیان ہی اور وہ نعمتین اسطرح اسواسطی بیان کی گئی ہین
کہ آدمی کی سمجہہ مین آسکین چنانچہ اسیطرح انجیل مین بہی الٰہی سمجہانی کیواسطی
کتنی ہی چیزین اس طریقہ پر بیان کی گئی ہین مراکو کی سفیر کو بہی ایک باغ کی تعریف
لکہی اور یہہ لکہا کہ وہ جنت کی باغ کی مانند ہی اوس نی اوسکی جواب مین یہی لکہا کہ
جنت ایسی جگہہ ہی کہ اوس سی کوئی چیز دنیا مین مشابہ نہین ہوسکتی اور نہ آنکہون نی
اوسی دیکہا ہی اور نہ کانون نی اوسکا ذکر سنا اور نہ کہین اوسکی شکل کا خیال آدمی
کی دل مین آیا اسکی بعد ہم پہر پوٹ صاحب کی صداقت لکہتی ہین صاحب موصوف
اپنی کتاب موسومہ بہ ببلیوتہیکا اورینٹلیس مین لکہتی ہین کہ مسلمانونکی نزدیک
سب مین بڑی خدا کی نعمت خدا تعالی کا دیدار ہی اور جسکو یہہ نہ حاصل ہوا وہ کہین
کیون نہو اوسکی نزدیک وہی مقام جنت ہی اور صاحب مذکور کی الفاظ یہہ ہین کہ
اکثر عیسائی جو اہل اسلام سی مناظرہ کیا کرتی ہین وہ یہہ لکہتی ہین کہ مسلمانونکی نزدیک
جنت مین جسمانی خوشیونکی سوا اور کسی قسم کی خوشیان نہین ہین مگر یہہ اونکا الزام
غلط ہی ——— ہماری بیان گذشتہ سی صاف یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ آنحضرت کی احادیث
مین اسقدر جسمانی نعمتون کا ذکر نہین ہی جسقدر یہہ لوگ اوپر الزام لگاتی ہین اس مین
شک نہین ہی کہ اگر عیسائی مذہب کی لحاظ سی اسلام کو دیکہین اور اوسکی بہشت کو غور
سی دیکہین تو اہل مشرق کی بلکہ بعض سیاحین اہل یورپ نکتہ چینیون کی نزدیک عجیب اور بدنما ان

لیکن اگر ہم ذرا زیادہ گہری کو کام مین لائین تو بیشک اہل اسلام کو اسقدر الزام
نہ دینگے ہمین سرزمین اور وہانکی آب وہوا کا بہی لحاظ کرنا چاہئی اور یہہ بہی خیال کرنا
چاہئی کہ اس قوم کی عادتین کیا تہین — جو لوگ یہہ کہتی ہین کہ آنحضرت نے جو بہشت
مین جسمانی عیشونکا ذکر لکہا ہی یہہ گویا اونکی خصلت کا عکس ہے یعنی وہ جسمانی عیش کو
بہت پسند کرتی تہی اور آپ (معاذ اللہ) فریبی اور عیاش تہی اگر اونہون نے قصدًا
ناانصافی نہین کی تو اسمین بیشک نہین ہی کہ اونہون نے بڑی غلطی کی ہی کیونکہ آپ
اسکی برخلاف محنت کش اور غریب اور بی سروسامان آدمی تہی اور اون چیزونکی جنکی
پروا نہ کرتی تہی جنکی لئی لوگ محنت کرتی ہین

الزام چہارم

آپنی ایک سی زیادہ نکاح کا حکم دیکر بار زوجگی کو جائز کر دیا — مشرق مین بہت سی
نکاح کرنیکی رسم حضرت ابراہیم کیوقت سی چلی آتی تہی اور یہہ بات انجیل کے
بہت سی قصون سی ثابت ہی کہ یہہ رسم اونہی کی زمانہ مین بہ بری نہ خیال کیجاتی تہی
ہم ان قصون کو ضرور اس باب مین نقل کرینگے — پلوٹارک صاحب لکہتی ہین کہ
قدیم اہل یونان کے ہان بہت سی نکاح کرنی جائز تہی مگر شرط یہہ تہی کہ اگر سپاہی ہون
ہون اور ایک جگہہ سی کہین اور بہیجی جائین تب وہ نکاح کرین افلاطون اور یورپ کے
بانی دیگر حکیمون نے بہی ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی جواز مین کتابین لکہین — قدیم اہل روما
حد سی زیادہ بدذات تہی اگرچہ انکو ایک سی زیادہ شادی کرنیکی ممانعت نہ تہی لیکن اونہون
نی کبہی زیادہ شادیان نہین کین کہتی ہین اول مارک اینٹونی اس رسم کو ترک کیا اور جب ان کے

تہوڈور پرٹ لی ڈیڑہی سی اوس حال مین شادی کی کہ جب اوس کا خاوند موجود
تہا اور جب اونسکی ماں فوری جلدی اسکی بی بی موجود تہی اور صاحب موصوف یہہ بہی
لکہتی ہین کہ تہیوڈور پرٹ لی اپنی چچا کلوٹیر کی نقل کے جنہی کر یوڈومر سی پاسی تہین جو سند
ہوتی نکاح کیا تہا ——— مونٹسکیو صاحب جغرافیہ مدنی کی علم سی ایک سی زیادہ بی بیان
جمع کرنیکی دلیل کو لکہتی ہین کہ گرم ملکون مین عورتین آٹہہ یا نو یا دس برس کی عمر مین
شادیکی لائق ہوجاتی ہین پس اونکی شادی اور بچہ ہین دونون ہم زمانہ ہوتی ہین اور وہ
بیس برس کی عمر مین بڈہی ہوجاتی ہین لہذا حسن کی زمانہ مین اونہین عقل نہین
ہوتی جبتک اون کا حسن یہہ چاہتا ہی کہ مین حکمرانی کرون عدم موجودگی عقل
اوسکی مانع ہی ہوئی اور جب عقل آجاتی ہی تو حسن نہین رہتا لہذا ناچار یہہ عورتین
آزاد نہین ہو سکتین کیونکہ بڑہاپی مین عقل اونہین وہ حکومت نہین دلوا سکتی
جو جوانی اور حسن دونون حاصل کرین اسواسطی ان ملکون مین جہان ایک سی زیادہ
نکاح کی ممانعت نہین ہے یہہ بات کچہہ تعجب کی نہین ہی کہ لوگ ایک سی زیادہ عورتین
جمع کرتی ہین اور ایک کو چہوڑتی ہین اور دوسری کرتی ہین اور سب نکاح جا
چاہتی ہین ——— اور معتدل ملکون مین جہان عورتون کا حسن دیرپا ہی اور
جہان عورتین بڑی عمر مین بالغہ ہوتی ہین اور بچی جنتی ہین اور اونکی خاوندونکا
بڑہاپا بہی اونکی بڑہاپی کی ساتہہ آتا ہی اور چونکہ اونہین اپنی شادی کیوقت
عقل وعلم زیادہ ہوتا ہی اگرچہ وہ علم صرف اون کی گہر ہستی کی نسبت ہے کیون نہو انمین

سبب سے مرد و عورت میں ایک قسم کی مساوات ہو جاتی ہے اور یہی سبب
ہے کہ وہاں ایک نکاح کا دستور ہو گیا ہے خدا تعالی نے مردوں کو عقل اور
طاقت جسمانی سے عورتوں پر فوق دیا ہے اور انہیں دونوں عقل و طاقت کی
سوا اور کوئی فضیلت نہیں دی اللہ تعالی نے عورتوں کو حسن عطا کیا ہے اور
یہہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ جب اونکا حسن جاتا رہے تو اونکا اختیار بہی مردوں
پر سے جاتا رہے لیکن گرم ولایتوں میں حسن صرف شروع جوانی میں ہوتا ہے اور
جوں جوں عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے حسن میں کمی ہوتی جاتی ہے ـــ لہذا یہہ
قانون کہ آدمی کو ایک جورو کرنی چاہیے خاصیت ملک کے لحاظ سے صرف یورپ کے
واسطے مناسب ہے ایشیا کے واسطے مناسب نہیں ہے یہی دلیل ہے کہ اسلام ایسی
آسانی سے ایشیا میں پہیل گیا اور یورپ میں ایسی مشکل سے پہیلا یہی دلیل ہے کہ
مذہب عیسائی یورپ میں پایا جاتا ہے اور ایشیا سے معدوم ہو گیا اور آخر
الامر یہی دلیل ہے کہ اہل اسلام کی چین میں استقدر ترقی پائی جاتی ہے اور عیسائیوں
میں اسقدر کم مسٹر ہذر کی بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم زمانہ میں ہمارے باپ
دادا کے ہاں یہہ رسم تہی کہ دس بارہ آدمیوں میں ایک جورو ہوتی تہی ـــ
جب وہ سن کیتہولک پادری انگلستان کے قدیم باشندوں میں آئے تو اونہوں نے
تجرید کی نہایت تعریف کی اور یہہ تعلیم کیا کہ بیوہ سے نکاح کرنا گو باوجود جوانہا
کرتے ہیں اور پادریوں کی نزدیک گناہ ہے آخر کار ہم لوگ ـــ اہل جرمن کیطرح

ایک جورو کر لینی لگی تھی سی ٹی اس صاحب کی کتاب موسوم بہ ڈہی ہوری لیس جرمن تورم لکھتی دہ
اب اگی ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی جواز کی باب مین کوئی پوچھی تو انجیل کے مندرجہ ذیل فقرے
دیکھنی سے معلوم ہو جائیگا کہ ایک سی زیادہ نکاحون کو صرف خدا تعالی پسند نہین کرتا بلکہ
برکت دینی کا وعدہ کرتا ہی اور فقرات مذکور الصدر یہہ ہین کتاب پیدائش باب
صفحہ درس ۲۲ — ایک زوگش باب ۲ صفحہ درس ۱۱ — ڈیو دورکسانی باب ۱۷
صفحہ درس ۱۷ — اشیوئیل باب ایک صفحہ درس ۱ اور ۲ و ۱۱ دوسری اسموئیل باب ۲
صفحہ درس ۲۴ و ۳۴ سے ۲ اسموئیل باب ۱۲ صفحہ درس ۸ — ۲ سموئیل باب ۵ صفحہ درس
۱۳ — باب ۸ صفحہ درس ۳۳ — باب ۱ صفحہ درس ۴ — تجربہ باب ۱۲ صفحہ درس ۹ و ۱۴
حضرت ابراہیم اور حضرت حاجرہ کی بیان مین سنہ ۱۸۵۴ کی سوس ٹم صاحب لکھتی ہین
کہ یہہ چیزین اوس زمانہ مین منع نہ تہین اسی طرح سی سنہ ۱۸۵۴ اگس ٹین صاحب
لکھتی ہین کہ ایک سی زیادہ نکاح کرنی کے رسم کچہہ الزام کی لائق نہ تھی بلکہ
اوس زمانہ مین فرض تھی اور اب عیاشی ہے اوس زمانہ مین زیادہ نکاح
کرنی کی ممانعت اسواسطی نہ تھی کہ اللہ تعالی کو انسان کی نسل کی ترقی منظور
تھی سنہ ۱۵۳۹ مین لوتھر صاحب جرمنی کی پادری نی پوپ گرگری سے
مسئلہ پوچھا کہ آدمی کو کس حالت مین دو بیبیان کرنی جائز ہین ۲ تو اوس نی
یہہ جواب دیا اگر جورو کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ خاوند اوس سے مباشرت
نکر سکے تو اوس صورت مین خاوند کو دوسرا نکاح کرنا درست ہے لیکن اس شرط پہ

کروئیس صاحب کی کتاب موسوم بڑی تاریخ جلد اول حاشیہ صفحہ ۴۸۴ دیکھو مولفہ

کہ ہمارا جورو کی ہر طرح خبرگیری کرتا ہے — عیسائیون نے خود بہت سی کتابین بہت سے
بی بیان جمع کرنیکی جواز مین لکھی ہین برنارڈو — اوکینس نے جو فرقہ کپوچن کے جنرل
تھے سولھوین صدی کی وسط مین اس رسم کی بابت چھاپی ہوئی مین ایک کتاب لکھی ہے اور اسی
زمانہ مین ایک اور شخص نے بھی اسی مضمون پر جواب مضمون لکھا ہے اس جواب
مضمون کے لکھنے والے کا اصلی نام لائی سیرس تھا مگر اوس نے اپنی جواب مضمون کا تخلص
تھیو فیلس الیتھیس اختیار کر لیا تھا — سیلڈن صاحب اپنی کتاب موسوم یوکزر ہیبرایکا مین
ثابت کرتے ہین کہ بہت سے بیبیان جمع کرنی صرف یہودیون ہی مین جائز نہین بلکہ تمام
قومون مین بھی جائز تھین — انگلستان مین بڑا مشہور آدمی جو ایک سے زیادہ عورتین جمع
کرنیکی رسم کی حمایت کرتا ہے جان ملٹن تھا اس شخص نے اپنی کتاب موسوم بہ جواب مضمون در باب
مذہب عیسائی مین اس امر کی ثبوت مین انجیل کے بہت سے فقرے نقل کیے ہین صاحب موصوف
لکھتے ہین — کہ علاوہ اسکی خدا تعالی نے اپنی تئین ایک استعارہ کی حکایت (حزقیل باب
۲۳) مین ایک مرد بنایا ہے جس نے اہولا اور اہولیبا دو بیبیون سے نکاح کیا اگر یہ رسم اصل
مین بری ہوتی تو خدا تعالی اپنے نسبت استعارہ مین بھی اس رسم کو کبھی نہ اختیار
کرتا — جس رسم کی انجیل مین ممانعت نہو ہم اوس کو کس دلیل سے برا اور ذلیل
کہین کیونکہ انجیل نے کسی ملکی قانون کو جو اوس سے پہلے رائج تھا برا نہین کہا
انجیل مین صرف یہہ حکم ہے کہ ایلڈر اور ڈیکن یا درے وے لوگ بنائین جاتا
جو صرف ایک جورو رکھتے ہون (تموتھیس باب ۳ صفحہ ۵ درس ۲)

اور متھی ۱۹ باب ورس ۱۲ اسکی یہہ معنی نہین ہین کہ ایک سی زیادہ نکاح کرنا
گناہ ہی کیونکہ اگر گناہ ہوتا تو یہہ حکم سب کیواسطی عام ہوتا صرف پادریون ہین کیواسطی
نہوتا اس حکم مین یہہ حکمت ہی کہ ایک جورو والی دنیا کی کاروبار مین اسقدر گرفتار
نہونگی جتنا کہ زیادہ جورو والی اس لئی یہہ لوگ گرجی کا کام بخوبی کرسکینگے اور جو حکم
اس فقری کی موافق کئی بیبیان جمع کرنیکی صرف پادریون کو ممانعت ہی اور
اور لوگون کو نہین ہی اور یہہ ممانعت بہی کچہہ گناہ ہونیکی سبب سی نہین ہی
اسلئی جب ہمنی اوپر بیان کیا اس سی یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ سبکو ایک سی زیادہ بیبیان
جمع کرنیکی اجازت ہی اور اکثر لوگون نی اس رسم کو اختیار کیا ہی آخر الامر مین
عبرانیون کی تیرہ باب پانچ صفحہ چار ورس کے موافق اسطرح دلیل کرتا ہون کہ
ایک سی زیادہ بیبیان جمع کرنی یا نکاح یا حرام کاری یا زنا ہو سکتا ہی حضرت
موسی نی کوئی جہوٹی صورت بیان نہین کی اکثر ہماری نبیون نی ایک سی زیادہ
بیبیان جمع کی ہین لہذا مجہی یقین ہی کہ کوئی ایسی بی ادبی نکریگا کہ اس رسم
کو حرام یا زنا ٹہرائی کیونکہ انجیل مین لکہا ہی کہ حرام کارون اور زانیون کو اللہ
تعالے سزا دیگا اور خدا تعالی فرماتا ہی کہ نبی لوگون کا دین خود محافظ ہون پس
ایک سی زیادہ بیبیان جمع کرنی نکاح ٹہرا اور نکاح ہر طرح حلال اور درست ہی
اور حضرت موسی ہی فرماتی ہین کہ نکاح کرنا بہت اچہا ہی اور گناہ نہین ہی
لہذا آنحضرت نی اوس رسم کو جائز کیا کہ جو رسم صرف عمدہ ہی نہ تہی بلکہ جسکو خدا نے

اپنی قدیم کتاب مین مبارک فرمایا تہا اور پہر اپنی جدید کتاب مین بہی جائز فرمایا
کہ جائز ہی اور عمدہ — لہذا ہم آنحضرت پر ہرگز یہہ الزام نہین لگا سکتی کہ آپنی ایک
سی زیادہ بیبیان جمع کرنی مین کچہہ برائی نہین کی — وہ لوگ جو کہ بیبیان
مجتمع کرنیکو منع کرتی ہین اونکی دلیلین یہہ ہین وہ کہتی ہین کہ اس رسم سی خاوند
اور زوجہ مین مرتبہ کی مساوات جاتی رہتی ہین اور محبت کامل نہین ہوتی
اور اسکی سبب سے خانگی جہگڑون اور حسد کی بنیاد قایم ہوتی ہی اہل مغرب یہہ جو
خیال کرتی ہین کہ جس شخص کے حرم سرا مین بہت سی بیبیان مجتمع ہوتی ہونگی وہ
اون پر بہت خود سری سی حکومت کرتا ہوگا یہہ اونکی غلطی ہی اور چونکہ جو اہل مشرق
اہل ایشیہ کی رسمون سی واقف نہین ہین اسواسطی اونہین ایسا خیال ہوتا ہے
جو اہل مشرق افلاس کے باعث سی ایک بی بی سی زیادہ نہین کرسکتی اور جو
مرد نیک ہین وہان حال بالکل برعکس ہے یہہ اکثر ہوتا ہی کہ جس شخص کی بہت سی
بیبیان ہوتی ہین ایک اونمین سبکی حاکم ہوتی ہی اور خاوند پر وہ کہین حکومت
کرتی ہی وہ لوگ جنہون نی اہل مشرق کی مصنفون کی ایسی کتابین پڑہی ہین جنمین
وہانکی رسم و رواج کا کچہہ حال ہی اونہین فوراً معلوم ہوجائیگا کہ یہہ جو اہل مغرب کا
خیال ہی کہ دنیا کی اوس حصہ کی عورتون پر بڑی ظلم ہوتی ہین یہہ اونکا وہم ہی ایسا
وکنس صاحب کہتی ہین کہ انگلستان کے لوگ اسکی سوا اور کچہہ نہین جانتی کہ اہل مشرق
کی عورتین ہر ایک جگہ اپنی خاوندون کی لونڈیان ہین اور جس حرم سرا مین وہ

رہتی ہین وہ اونہین قیدخانون سی کم نہین مگر صاحب موصوف اس بات سے
انکار کرتی ہین اور یہہ ثابت کرتی ہین کہ مسلمانون کے عورتین بہت بااختیار ہوتی
ہین حرم سرا کی قیدخانہ ہونیکا توکیا ذکر ہے بلکہ وہ اونکی واسطی ایک ایسا مقام آزادی
ہی جہان اونکا خاوند بہی ایک اجنبی آدمی معلوم ہوتا ہی ـــ جو نہین خاوند دہلیز پر قدم
رکہتا ہی وہین اوسی معلوم ہوجاتا ہی کہ مین آقا اور مالک خانہ نہین ہون بچی اور نوکر
اور لونڈی غلام سب بی بی کی تابعداری کرتی ہین القصہ تمام گہر مین وہی بڑی ہوتی
ہی اگر اوسکا مزاج درست ہے تو گہر مین خوشی ہوتی ہے اور اگر اوسکا مزاج بگڑا ہوا ہوتا ہے
تو سب گہر مین لرزان اور ترسان ہوتی ہین آٹہی یا سا ٹہہ برس کا عرصہ ہوا کہ مرزا ابو
طالب جنکا ان ایک تہنشو کے امیرزادی انگلستان مین آئی تہی اونہون نے ہماری عادات خانگی اور
رسوم کو بہت غور سی دیکہا اور دریافت کیا اونہون نے ایک کتاب انگلستان کے
سیر اور حالات کی باب مین لکہی اور چہپوائی چنانچہ اوسکا انگریزی مین بہی ترجمہ ہوگیا ہے
وہ بہت بدلائل یہہ بات لکہتی ہین کہ مسلمانون کے عورتون کو اہل یورپ کے عورتون کے
نسبت بہت زیادہ اختیارات اور آزادی حاصل ہے اور یہہ جو مین خیال تہا کہ کئی
بیبیان جمع کرنی سی عورتون پر بہت ظلم ہوتا ہوگا اونہون نے اس فقرہ کی لکہنی سی یہہ
حال ہماری دل سی بہلا دیا ـــ فقرہ یہہ ہے جسقدر مجہی تجربہ ہی اوس سے مین جانتا
ہون کہ دو بیبیون کے پاس رہنی سی دو شیرون کے سنا تہہ رہنا بہت آسان ہے پس صاحب اوسکی
کہ ہی کے ہماری وہ کہتی ہین کہ اہل یورپ کا یہہ خیال غلط ہی کہ اہل اسلام کی شادی کے

حالت اور عیسائیون کے شادیکی حالت مین بہت فرق ہی — مجھی عرب مین جاکر کچھہ
ایسا فرق نہین معلوم ہوا وہان کی عورتین ایسی ہی آزاد اور خوش ہین جیسی کہ یورپ کے
ہوسکتی ہین اسمین شک نہین کہ مسلمانون مین کئی عورتین جمع کرنی جائز ہین اور ہمارے
ملکے عورتون کو اس پر نہایت حیرت اور تاسف ہوتا ہی لیکن اہل عرب اکثر چار بیبیان نہین
کرتی اور بہت ہی حرسون سی عشرت کرنیکی رسم کا فائدہ کم اوٹھاتی ہین — عیاش امرا کے
سوا اور کوئی تین بیبیان نہین کرتا اور سنجیدہ لوگ اونکی اس حرکت سی خوش نہین ہوتے
دانا آدمی یہہ خیال کرتی ہین کہ اس رسم سی ہمین کچھہ آرام نہین بلکہ تکلیف ہی شرع کے
موافق خاوند پر فرض ہے کہ وہ اپنی بیبیون سی اونکی لیاقت کے موافق پیش آئی اور اون
مین تحفے و ہدایا برابر تقسیم کری مگر اکثر مسلمان اس حکم سی بہت ناراض ہین اور اس
طرح کی عیاشی مین اہل عرب کا بہت خرچ ہوتا ہی اور اسی باعث سی اکثر اہل عرب
مفلس ہوتی ہین — یہہ جو لوگ کہتی ہین کہ کثرت ازواج سی اہل محبت
رکھتی ہین یا خاوند اور زوجہ مین نہین ہوتی اسکا حال یہہ ہے کہ اگر ہماری ملک مین
کثرت ازواج جائز ہوتی تو صرف امرا ہی کو ہوتی — کیونکہ اسمین خرچ پڑتا ہی ہمکو شبہہ
یہہ ہی کہ جیسی اب اہل عرب یورپ کے امرا کی خاوند اور زوجہ مین کم محبت ہوتی ہے
دوسری یا تیسری نکاح مین اس سے بہی کم ہوتی ممکن ہے یا نہین یہانکی امرا مین یہہ رسم ہے
کہ بیبیونکی واسطی شادیکی وقت کچھہ روپیہ مقرر کردیتی ہین اور اون کی واسطی
ایک نگہبان رکھتی ہین اور مکان آراستہ کرتے ہین ضرور ہے کہ ان ہمون سے

وہ بیغرضانہ محبت اور اخلاص جاتا رہتا ہوگا جو غریب آدمیون مین ہوتا ہے
ہماری ملک کے امرا مین ازدواج کی خرید و فروخت اون ملکون کی نسبت زیادہ ہوتی ہے
جہان کثرت ازدواج جائز ہی —— اہل یورپ یہہ جو خیال کرتی ہین کہ کثرت
ازدواج سی محبت خالص جاتی رہتی ہی یہہ اونکا خیال اوسی بیہودہ تعصب کی سبب سی
ہی کہ جسکے سبب سے وہ یہہ خیال کرتی ہین کہ آزادی اور خوشی انگلستان کے قدیم باشندون
ہی کو حاصل تہی —— اگر کثرت ازدواج مین اتنی ہی خرابیان ہوتین جتنی لوگ
بیان کرتی ہین اور اوس مین مصیبتین زیادہ ہوتین اور راحتین کم تو یہہ رسم دنیا
کی اسقدر بڑی حصہ مین کبھی رائج نہوتی جہان علم و فضل نی بہت کم ترقی پائی ہے ——

باب ششم در منتخب آیات قرآن شریف باب خاص ذکر خیرات

جو کوئی اپنا روپیہ سود مین لگائیگا اور یہہ چاہیگا کہ مین اورون کی مال سے
اپنی تئین ترقی دون خدا تعالی ہرگز اوسکی بہتری نکریگا لیکن جو کوئی خیرات دیگا
اور نیک نیت کریگا کہ مجھی اللہ تعالی کا دیدار نصیب ہو اوسکا وہ مال دو چند
ہوجائیگا —— پس خدا کا خوف کرو اور اوسکی احکام سنو اور اون کی متابعت
کرو اور اپنی فلاح کیواسطی خیرات دو کیونکہ جو لوگ اپنی طمع و حرص سی بچتی ہین وہی
بہتری پاوینگی —— جو لوگ اپنا مال رات و دن خفیہ اور ظاہر دیتی ہین وہ

اللہ تعالی کی خاطر سی اوسکا عوض پاوینگے ـــــ نہ اللہ تعالی اونہین خوف
نہین دلائیگا اور نہ غم ہین ـــــ جو کچھہ تم للہ دیتی ہو اور جو کچھہ تم سچ بولتی ہو اللہ تعالی
سب جانتا ہی مگر وہ لوگ جو نا منصف ہین اونکا کوئی مددگار نہوگا ـــــ تمہین
چاہیی کہ خیرات ظاہر دو اور یہہ اچھی بات ہی اور تمہین چاہیی کہ خیرات پوشیدہ
دو اور یہہ بہی بہتر ہی اس سی تمہین فائدہ ہوگا اور تمہاری گناہ دور ہونگی اللہ تعالی
تمہاری تمام کامون سی واقف ہی ـــــ مومنین اور اونکی خدا، گروہ لوگ جو یقین
کرتی ہین اور نیک کام کرتی ہین ہم کسی پر ایسا بوجھ نہ ڈالینگی کہ وہ اوٹھا سکین اور وہ بوجھ اوسکی طاقت
سی باہر ہو) جنت مین جاینگی اور وہان ہمیشہ رہینگی ـــــ ہم اونکی دلون سے
تمام رنج و تکلیفات کی خیالات بہولا دینگی نہریا اونکی پیرون نیچی بہین گے اور
اور وہ کہینگے اور حمد اوس خدا کو جو ہمین یہان لایا اگر خدا تعالی ہمارے تئی ہدایت نکرتا تو ہمین کبہی یہہ راہ نہ معلوم ہوتی
یقینی خدا تعالی کی تمام نبیون نی ہم سی سچ کہا تہا ـــــ اور ان لوگون کو ایک
آواز آویگی کہ یہہ فردوس ہی اور تم اپنی اعمال کی سبب اسکی وارث ہوگی ہو ـــــ مگر وہ
لوگ جو ایمان لائی ہین اور جنہون نی نیک کام کئی ہین ہم اونہین ایسی باغون مین
لیجاینگی کہ جنکی نیچی دریا بہتی ہین یہان وہ ہمیشہ رہینگی ان باغون مین اونہین
ہم نہایت پاکیزہ اور خوبصورت عورتین دینگی اور ہم اونہین ایسی درختون کی سایون
مین لیجاینگی جو ہمیشہ سایہ دار رہتی ہین ـــــ

مخلوقات

وہ خدا تعالی ہی جس نی آسمانون کو بے ستون پیدا کیا اور مستحکم فرمایا اپنی عرش کو

اور آفتاب اور ماہتاب کی لئی تو ابین مقرر کئی ہر ایک ان دونون مین سی اپنی مقام
مقصود کیطرف چلتا ہی وہ سب چیزون پر حکم کرتا ہی اور اوسنی اپنی علامات بخوبی ظاہر کئے
ہین تا کہ تمہین خوب یقین ہو کہ ہم خدا تعالی سی ملین گے ــ اوس (خدا تعالی) آسمان و
زمین اسنو اسطی خلق فرمائی ہی کہ میرا صدق ظاہر ہو ہمین چاہئے کہ ہم اوسی سب الہ باطلہ سی
جنہین لوگ اوسکے ساتھہ شریک کرتی ہین زیادہ تر بلند سمجہین ــ کیا تمہین حقیقت مین
اوس خدا کا یقین نہین جسنی دو دن مین زمین کو خلق فرمایا ہی اور تم اوسکی ساتھہ
اور شریک شامل کرتی ہو تمام جہانون کا خالق وہی ہی ــ اور اوسنی زمین پر مضبوط
پہاڑ قایم اور بلند کئی ہین اور اوسنی اوسمی برکت دی ہی اور سب جگہہ اوسپر چار دن
مین خوراک پہیلائی ہے ــ بعد ازان اوسنی اپنی تئین آسمانکی طرف متوجہ کیا جو
ابتک صرف دہوان تہا اور بعد ازان اوسنے آسمان و زمین کیطرف خطاب کیا
اور کہا خواہ تمہاری مرضی ہو یا نہو مگر فرمان پذیر آؤ اون دونون نے جواب دیا کہ ہم فرمان
پذیر ہین اور حکم کی بجا لانیوالے ہین ــ سوای اوسکی کوئی خدا نہین ہے اور وہی خدا ہی جاوید
اور بی زوال ہے نہ اوسی نیند آتی ہے اور نہ وہ سوتا ہی جو کچہہ آسمانون مین ہے اور جو کچہہ زمین مین
ہے وہ سب اوسکا ہی کون ایسا ہی جو اوسکی اجازت بغیر اوسکی کامون مین دخل دی آسمانون
اور زمینون سی پہلی کیا چیز تہی اور اوسکی بعد کیا ہوگی وہ خوب جانتا ہی کوئی اوسکی علم مین
سی ایکذرہ برابر بہی نہین سمجہہ سکتا سوا اوسکی جو کہ وہ سمجہانا چاہتا ہی آسمان اور زمین
سب اوسکا تخت اونچا ہی اور ان دونون کی قایم رکہنی مین اوسی کچہہ تکلیف نہین ہے

خدا تعالی بلندی اور صاحب قوت ہی جو کچھ آسمان و زمین میں ہی خدا تعالی کی صفت
اور ثنا کرتا ہی وہ طاقت ور اور دانا ہی آسمان و زمین کی سلطنت اوسکی ہی وہی
زندہ کرتا ہی اور وہی مردہ اور وہی طاقت والا ہی اور وہی اول ہے اور وہی آخر ہے
ظاہر ہی وہی پوشیدہ اور وہ سب چیزیں جانتا ہی وہ وہی ہی جسنی زمین و آسمان چھہ
دنمین پیدا کئی اور بعد ازان عرش پر مستوی ہوا جو چیز زمین پر آتی ہی اور جو چیز زمین
سی جاتی ہے اور جو چیز آسمان سی اوترتی ہی اور جو چیز آسمان پر چڑہتی ہی سبکو خدا تعالی
جانتا ہے تم کوئی کہین ہو خدا تعالی تمہاری ساتھہ ہی کیونکہ جو تم کرتی ہو وہ دیکہتا ہی آسمان
و زمین کی بادشاہت خدا کی ہی اور تمام چیزین خدا کی طرف رجوع کرتی ہین وہی
بعد رات لاتا ہی اور رات کی بعد دن اور وہ انسان کی دلکی بات جانتا ہی

خدا تعالی

خدا تعالی خالق مخلوقات رحیم و رحمٰن حاکم روز قیامت کو حمد سزاوار ہے
ہم تیری ہی پرستش کرتی ہین اور تجہی سی مدد چاہتی ہین چلین راہ راست کی طرف
بیجا اور اون لوگوں کا رستہ دکہلا جن پر تونی رحم کیا ہی اور اون لوگوں کا رستہ نہ دکہلا
جن پر تونی غضب کیا ہی اور جو غلطی پر ہین — کہہ تو خدا تعالی واحد ہی اور
بی زوال ہی نہ اوسکی ہان کوئی پیدا ہوا ہی اور نہ وہ کسیکی ہان پیدا ہوا ہی نہ کوئی اوسکا
نظیر ہی الله تعالی بادشاہ ہی اور برکت والا ہی اور وہ سب چیز پر قادر ہی زندگی اور
موت اوسنی پیدا کی ہی تاکہ یہہ دیکہی کہ تم مین سی کون سا آدمی نیکو کار ہی وہ
طاقت ور ہی اور غفور کریم ہے الا اوس نی سات آسمان اسطرح سے طبق بطبق بنائے کہ ایک کی

دوسرا اوفر ہی خدا تعالی رحیم کی مخلوقات میں کوئی عیب نہیں پا سکتا تو
سب چیزوں کو دیکھیجا اور تو تھکہ جائیگا ـــــ کیا تجکو یہہ نہیں معلوم کہ جو
کچھہ آسمان اور زمین میں ہی خدا تعالی سب جانتا ہی تین آدمیون مین کوئی ایسے
تقریر نہیں ہوتی جنمین چوتھا خدا تعالی شامل نہو اور پانچ آدمیون مین کوئی ایسے
تقریر نہیں ہوتی جنمین چھٹا خدا تعالی نہو خواہ ان سی زیادہ آدمی ہون خواہ اونسے
کم مگر خدا تعالی ہر جا اونکی ساتھہ ہوتا ہی اور وہ قیامت کے دن ہر ایک آدمی کی تمام
کام بتاویگا کیونکہ وہ سب چیزین جانتا ہی ـــــ سب پوشیدہ چیزون کے
کنجیان خدا تعالی کی پاس ہین اوسکی سوا کوئی اون کا حال نہیں جانتا جو خشکی پر
ہی اور جو تری مین ہی وہ سب جانتا ہی اگر ایک پتا بھی جہڑی تو اوسکی اوسکو خبر
ہوتی ہی ـــــ نہ کوئی سبز چیز ہی اور نہ خشک اور نہ زمین کی تاریک غارون مین
کوئی ایک دانہ ہی کہ جو کتاب مبین مین نہ لکھا ہو ـــــ شان و شوکت اوسکی
واسطی ہی اور اوسی سب سے جو شی بلند ہی ساتون آسمان و زمین اور تمام چیزین
جو اون میں ہین اوسکی تعریف کرتی ہین ـــــ کوئی ایسی چیز نہیں ہی کہ جس سے اللہ
تعالی کی قدرت ظاہر نہو مگر ان چیزونکی تعریف کرنی تم سمجہہ نہیں سکتی زمین و آسمانون
کی اسرار خدا تعالی ہی جانتا ہی دیکھو اور صرف اوسیکی حکم مانو ـــــ خدا تعالی
کی سوا انسان کا کوئی محافظہ نہیں ہے اور نہ کسی اور کو اوسکی راہ مین دخل ہے
ـــــ جو چیز آسمان و زمین پر ہی وہ سب خدا کی ہی جو تمہاری دل مین ہی خواہ تم

اوسکا

اوسی ظاہر کرو یا چھپاؤ خدا تعالی بیشک تم سی اوسکا حساب لیگا — جب
تم یہہ قسم کہاؤ کہ ہم نیکوکاری کرینگی اور خدا سی ڈرینگی اور خلقت کو امن پہونچاوینگے
تو خدا کی قسم نکہاؤ کیونکہ خدا تعالی سنتا ہی اور جانتا ہی — اگر تمہارے
قسم مین کوئی غلطی واقع ہوگی تو اوسکی سبب سی خدا تعالی تمہین سزا ندیگا لیکن
اگر تمنی کوئی بدی دلکی ارادہ سی کی ہی تو سزا پاؤگی خدا تعالی حلیم و رحیم ہی —
آسمانون و زمین کی اسرار خدا تعالی جانتا ہی سب چیزین اوسکی طرف اعادہ
کرینگی پس اوسکی عبادت کرو اور اوس پر وثوق کرو تیرا خدا تیری کامون سے
غافل نہین ہے — ای لوگو تم فقرا ہو مگر خدا تعالی امیر ہی اور تعریف کے
لایق ہی — کس نے تمہاری واسطی زمین و آسمان بنائی قوت سامعہ اور
باصرہ کس کی اختیار مین ہی کون مردون سی زندہ پیدا کرتا ہی اور زندون سی
مردی یقینی لوگ جواب دینگی کہ وہ خدا ہی پہر تم کہو کہ کیا تم ایسی خدا سی نہین
ڈرتی — کیا کوئی شخص عظمت چاہتا ہی تمام عظمت خدا مین ہی ہر ایک اچھی بات
خدا تعالی کی پاس پہونچتی ہی اور ہر نیک کام کو وہ بلندی دیتا ہی مگر جو شخص ظلم کرنیکی
تجویز کرتا ہی اور جو لوگ اس قسم کی باتین کرتی ہین خدا تعالی اونکی ان تجویزونکو خراب
کر دیتا ہی لوگ کہتی ہین کہ خدا تعالی رحیم کی ہان بیٹا ہی تمنی بڑی بیادبی کی کچھ تعجب نہین ہے
کہ اس خطا پر زمین و آسمان شق ہو جاوین اور پہاڑ ٹکڑی ٹکڑی ہو کر گر پڑین کیونکہ
یہہ لوگ خدای رحیم کی طرف بیٹی کا ہونا منسوب کرتی ہین اور یہہ بات اونکی شان سی بعید ہے

کہ اوسکی ہان بیٹا ہو یقینی آسمان و زمین پر کوئی ایسا نہین ہے کہ جو خدا تعالی پاس
بندہ سکا بندہ بنکر پہنچا ہی — کون راحت پاویگا اور کس پر مصیبت آویگی قسم ہی اوس رات
کی جو اپنا نقاب پہیلاتی ہی قسم ہے اوس دن کی جو روشن ہے قسم ہی اوس شخص کے کہ جسنی
عورت اور مرد پیدا کئی یقینی تمہاری مختلف خواہشین ہین مگر جو شخص خیرات دیتا ہے
اور خدا سی ڈرتا ہی اور صلح کی بات مانتا ہی ہم اوسپر راحت کا رستہ آسان کرینگے
مگر جو شخص حریص ہے اور دولت پر راغب ہے اور وہ خدا کا ہونا جہوٹ جانتا ہی ہم
اوسپر جلد مصیبت لاوینگی — وہ خدا ہی کہ جسنی تمہاری واسطی زمین کے بنیاد استوار
کی اور اوسپر آسمان بنائی اور تمہین خلق کیا اور تمہاری شکل اچہی بنائی یہی خدا تعالی
تمہارا مالک ہے پس خدا تعالی برکت والا ہی اور تمام جہانون کا مالک ہے اور وہ زندہ ہی اور
اوسکی سوا کوئی اور خدا نہین ہے پہر تم اوسکو پکارو اور صدق اوسکی عبادت کرو وہ
وہی جو زندگی اور موت دیتا ہی اور جب وہ ایک کام کا حکم دیتا ہی تو فرماتا ہی کہ ہو جا
وہ چیز ہو جاتی ہے

ناشکری انسان بنسبت خدا

قسم ہی ہنہنانیوالی گہوڑون کی اور لڑائیکی گہوڑونکی جو آگ کی شعلون کو روندواتی
ہین اور پاش پاش کر دیتی ہین اور جو صبح کو حملہ کرتی ہین اور میدان جنگ کے گرد اوڑاتی
ہین اور گروہون کی وسط مین پہنچ جاتی ہین حقیقت مین آدمی اپنی خدا کی ناشکری
کرتا ہی اور سبکا وہ خود گواہ ہی اور یقینی وہ اس دنیا کی بہتری کو پسند کرتا ہی افسوس
وہ نہین جانتا کہ جسدن قبرسی مردی اوٹہائینگے اور جو آدمیون کے دلون مین ہی وہ ظاہر کیا جاویگا

یقینی پوسدن اونکا خدا اونکی سب کاموں سی آگاہ ہو جاویگا ——

روز قیامت

اوس دن (آخر دن) صور پہونکیگا اور تمام آدمی جو زمین پر ہونگی ڈر جاینگی مگر شخص نہیں ڈریگا جسپر خدا اپنا کرم کریگا پہر بچایگا اور سب آدمی اوس پاس حاضری کرتی ہوئی آئینگے — اور تو دیکہیگا کہ وہ پہاڑ جنہیں مضبوط خیال کرتا ہی بادلوں کیطرح اوڑ پہٹ جاوینگی یہہ خدا کا کام ہی جو ہر بات کا حکم کرتا ہی تمہاری سب کاموں سی وہ خوب واقف ہی —— اور جب زمین زلزلونکی سبب ٹہہر آینگی اور اپنی بوجہوں کو گرا دیگی اور آدمی چلائینگی کہ یہہ زمین پر کیا پیدا ہوئی —— اوس دن وہ اپنی چیزیں ظاہر کرینگی کیونکہ اللہ تعالی نی یقینی اوس میں چیز بہہ بہر دی ہوگی —— اوس دن انسان کی گروہ کی گروہ اپنا کام دیکہنی آئینگے اور جس نی ایک ذرہ برابر بہی نیکی کی ہوگی وہ اپنی نیکی دیکہیگا اور جس نی ایک ذرہ برابر بہی بدی کی ہوگی تو وہ اپنی بدی دیکہیگا جسدن آسمان شق ہو جاوینگے اور ستارے ادہر ادہر پہیل جاوینگے اور سب سمندر آپس میں مل جاوینگے اور جس دن قبریں تہہ و بالا ہو جاوینگے اوس دن ہر ایک آدمی اپنی قدیم زمانہ کی اور حال کے زمانہ کی کام دیکہیگا —— مگر جب صور کے ایک آواز نکلیگی اور زمین اور پہاڑ بلند ہو جاوینگے اور

قرآن ہی اور اصل قرآن جسکی یہہ نقل ہے وہ خدا کی لوح محفوظ مین موجود ہے
اوس شخص کو قرآن چھونا چاہیے جو بی وضو ہو یہہ خدا تعالی خالق مخلوقات
کیطرف سی الہام ہے

خرید و فروخت مین وزن پورا ہونا چاہیے

لعنت ہی اون لوگون پر جو وزن مین کمی کرتی ہین اور جب اوروں سے
تول کر لیتی ہین تو پورا لیتی ہین اور جب اونکی ہاتہہ تولکر بیچتی ہین تو اونہین کم دیتے
ہین کیا اونہین یہہ خیال نہین کہ وہ پہر زندہ کئی جاوینگے اور وہ بڑا دن آئیگا
جب تمام انسان خدا تعالی مالک الملک کی سامنی کہڑی ہون گی خدا تعالی رحیم
نی اپنی بندہ کو قرآن شریف تعلیم کیا ہی اور آدمی کو خلق کیا ہی اور اوس
زبان سی کلام کرنا سکہایا ہی ـــ آفتاب اور مہتاب ہر ایک کیواسطی
وقت مقرر ہی اور اشجار خدا تعالی کو سجدہ کرتی ہین ـــ اور آسمان کو
خدا تعالی نی بلند کیا ہی اور اوسی کی واسطی تلا ہوا رکہا ہی کہ تم بہی اپنی تول
مین فرق نکرو لہذا تم ایمانداری سی تولو اور وزن مین کمی نکرو اَلْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ
وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ وَتَكُونُ الْجِبَالُ
كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَأَمَّا مَنْ
خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ نَارٌ حَامِيَةٌ وہ دن کہ جس دن آدمی پریشان

پروانون کی مانند ہونگی اور پہاڑ ایسی ہونگی جیسی دہنکی ہوئی روئی کی گالی تب
جن شخصون کی تول پوری ہوگی اونکو ایسی زندگی ہوگی جس سے وہ خوش ہونگی اور وہ
شخص جسکی تولین کم ہونگی اوسکی رہنی کی جگہہ غار ہوگی اور تجہی کون سمجہائیگا کہ غار دوزخ کا
کیسا خوفناک ہی یقینی وہ ایک جوش مارنی والی آگ ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(نزول قرآن بر آنحضرت) ہمنی تجہی (محمدؐ) رنجیدہ کرنے کیواسطی یہہ قرآن
تجہپر نازل نہین کیا بلکہ اسواسطی نازل کیا ہی کہ اون لوگون کیواسطی عبرت ہے جو خوف کرتی
ہین — یہہ اوس خدا لطیف کا پیغام ہی جس نے زمین اور بلند آسمانون کو پیدا کیا ہے
خدا تعالی رحمان اور رحیم عرش پر مستوی ہی — جو کچہہ آسمانون پر ہی اور جو کچہہ زمین پر ہے
ہی اور جو کچہہ ان دونون کی بیچ مین ہے اور جو کچہہ زمین کے نیچی ہے وہ سب خدا تعالی کا
تجہی پکارنیکی حاجت نہین ہے کیونکہ وہ چپکی آواز بہی سن لیتا ہی اور اس سے بہی زیادہ
پوشیدہ باتون کو جانتا ہی — خدا کی سوا اور کوئی معبود نہین ہے اوسکے نام بہت
عمدہ ہین قسم ہی دوپہر کی روشنی کی اور قسم ہی رات کی جب وہ تاریک ہو جاوے
کہ خدا نے تجہی نہین بہولا اور تجہہ سی ناخوش نہین ہے — یقین کر کہ تیرا آئندہ کا زمانہ
تیری گذشتہ کی زمانہ سی بہتر ہوگا — اور خدا تعالی تجہی ایسی نعمت عطا کریگا کہ تو اوس سے
راضی ہوگا — کیا اوسنی تجہی یتیم نہین پایا اور رہائی نہین دی اور کیا تجہی بہولا ہوا نہین
پایا اور راہ راست پر نہین کر دیا اور کیا تجہی محتاج نہین پایا اور غنی نہین کر دیا لہذا
تو یتیم پر ظلم نکر اور سائل کو مت جہڑک اور اپنی خدا کی مہربانی کا اقرار کر — بقو

اوس خدا کا نام لیکر پڑھ جسنی پیدا کیا اور آدمی کو جمی ہوئی خون سی بنایا پڑھ
کیون کہ تیرا خدا نفع رسان ہی وہ وہ خدا ہی کہ جس نی قلم کا استعمال سکھایا (اوسکے
کا لکہنا) اور آدمی کو وہ سکھایا جو نجانتا تہا مین ٹہلنی دن کے قسم کہتا ہون کہ یقینے
آدمی کی قسمت کی چہپی فنا مین پڑی ہی مگر یہہ اون لوگون کا حال نہین ہے جو ایمان
لائی ہین اور نیک کام کرتی ہین اور سچ بولنی کا حکم کرتی ہین اور یہہ کہتی ہین
کہ باہم وفاداری چاہئی ——

تہذیب کی احکام

حرام کاری نکرو کیونکہ وہ ناپاک چیز ہی اور برا رستہ ہی —— مومنون سے
کہدی کہ وہ اپنی آنکہین روکین اور اعتدال پر نہین اسطرح سی وہ اور بہی زیادہ پاکیزہ
ہو جاینگی جو کچھہ وہ کرتی ہین اوس سی خدا خوب آگاہ ہی —— زمین پر غرور
سی ہوکر نچلا کیونکہ تو زمین کو نہین پہاڑ سکتا اور نہ پہاڑ کی برابر قد مین ہو سکتا ہی
خدا کی نظر مین یہہ سب ناپسند ہی —— اون لوگون کی باتون پر صبر کرو جو صبح
اور شام کو خدا کا نام لیتی ہین اور اوسکی دیدار کی مشتاق ہین اس دنیا کے
شان و شوکت کی تلاش مین تو اپنی آنکہین ان لوگون سی پہیر لی نہ اوس آدمی کا
کہنا مان جسکی دل سی ہمنی اپنی یاد بہلادی ہی اور جو اپنی نفسانی خواہشون کی پیروی
کرتا ہی اور صدق کو نہین مانتا —— آؤ مین تمہین پہر سناؤن جو خدا نی تمہہ پر
فرض کیا ہی تمہین چاہئی کہ تم خدا کا شریک نہ ٹہراؤ اور اپنی ماں باپ کا ادب کرو

او

اور اپنی بچون کو اپنی مفلسی کے سبب قتل نکرو ہم تمہین اور اونہین دونون
کو رزق دینگی اور تم ظاہری اور باطنی بدیون کی قربت نجاؤ اور کسیکا
ناحق قتل نکرو لیکن اگر اوس کے خطا ہو تو قتل کرو یہہ خدا تعالی نے تمہین اسواسطے
حکم دیا ہی کہ تم سمجھو ـــ ای مومنون یقینی شراب اور جوا اور تصویرین
اور فال کے تیر شیطان کی سی ناپاک کام ہین تم ان باتون کو چھوڑدو تاکہ تمہاری
بہتری ہو شیطان چاہتا ہی کہ تم مین شراب اور جوی کی سبب نفاق پہیلادے
اور تمسی خدا کی یاد بہلادی اور نماز چھوڑوادی اب کیا تم ان کامون سی باز
رہوگی خدا کی فرمان برداری کرو اوسکی نبی کا حکم مانون اور خبردار رہو ـــ ای
مومنون جب تم قسم کہا گواہی دو تو انصاف کے بات کہو اگرچہ اوس میں تمہارا
یا تمہاری والدین کا یا تمہاری عزیزون کا نقصان ہی کیون نہو اور جسکی طرف
کی تم گواہی دیتی ہو خواہ وہ امیر ہو خواہ غریب مگر تم گواہی سچ دو ـــ خدا
دونون سی بہتر ہی لہذا گواہی دینی مین اپنی دلکی متابعت نکرو تا داہم صدا[illegible]
سی دور ہو جاؤ اور اگر تم اپنی گواہی مین پیچ رکہوگی یا اوسکی دینی سی انکار کروگے
تو یقینی خدا تعالی اوسی جان لیگا وہ ہر کام سی آگاہ ہی گواہی دینی مین سب سے
بڑی چیز کیا ہی کہہ کہ مجہہ مین اور تمہہ مین خدا گواہ ہی اور یہہ قرآن میری اوپر
اسواسطی وحی ہوا ہی کہ مین اوس سی تمہین اور اون لوگون کو تنبیہ کرون

یتیمون کا ذکر

یتیمون کو اونکا مال دو اور یہہ نکرو کہ اونکی اچھی چیزون کی عیوض بری چیزین دیدو اور وہ خود لیلو اور اون مال نہ کہاجاو کہ یہہ بڑا گناہ ہی — اور وہ تجہہ سی یتیمونکی معاملات کی باب مین سوال کرینگی کہہ کہ اونسی ایمانداری کرنی بہت اچھی بات ہے لیکن اگر تم اونکی معاملات مین دست اندازی کرو تو اونہین تکلیف نہ پہچاو کیونکہ وہ تمہاری بہائی ہین خدا تعالی جانتا ہی کہ کون آدمی نیکوکار ہی اور کون بدکار اگر خدا چاہیگا تو بیشک تمپر عذاب لائیگا

والدین کا ذکر

خدا نی حکم دیا ہی کہ تم اوسکی سوا کسی اور کی پرستش نکرو اور اپنی مان باپ سے لطف پیش آو خواہ ایک خواہ دونون تمہاری ساتہہ بڈہی ہوجائین اور تم اونہین اف نکہو اور نہ ملامت کرو اور اون دونون سی ادب سے بولو اور اونکی سامنی عجز و محبت کرو اور کہو کہ خدا اون دونون پر رحم کری اونہون نے مجہی بالاجب مین بہت سے چہوٹا سا تہا پالا وہ اسکی ہمنی آدمی کو حکم دیا ہی کہ وہ اپنی مان باپ سے محبت کری اوسکے مان کیسی دردسی اوسی جنتی ہے اور کیسی تکلیف اوٹہا کر اوسی پالتی ہی اور اوس کی جنی اور دودہ چہوٹانی مین تیس مہینی کا فاصلہ ہوتا ہی

پارسائی کا ذکر

مغرب اور مشرق کیطرف منہہ کرنی مین کچہہ پارسائی نہین ہی لیکن وہ شخص پارسا ہی جو خدا اور قیامت اور فرشتون اور کتب آسمانی کا یقین کرتا ہی جو خدا کی محبت مین اپنا مال اپنی عزیزون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون پر تقسیم کرتا ہی اور اون لوگونکو

دیتا ہی جو اپنی رہائی کی قیمت ادا کرنی کیواسطی مانگتی ہین جو نماز پڑہتا ہی اور زکوۃ دیتا ہی
اور جو اون لوگون مین سی ہی کہ وہ اپنی وعدہ وفا کرتی ہین جب انہونی وعدی
کرلئی ہون اور تکلیفون اور مصیبتون کیوقت صبر کرتی ہین یہی لوگ پارسا اور متقی
ہین یہی لوگ خدا سی ڈرتی ہین

ذکر نماز

وہ چیز جو ہمنی قرآن مین تجہپر نازل کیا ہی اور ہمیشہ نماز گزاری کر کیونکہ نماز ناپاک لوگون
اور بدرویہ لوگون سی بچاتی ہی اور حقیقت مین خدا کا یاد کرنا بہت بڑا فرض ہے —
تم ہمیشہ نماز گزاری کرو اور زکوۃ دو اور جو کچھہ نیکی تم نے کی ہی اور اپنی روحون کی
جانی سے پہلی اوسی وہان بہیجا ہی تم اوسی خدا کی ہان پاؤگی کیونکہ جو کچھہ تم کرتی ہو
خدا اوسی یقینی دیکھتا ہی — مغرب اور مشرق دونونکا خدا مالک ہے لہذا جسطرف
تم نماز پڑہوگی وہان خدا ہی کیونکہ وہ ہر جا موجود ہی اور سب باتین جانتا
ہی — یقینی وہ لوگ جو خدا کی کتاب پڑہتی ہین اور نماز ادا کرتی ہین اور
اوس مال مین ظاہر اور پوشیدہ خیرات دیتی ہین جو ہمنی اونہین عطا کیا ہی اونکی
پاس ایسا اسباب تجارت ہی کہ جو ہمیشہ رہیگا فقط

ہجو اور غیبت کرنی والون کا ذکر

ہر ایک ہجو کرنی والے اور غیبت کرنی والی پر لعنت ہی جو دولت جمع
کرتا ہی اور اوسی آیندہ کے امید پر اکہٹا کرتا ہے یقینی وہ
خیال کرتا ہے کہ میری دولت ہمیشہ میری پاس رہیگی نہین بلکہ

یقینی وہ روندنی والی الحطمہ مین پہینکا جائیگا اور تجہی کون سکہاویگا کہ روندنی
والا حطمہ کیا ہی وہ خدا کی روشن کیہوئی آگ ہی جو درختون کی دلون پر چہیر جاوینگے
وہ انون دلون پر اسطرح چہیرینگی جیسی بڑی بڑی ستونون پر ایک وسیع محراب دیے
ہوئی ہو فقط

ذکر روح

قسم ہے آفتاب اور اوسکی دوپہر کے روشنی کی قسم ہی چاند کی جب وہ
اوس کے پیروی کرتا ہی قسم ہی دنکی جب وہ خدا کی شان وشوکت دکہاتا
ہی قسم ہی رات کی جب وہ آفتاب کو ڈہانک لیتی ہی قسم ہے آسمان
کی اور اوس شخص کی جسنی اوسی بنایا قسم ہی زمین کی اور اوس شخص کی جسنی
اوسی پہلایا قسم ہی روح کی اور اوس شخص کی جسنی اوسی ہنرمندی سی بنایا اور
علم اوسے دیا کہ وہ تمیز کرے اور طاقت دی کہ انصاف پسند کرے یا نا انصافی مبارک
ہی وہ شخص جسنے خدا تعالی کی پاکی کو بچایا اور کمبخت ہی وہ شخص جسنی اوسی داغ
لگایا فقط

عورتون کا ذکر

اور تو ایمان والی عورتون سی کہہ کہ وہ اپنی آنکہون کو باز رکہین اور
اعتدال اختیار کرین اور وہ اپنی آراستگی کو اپنی خاوندون یا پدرون
یا فرزندون یا اپنی خاوند کی فرزندون یا اپنی گہر کی عورتون یا غلامون یا مرد

لوگون سی جنہین قوت مباشرت نہین یا لڑکون سی کہ جو عورتون سے بے تنگی پر غور نہین کرتے ان سب کی سوا اور کسیکو دکہاوین اور اونہین چاہیی کہ اپنے دونون پانوُن اس طرح سی نہ زمین پر مارین کہ جنسی اونکی پوشیدہ زیور ظاہر ہون عورتون کو چاہیی کہ وہ عورتون پر نہ ہنسین جو شاید وہ اون سی بہتر ہو جائین اور اونہین چاہیی کہ وہ آپس مین ایک دوسری کی عیب نکرین اور نہ ایک دوسری کو برا کہین فقط

[illegible]

راست گفتاری آدمی کو نیک شہرت دیتی ہی وہ رفتہ رفتہ نیک نامی کی ساتھہ مشہور کر دیتی ہی صادق القول کبہی نظر خلایق مین سبک و خوار نہین ہوتا قول اوسکا اگرچہ نادانون پر دشوار گزرتا ہی الا عقلا پر بار نہین ہوتا اخلاق کی تمام کتابون مین اسی صفت کا بیان اور مصنفون نے رفاہ عام جانکر اسکا اعلان کیا ہی یہہ ایک علامت نیک بختی کی ہی جسکو خداوند تعالی عطا فرمائی اوسکی خوش طالعی سمجہنی چاہیی مصداق اسکی یہہ نظم مجموعہ دلپذیر مصنفہ جون ڈیون پورٹ صاحب کی آشکارا ہو کہ صاحب موصوف قوم کی انگریز اور مذہب کی عیسائی ساکن دار السلطنت لندن مین نظر مگر کہتی ہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ راست گوئی و حق جوئی انکا شیوہ ہی یہہ کتاب اپنی عادت خلاف تصنیف کی خدا صفا ودع ما کدر پر عمل فرمایا جو کچہ راست اور تحقیق ہوا

ہمیں لکھا اگر آدمی انصاف سے دیکھے تو کہے کہ یہہ معجزہ جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور قرآن مجید کا ہی زبان انگریزی میں ایسی کتاب کا تصنیف ہونا ناظرین کو معلوم
ہو کیونکہ حضرات پادریان انگریز اہل اسلام پر جو اعتراضات کی اوٹھانی میں کوشش کریں تو یہہ سند
کامل ہے اور مصنف کو محقق مسلم جانیں حق تو یہہ ہے کہ حق نہیں چھپتا یہہ بات ظاہر ہے زبان
انگریزی سے کمتر اہل اسلام کو واقفیت محض ہے اگر یہہ کتاب انہی زبانوں میں رہے
تو شایع ہونا اس کا نہایت دشوار تھا یہہ سب کے خیال میں نہ آیا کہ اس کو ترجمہ کرنے
مگر واقف اسرار شرع و اصول و کاشف استار معقول و منقول رئیس کبیر صداقت
اندیش مولوی محمد عنایت الرحمن خان صاحب ساکن ضلع بریلی بفرمایش خاکسار خلایق
خواجہ مرزا قمر الدین خان سلمہ اللہ تعالی اردو زبان میں ترجمہ کیا اور ایسی سلیس
عبارت عام فہم میں مترجم ہوئی کہ جسکا سمجھنا کسی پر دشوار نہیں ہر شخص اچھی طرح سمجھہ جاوے گا کسی طرح کا قصور
نہیں بعد ترجمہ کی بنیاد مندان کی تین نسخہ نادر پیش کئے واسطے رفاہ عام و منفعت انام کی بشرط طبع
دیا اور ہزاران ہزار شکر و سپاس ایزد تعالی کا کہ بفضل اپنی ایسی شی نادر کامل [illegible] بتصحیح تمام [illegible] کلام الہی
پایا فقط واضح ہو کہ یہہ کتاب لاجواب جسپر ہو چکی ہے لازم ہے کہ کوئی صاحب بغیر اجازت بندہ
قصد اسکے طبع کا نہ کریں اور بلحاظ قانون ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ کا ضرر رکھیں فقط . کتبہ محمد [illegible]

قطعہ تاریخ طبع زاد میرزا یوسف علیخان صاحب متخلص بعزیز

مطبع نصرت بدر الدجی ٭ اندران یافت این کتاب انجام ٭ متبرک بدرت بود سالش
طبع گشت این موید الاسلام ٭ تمام شد موید الاسلام ۱۸۶۷ [illegible] ماہ جمادی [illegible]
۱۲۸۵